شرائط

پیری و مریدی

خاندانِ عالیہ نقشبندیہ

مجددیہ بنوریہ بالوریہ رحمۃ اللہ علیہم

کتاب ہذا کو دوبارہ بنابر اصلاح و درستی طالبان راہ ہدیٰ طبع کرائی گئی ہے :

فقیر محمد عثمان حضوری

مطبوعہ ایکسپرٹ لیتھو پرنٹنگ پریس بیرون اکبری دروازہ سرکلر روڈ لاہور

باہتمام چوہدری محمد اسلم منیجر

Marfat.com

شرائط

پیری و مریدی

خاندانِ عالیہ نقشبندیہ

بنوریہ بانوریہ رحمۃ اللہ علیہم

کتاب ہذا کو دوبارہ بنابر اصلاح و درستی طالبان راہ ہدیٰ طبع کرائی گئی ہے :۔

فقیر محمد عثمان حضوری

مطبوعہ ایکسپرٹ لیتھو پرنٹنگ پریس بیرون اکبری دروازہ سرکلر روڈ لاہور

باہتمام چوہدری محمد اسلم مہتمم

Marfat.com

Novo Selo
Mikulovac
Babotinac
Gornja Rečica
Donja Rečica
Pasinac
Jugovac
Šumarovac
Bajčince
Petrovac
Gornje Kordince
Donje Kordince
Gornja Stražava
Bumburek
Prokuplje
Donja Brestnica
Gornja Draguša
Međuhana
Suvaja
Krivaja
98
96
94
92
90
88

Marfat.com

شرائط

پیری و مریدی

خاندانِ عالیہ نقشبندیہ

بنوریہ بانوریہ رحمۃ اللہ علیہم

کتاب ہذا کو دوبارہ بنابر اصلاح و درستی طالبان راہ ہدیٰ طبع کرائی گئی ہے

فقیر محمد عثمان حضوری

مطبوعہ ایکسپرٹ لیتھو پرنٹنگ پریس بیرون اکبری دروازہ سرکلر روڈ لاہور

Marfat.com

Devča
Dubrava
Petrovac
Gornje Kordince
Donje Kordince
495
456
552
Novo Selo
Džigolj
Bajčince
Jugovac
Gornja Trnava
404
362
Šumarovac
Mikulovac
Babotinac
Reljinac
Donja Rečica
Pasinac
Bulatovac
506
Gornja Rečica
Belogoš
107
Bresnica
Mala Plana
Velika Plana
Merovac
426
358
509
Krnjevac
Donje Zdravinje
Kruščica
Mađere
98
96
94
92
90
88
Donja Bresnica
Zdravinje
Donje Svarče
Gornje Svarče
Donja Jošanica
Donja Draguša
Prekopčelica
546
423
491
Šiljomana
Alabana
Mala Draguša
Gornja Draguša
Međuhana
Kadaporiš
Krivaja
Šuvaja
Gornja Stražava
Donja Stražava
Bumburek
Čerkeska Mala
Prokuplje
Donja Trnava
Bela Voda
Bukovac

Marfat.com

170

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مرتبۂ کتاب آیۃ من آیات ربانی مظہر انوار وصفات یزدانی مروج شریعت غرا مجدد حقیقت طریقت بیضا
قدوۃ السالکین زبدۃ الصدیقین والمتقین واقف اسرار خالق جزو وکل مسمے فرزند گل الموسوم حضرت صوفی سید
گل صاحب کابلی المعروف بسندیلہ وزیر علی ادام اللہ انوار برکاتہم لائمۃ وشموس فیوضہم بازغۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ لَقَدْ
تمام تعریفیں واسطے اللہ کے ہیں ایسا اللہ کہ ہدایت کی اوس نے ہم کو واسطے اس کی اور نہیں تھے ہم کہ
جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْکُمُ الْجَنَّۃُ اُوْرِثْتُمُوْھَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝
ہدایت پاتے اگر نہ ہدایت کرتا ہمکو اللہ البتہ تحقیق آئے تھے پیغمبر حکم پروردگار ہمارے سے ساتھ حق کے اور پکارے
جاوینگے کہ یہ ہے بہشت وارث کی گئی ہو تم اوس کے بسبب اپنی نیک کاموں کے

شرط اول

فرض تحسین بموجب رای صائبہ اہل سنت والجماعت شکر اللہ تعالےٰ سعیہم کہ فرقۂ ناجیہ
ہیں مسائل اعتقادیہ پر عمل کرنا چاہیئے اللہ تبارک وتعالیٰ باعتبار علم وقدرت کے ہر جا
موجود ہے اور اشیاء بایجاد او تعالیٰ موجود ہیں اور وہ تعالےٰ یگانہ ہے چہ در ذات وچہ در افعال وچہ در صفات
کسی شخص کو اوس کے کام میں فی الحقیقت شرکت نہیں ہے واحد بسیط من الازل الی الابد لا تقدد فیہ
اصلا لا یجری علیہ تعالےٰ زمان ولا تقدیم ولا تاخیر جس شی اور جس جگہ میں خیال کیا جاوے ایک کلام
اس کا بسیط ہے ازل سے ابد تک اور جمیع کتب منزلہ وصحف مرسلہ ایک ورق ہے کلام بسیط اوسکی سے
چہ توریت وچہ انجیل وچہ زبور وچہ فرقان واللہ کلام حق علی الحق یکست ولیکن پس در نزول مختلف آثار آمدہ ! در

لہ ایک ہے اور بٹ نہیں سکتا ازل سے ابد تک نہیں چندگی اوس میں ہرگز اور نہیں گذرتا ہے اوپر اس
تعالیٰ کی زمانہ اور نہ پہلے ہوتا زمانہ کے اور نہ پیچھے ہر زمانہ کے اعتبار سے ۱۲

Marfat.com

مصنوعات اولین و آخرین نے ایک فعل واجب تعالیٰ سے وجود پایا ہے آیہ کریمہ وما امرنا الا واحدۃ
کلمح بالبصر چہ زندگی وچہ موت وچہ ایلام وچہ انعام وچہ مخلوقات اولین وچہ آخرین وچہ گذشتہ وچہ مستقبل وچہ حال یہ سب
ایک فعل اوس تعالیٰ بیچون و بیچگون سے ہویدا ہوا ہے اور مرایای محدثات میں گنجائش نہیں کہ اصل اوس ذات
خاص پاک کا پایا جاوی اور مظاہر ممکنات میں ظہور اوسکا نہیں جو کہ بعض صوفیہ تعینات متعدد کو اللہ قرار دیتے ہیں
محض شرک والحاد ہے خلق را وجہ کے نماید او ٭ در کدام آینہ در آید او ٭ در تنگنای صورت معنے چگونہ گنجد ٭
در کلبۂ گدایان سلطان چہ کار دارد ٭ اللہ تعالیٰ نے کسی شے میں حلول نہیں کیا اور نہ حال ہے لیکن محیط کل شے ہے
یعنے محیط و قریب ایسا نہیں کہ ہمارے فہم و ادراک میں آجاوی ہماری عقل و دانش فہم و ادراک کشف و شہود سے
منزہ و مبرا ہے ماوراء الوراء ثم ماوراء الوراء ثم ماوراء الوراء سمجھنا چاہئے۔ ممکن کو حقیقت ذات سے کچھ حصہ نہیں ملا
قدم اول فنای وجودی میں ادنیٰ ظل ظہورات ظلال افعال سے ہے کہ از خود جو گذشتی ہمہ عیش است و خوشی ۔ کسی
کاندر خدا گم شد خدا نیست ۔ یہ فنای جسمی قدم اول مرتبہ افعال باری تعالیٰ سے ہے اور کیفیت اصل الاصل کی
ظل میں بجز جہل و حیرت ایمان بغیب اور کچھ میسر نہیں ہاں ایک کیفیت معلوم الکیفیت سے مجہول الکیفیت میں
طریق اس نسبت عالیہ سے ثبوت اصل الاصل کے ظل کا البتہ بجز اعتبار محض تو ہم مطابق آیات قرآنی و احادیث
معتبرہ صحیح پایا جاتا ہے وہ بھی دائرۂ درک امکان سے باہر لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار
ہے ہزار نکتہ باریک تر ز مو اینجاست ٭ نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند ٭ اور آیہ کریمہ اللہ نور السموات
والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ
کانھا کوکب دری یوقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ
یکاد زیتھا یضئ ولو لم تمسسہ نار نور علی نور یھدی اللہ لنورہ
من یشاء ویضرب اللہ الامثال للناس واللہ بکل شیء علیم اسے نشان اور مقام کے
واسطے نازل ہے اور یہ امر انسان کے واسطے دال ہے فللہ الحجۃ البالغۃ ولو شاء لھدکم اجمعین
لیکن یہ ساعت موقت نماز یا نتیجہ نماز میں ہے بلکہ اکثر اندرون سجدہ حاصل ہوتی ہے۔ و حدیث مضمون کی

---

[۱] اور نہیں ہے حکم ہمارا مگر ایک مثل چشم زدن کے [۲] نہیں پاتی ہیں اوسکو آنکھیں اور وہ پاتا ہے آنکھوں کو۔ [۳] اللہ نور ہے آسمانوں
کا اور زمین کا مثال نور اسکے کی مانند طاق کے ہے بیچ اسکے چراغ ہے اور چراغ ہے بیچ قندیل شیشہ کے اور وہ قندیل گویا کہ وہ تارا
ہے چمکتا روشن کیا جاتا ہے وہ چراغ درخت مبارک زیتون سے کہ نہ مشرق کی طرف ہے نہ مغرب کی طرف قریب ہے کہ تیل اسکا روشن ہو جاوے اگرچہ نہ لگے

Marfat.com

لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک[۱] مقرب ولا نبی مرسل یہ مستمرہ وقت میں سے بھی ایک وقت نادرہ میں وہ ساعت نماز یا نتائج و ثمرات نماز میں سے ہے و آیہ کریمہ[۲] وما امر الساعۃ الا کلمح البصر او ھو اقرب و حدیث ارحنی[۳] یا بلال و قرۃ عینی فی الصلوۃ و اقرب[۴] ان یکون العبد من الرب فی الصلوۃ و الصلوۃ[۵] معراج المومنین و آیہ کریمہ[۶] واسجد واقترب و نیز دیگر احادیث و آیات سے ثابت ہے کہ یہ رمز و کنایہ و اشارات داخل نماز یا نتائج نماز میں سے ایک ساعت کی طرف ہیں سو اللہ جل شانہ نے محض اپنی فضل پر موقت رکھی ہے ہر ایک کا حصہ نہیں جس کو چاہے عطا کرے ذلک[۷] فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم ○ واللہ یختص برحمتہ من یشاء[۸] عنقا شکار کس نشود دام باز چین ؛ کاینجا ہمیشہ باد بدست است دام را ؛ اور جو تلونیات راہ و تجلیات ظلال سے صوفیان نازک خیال خورسند ہیں وہ تجلی ذات حق نہیں بلکہ اوس کے اصل کی ظل کا بھی ظل نہیں در خبر است ان[۹] اللہ سبعین الف حجاب من نور و ظلمۃ یہ ایک فنای وجودی ادنی درجہ اظہار ظلال افعال باری تعالی سے ہے اس میں صفات کا بھی لگاؤ نہیں ؎ ہنوز ایوان استغنا بلند است ترا فکر رسیدن ناپسند است - پس ایمان اس بات پر لانا چاہیئے کہ اوتعالی محیط اشیا رہے اور قریب ہے اور ساتھ ہمارے ہے اور ہر فعل کو ہمارے دیکھتا ہے احاطہ علمی کہنا یہ بھی تاویلات تشابہ سے ہے اور اکثر صوفیان کا جو آج کل کلام ہے کہ اذا اتم الفقر فھو اللہ کہ جب نیستی تجلی وجودی ہو گئے فقر تمام ہوا یہ نیستی وجودی منزل اولی ہے اور فقیر اللہ سے متحد ہو تو خدا ہو جاوے معاذ اللہ یہ کلام کفر زندقہ ہے و ذروا[۱۰] الذین یلحدون فی اسمایہ سیجزون ما کانوا یعلمون و دیگر قول سبحانہ تعالی ما یتوھم الظالمون علوا کبیرا اس قاصر ادراک اور کج فہم کے نزدیک تو فی زماننا مغالطہ صوفیان بلا ادراک ہمہ اوست کہنے والوں سے سمجھ فلاسفہ والے اشراقین و مشائین کے ایک قاعدہ پر پای جاتی ہے کیونکہ فلسفہ والوں کو مغالطہ بردش روح ہے گو کہ چال اون کی بطریق مسمریزم وغیرہ بسیر عالم خلق بلا تکلف

---

[۱] اسکو انگ سے فنی اپر روشنی کی راہ دکھاتا ہے اللہ طرف نور اپنے کے جسکو چاہتا ہے اور بیان فرماتا ہے اللہ مثالیں واسطے لوگوں کے اور ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے [۲] واسطے میرے ساتھ اللہ کے وقت ہے نہیں گنجائش ہے اسمیں فرشتہ مقرب اور نہ نبی مرسل کی [۳] اور نہیں ہے امر ساعت کا مگر مثل آنکھ مارنے کے یا وہ اور قریب تر ہے [۴] خوش کر مجھکو ای بلال اور ٹھنڈک آنکھ میری کی بیچ نماز کے ہے اور بہت قریب ہونا عبد رب سے بیچ نماز کے ہے [۵] اور نماز معراج مومنوں کی ہے [۶] سجدہ کر اور نزدیک ہو [۷] یعنی مجھ سے یہ فضل اللہ کا دیتا ہے اسکو جسکو چاہتا ہے اور اللہ فضل بڑے والا [۸] باقی اگلے صفحہ پر

بگفت وشنود بفاصلہ دور دراز موثر ہوتی ہے اور واقعی روح سیلانی کی چال بہت ٹھیک جاتی ہے اور کتب انبیاء سے
یہ سرقہ کیا ہے کہ قرب و بعد میں روح یکساں کام کرتی ہے گو اسفل ہیں جاتی ہے مگر چال روح اور کام روح کا
ہے اور ہمہ اوست کہنے والوں کا فنائی جسمی پر دار ومدار ہے اور اسمیں بھی تکمیل فنائی وجودی کامل طور پر میسر نہیں ہوتی
ہے بلا تعلق روح صدائے نعرہ ہمہ اوست بجز امیر و قص وسود اپنی آپکو ارباب ولائیت میں شمار کرتے ہیں
ے ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی ؛ کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است ؛ گوش شیخی می نوازی دیدہ باطن کجااست
باطنت کور و بظاہر شیخ صنعانی چہ سود ؛ از ہوای نفس داری صد بت اندر آستیں ؛ پیش مردم میزنی لاف
مسلمانی چہ سود ؛ اور جو کلمات حالت سُکر میں اس فنائے وجودی کی حالت جمع میں بہت بزرگان
دین رحمہم اللہ علیہم اجمعین سے سرزد ہوئے مثل منصور کلام انا الحق و بایزید بسطامی سبحانی ما اعظم شانی و دیگران لیس فی جبتی سوائی
ولیس ما سوا اللہ ایسے ایسے کلمات بحالت سُکر فرمائیں تو وہ محمول اس طور پر ہیں کہ میں نہیں ہوں اور فنای نیستی
وجودی میں اسقدر آپ کو گم کیا اور گم ہوئے کہ کلمہ ماسوا اللہ بھول گئے اور بال اضطرار یہ صادر ہوا کہ جو شئے ہے
حق ہے اور باستثنائے منصور جو دیگر بزرگوار اس فنائے وجودی سے بفنائے شہودی مشرف ہوئے اور قدم
آگے بڑھا لیگئے پھر اُسے کلام سے نادم ومستغفر ہوئے پس جاننا چاہئے کہ اُس سبحانہ تعالی کو تغیر وتبدل نہیں
نہ ذات میں نہ افعال میں نہ صفات میں فسبحان من لا یتغیر بذاتہ وصفاتہ ولا فی افعالہ
ترجمہ پس پاک ہے وہ ذات نہیں متغیر ہوتا باعتبار اپنی ذات کے اور صفتوں کے اور
بحدوث الاکوان ربنا ما خلقت ھذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار ربنا
اپنے فعلوں کے ساتھ بدلنے زمانہ کے۔ اے رب ہمارے نہیں پیدا کیا تو نے یہ لغو۔ پاک ہے تو پس بچا ہمکو عذاب
لا تواخذنا ان نسینا او اخطأنا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین
آگ سے۔ اے رب ہمارے مت پکڑ اگر بھول گئے ہم یا چوک گئے ہم۔ اے رب ہمارے مت رکھ اوپر
من قبلنا ربنا ولا تُحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا
ہمارے بوجھ کو جیسا کہ رکھا تو نے اوپر ان لوگوں کے کہ پہلے ہم سے تھے اور مت اٹھوا ہم سے وہ چیز کہ نہیں

اور اللہ خاص کرتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ جس کو چاہتا ہے ۵ے تحقیق واسطے اللہ کے ستر ہزار پردہ ہیں روشنی اور اندھیرے میں ۱۲
صفحہ ۵ کا حاشیہ) اور چھوڑ دو ان لوگوں کو جو کج راہی کرتے ہیں بیچ ناموں اس کے کے البتہ جزا دیجاویگی جو کچھ کہ کرتے ہیں ۹
پاک ہے اللہ اس سے کہ وہم کرتے ہیں جزا دی جائیگی انکو جو عمل کرتے ہیں۔

Marfat.com

انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین ربنا

طاقت واسطے ہمارے ساتھ اوس کے اور معاف کر ہم سے اور بخش ہم کو اور رحم کر ہمکو توہی دوست دار ہمارا

لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک

پس مدد دے ہم کو اوپر قوم کافروں کے اے رب ہمارے مت کجرو کر دلوں ہماریکو بعد اوس کے کہ راہ دکھائے

رحمۃ انک انت الوھاب۔

تونے ہمکو اور بخش واسطے ہمارے رحمت اپنے پاس سے البتہ تو بڑا بخشنے والا ہے

وبسیاری از متصبان سلاسل دیگر ہمسے کہتے ہیں کہ نہائیت ہماری بوصول حق سبحانہ ہے اور اوسکو تم خود بدائت کہتے ہو پس حق سے آگے کہاں جاؤ گے اور نہائت تمہاری ورای حق کیا ہوگی جواب کیف الوصال الی سعاد ودونہا قلل الجبال ودونھن خیوف ہم تجلی افعال اور شائبہ ظلیت واستدراج خوارق کو چھوڑکر حق سے ساتھ حق کے جاتے ہیں جل سبحانہ یعنی بعد فنائے وجودی تجلی افعال کے بظہور فنای شہودی تجلی صفات ہیں اور تجلی صفات سے تجلی شیونات ہیں اور تجلی شیونات سے فنافی الاشیاء ہیں بذریعہ سیر انفسے کہ شروع سیر فی الذات ہے اور اسی ضمن میں سیر آفاقی قطع ہوجاتی ہے بعد فروگذاشت تجلی سیر آفاقی وانفسی سیر دیگر کہ ماوراء النفس والآفاق ہے بمقام تنزیہ اصل الاصل کے ظل کو یعنی متجلی لہ کو ڈہونڈہتے ہیں اور ظاہر کو باطن البطون پاتے ہیں اور البطینت اول سے بہ البطنیت ثانی اور البطنیت ثانی سے بہ البطنیت ثالث قدم دہرتے ہیں اور نقطہ محیط دایرۂ اصل الاصل کو خارج الامکان پاتے ہیں ؂ عنقا شکار کس نشود دام باز چین ٭ ہر بے سرو برگ حقیقت اس معاملہ کی کیا جانے اور کیا پہچانے اور گرفتار عالم چون بیچون سے کیا خبردار ہو بنارسائی خود اعتراض مثل مذہب متعصبین جو چاہے لعن وطعن کرے وبہ نادانی افترا ومباہات جس کو پسند ہوئے تکلف اداکرے کچھ باک نہیں من کان بالطاعۃ عند اللہ قریباً کان بین الناس غریباً ومفلساً ؂ بے خبر دی چند زخود بیخبر ٭ عیب پسندند بہ عم ہنر ٭ ہاں باک واندیشہ اوسوقت ہم کو ہوتا جو اپنے مذہب میں کچھ تذبذب دیکھتے یا پایا جاتا چونکہ تمام انبیاء علیہم السلام از وقت آدم علیہ السلام تا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام

لہ جو کوئی ہوگا ساتھ فرماں برداری کے نزدیک اللہ کے قریب ہوگا درمیان لوگوں کے غریب اور محتاج

Marfat.com

و مع اصحاب کبار و تبع تابعین حضور اسی راہ سے فیض یاب ہوئے ہے ہر کہ ایں طائفہ را طعن کند
اہل قصور ؎ حاشا اللہ کہ برآرم بزبان ایں گلہ را ۞ ہمہ شیران جہاں بستہ ایں سلسلہ اند ۞ روبہ از حیلہ چساں
بگسلد ایں سلسلہ را ۞ و نیز اتباع تابعین شریعت سے مطابق حبہ خردلہ تجاوز و تفاوت نہیں و کشف و شہود
و فنائے وجودی و شہودی بحالت سکر و صحو اتباع شریعت پر سالک برابر چلا جاتا ہے و سیر عالم خلق و عالم
امر کوئی شے مانع راہ شریعت نہیں فوق الفوق ما فوق الفوق اپنے مطلب کو جا پایا ہے
؎ چہ گویم با تو از مرغ نشانہ ۞ کہ با عنقا بود ہم آشیانہ ۞ ز عنقا ہست نام پیش مردم ۞ ز مرغ من بود
آں نام ہم گم ۞ پس ایمان بغیب اللہ تعالے پر لانا چاہیئے یومنون بالغیب شرط ایمان ہے۔

شرط دوم اجتناب از سمع و صحبت رقص و سرود

شرط دوم اجتناب از سمع و صحبت رقص آیہ کریمہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ و دیگر وَاسْتَفْزِزْ
اور بعض لوگ وہ ہیں جو خرید کرتے ہیں لغو باتیں تاکہ گمراہ کریں راستہ اللہ سے۔ اور بہکا دیں انہیں
مِنْهُمْ مَنِ اسْتَطَعْتَ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ
سے جس کو بہکا سکے تو ساتھ آواز اپنی کے اور کھینچ لا اوپر ان کے سواروں اپنے کو اور پیادوں اپنے کو اور
فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا
شریک بن انکا جو بیچ مالوں انکے کے اور اولاد انکے کے اور وعدہ دے انکو اور نہیں وعدہ دیتا انکو مگر
شیطان مکر و فریب کا۔ اگر کوئی شخص حدیث منسوخ یا روایت شاذ غنا و سرود میں پیش کرے اعتبار نہ
کرنا چاہیئے کہ کسی فقیہ نے وقت رسول صلعم سے اس وقت تک بجز حرمت کے فتوی حلت نہیں دیا کسی
وقت اور کسی زمانہ میں اور عمل صوفیہ کو حل و حرمت کی سند نہیں جاننا چاہیئے اس قدر صوفیان کرام
سے ہمکو کفایت کرتا ہے کہ ہم اون کو معذور رکھیں اور اون کے اس معاملہ کو سپرد خدا کریں اور اپنی سے
اونکو بدرجہ اعلیٰ و ادنے انجھیں کیونکہ قول امام ابو حنیفہ و ابی یوسف و امام محمد رحمہم اللہ معتبر ہے نہ قول ابوبکر
شبلی اور ابی الحسن نوری و صوفیان و دیگر بزرگان جو اس امر کو جواز کر گئے ہیں اور اس وقت کے لوگ
عمل پیران اپنے کا ایک حیلہ و بہانہ قرار دیکر سرود و رقص کو دین و ملت قرار دیتے ہیں بلکہ طاعت
و عبادت جانتے ہیں۔ اولئک الذین اتخذوا دینہم لہوا و لعبا و غرتہم الحیوۃ الدنیا
ترجمہ۔ وہ لوگ وہ ہیں کہ پکڑا اون لوگوں نے دین اپنا لغو اور کھیل اور دھوکا دیا ان لوگوں کو حیوۃ دنیا نے

Marfat.com

عن ابی نصیر الدبوسی عن القاضی ظہیر الدین الخوارزمی من سمع الغناء من
روایت ہے ابی نصیر دبوسی سے کہ وہ راوی ہیں قاضی ظہیر الدین خوارزمی سے جس شخص نے سنا گانا راگ
المغنی او غیرہ او یری فعلا من الحرام فیحسن ذلک باعتقاد او بغیر اعتقاد یصیر
گانے والے سے یا کسی اور سے یا دیکھا کوئی فعل حرام سے پس اچھا سمجھا اوسکو ساتھ اعتقاد کے یا بغیر اعتقاد کے
مرتدا فی الحال بناء علی انہ ابطل حکم الشریعۃ ومن ابطل حکم الشریعۃ
ہو جاویگا مرتد اوسیوقت اس واسطے کہ اوسنے جھٹلایا حکم شریعت کو اور جو شخص جھٹلا دے حکم شریعت کا
فلا یکون مومناً عند کل مجتہدٍ ولا یقبل اللہ تعالے اطاعۃ واحبط اللہ
پس نہ ہوگا مسلمان نزدیک ہر مجتہد کے اور نہیں قبول کریگا اللہ پاک عبادت اوس کی اور زائل کردیگا
کل حسناتہ اعاذنا اللہ سبحانہ من ذلک
اللہ سب نیکیاں اوسکی پناہ دے ہم کو اللہ پاک اوس سے ۱۲

اور دیگر بہت احادیث سے اور نیز قرآن سے واضح دلائح ہے کہ اگر کوئی شخص فعل حرام کو مستحسن جانے گروہ اسلام سے باہر ہوگا اور مرتد شمار کیا جاویگا پس اس پر خیال کرنا چاہیے کہ تعظیم مجلس سماع و رقص کرنا اور اوسکو طاعۃ اور عبادت سمجھنا کس قدر خبر شناعت دیتا ہے الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ کہ بزرگان دین ہمارے اس امر میں مبتلا نہ ہوئے اور ہم قاصر ادراک اور کم فہموں کو اس تقلید سے باز رکھا اور منع کیا پس حرمت شرعی یک طرف مخالفت پیران طریقت اپنی کا بھی لحاظ چاہیے اس فعل سے نہ اہل شریعت راضی ہیں اور نہ اہل طریقت وذروا الذین یلحدون فی اسمائہ ۱؎

شرط سوم منع از شرکت مجالس مرثیہ و سوزخوانی و نیز مولودخوانی بطرز رواج یافتہ حال مشتمل بر غنا ہے نہی رسول اللہ عن المراثی ۲؎ دیگر المغنی لا یدخل الجنۃ ۳؎ جیسا کہ اس وقت ارتکاب مباہات حدیث ہائے مصنوعی و اختراعی و انتزاعی موضوعہ غیر مروجہ معتبرہ و غیر معتبرہ از دلہائے خود تراشیدہ و انواع انواع قصائد و اشعار نغمیہ و غیر نغمیہ مطابق آرائے خود و با حسب سرود و تواجد و حال و قال و شرط عمدہ خوانندگان خوش گلو و نغمہ سرایان نازک خو عشوہ عشوہ بیان بادائے بیانی چست و تند و خوب و رائج الوقت ہو رہا ہے اور عام و خاص ان مجالس کو بہ تطیب خاطر و خوشی دل

۱؎ اور چھوڑ ان لوگوں کو جو کجروی کرتے ہیں بیچ ناموں اس کے ۲؎ منع فرمایا رسول کریم نے مرثیوں سے ۳؎ گانیوالا نہ داخل ہوگا جنت میں

Marfat.com

بصرف کثیر مع امراد غربا اہل ہند منعقد کرتے ہیں اور سب مبتلا ہیں لیکن اوس کے حسن و قبح پر نظر نہیں کرتے اور حل و حرمت کا انتیاز نہیں سمجھتے اس مجلس سے اجتناب چاہئے ہاں مجلس وعظ یا مولود کہ جس کا پڑھنے والا عالم محدث یا فقیہ واعظ ہو اور سرود و غنا کو وہاں دخل نہ ہو اس میں جانا اپنے اوپر فرض جانو اس سے بیزاری و اجتناب کفر ہے خواہ مولود ہو خواہ وعظ کیسی ہی مجلس ہو کیوں کہ ایسی مجلس کہ جس میں غنا کی شرکت پائی جاوے ہمارے بزرگان دین نے اجتناب کیا اور ہم کو بھی منع فرمایا اس لئے ہم کو بھی پیروی طریقت کا لحاظ چاہئے اور جو کہ دیگر طرق میں مثل بزرگان قادریہ و چشتیہ کہ انہوں نے اس کا جواز کیا اور بذوق و شوق اس مجلس کو اپنی کشود کار کے واسطے منعقد رکھا ہم کو اس سے کیا بحث نہ علم مدرسہ و بحث و کشف و کشاف است ۔ بہر حال ۔ آنچہ خوبان کنند نیک آید خطائے بزرگان گرفتن خطا است ؛ مگر ہمارے مجدد صاحب علیہ الرحمۃ جو فرماتے ہیں اوس کے مطابق کرنا چاہئے و بطریق مشائخ دیگر التفات نہ کرے اور وقائع یا خواب جو برخلاف ظاہر ہو اس پر اعتماد نہ کرے کہ شیطان دشمن قوی ہے اور اس کے مکر و کید سے کسی دم غافل نہ ہونا چاہئے کیونکہ اِنَّ الشَّیطانَ لِلْاِنسانِ عَدُوٌّ مُّبِین[1] اور اگر وقائع اور منامات پر اعتبار کیا جاوے تو مریدان کو پیران کی کیا حاجت کیونکہ وقائع اور منامات موافق طریقہ کے پیر کے ہو یا نہ ہو برہم طریق سلسلہ پیری و مریدی درہم و برہم ہو جائیگا اور ہر بوالہوس مطابق آرای خود اور وضع خود عمل کر سکتا ہے مرید صادق ہزار وقائع باوجود موجودگی پیر نیم جو کے برابر سمجھیگا اور طالب رشید بدولت حضور پیر منامات کو اضغاث احلام شمار کرے گا ۔ کیونکہ مبتدی اور متوسط کا کیا شمار منتہیان اس شیطان کے مکر سے ترسان و لرزان ہیں ۔ نہایۃ ما فی الباب منتہیان البتہ محفوظ ہیں اور اللہ تعالے نے محض اپنے فضل و کرم سے بخلاف مبتدیان و متوسطان کے منتہیان کو شناخت عمل شیطان عطا کر دی ہے پس وقائع کا اعتبار نہیں سوال واقعہ خواب اگر کوئی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے تو صادق ہے اور مکر شیطان سے محفوظ بموجب حدیث فَاِنَّ[2] الشیطان لا یتمثل بصورتی کما ورد ہے پس بموجب این حدیث وقائع کا اعتبار صادق ہے اور مکر شیطان سے محفوظ جواب صاحب فتوحات مکیہ عدم تمثل شیطان کو بخاص صورت خاصہ رسول اکرم کے تجویز نہیں کرتے اور شک نہیں کہ تشخیص صورت حضور جو خاص مدینہ منورہ میں مدفون ہے خصوصاً در منامات

---

[1] تحقیق شیطان واسطے انسان کے دشمن ظاہر ہے [2] پس تحقیق شیطان نہیں بنتا ہے میری صورت

Marfat.com

بسیار متعسر ہے پس کیونکر اعتبار کرنا چاہئے اور اگر عدم تمثل شیطان بصورت خاص رسول صلعم نہ تجویز کریں جیساکہ بہت علما کا بھی بیان ہے اور نیز رفعت شان رسول ؐ ہے مگر اس صورت میں اخذ احکام اوس صورت سرور سے و نیز دریافت مرضی حضا مرضی بہت مشکل ہے اور جائے استعجاب کیونکہ شیطان دشمن لعین ہے یہ درمیان میں متوسط ہوا ہو اور خلاف واقع کو واقع کرکے اشتباہ اور التباس میں ڈالے ممکن ہے کہ عبارات واشارات اپنے کو بصورت آں حضور سے اداکرے چنانچہ بموجب حدیث معتبر روایت صحیح ہے کہ ایک دن حضورؐ بمجلس صنادید قریش و بسیاری از صحابینؓ حاضر تھے اور حضورؐ سورہ والنجم پڑھتے تھے درمیان پڑھنے کے حضورؐ کے زبان مبارک سے کلمات ذکر آلہ باطلہ اس طرح سمجھ میں آئے وہ کلمہ یہ ہیں تلک الغرانیق العلیٰ ؕ فان شفاعتھن لترتجی کفار قریش خوش ہوئے کہ محمدؐ نے ہمارے بتوں کی تعریف کی اور اصحابین مغموم ہوئے جب حضور پڑھکر فارغ ہوئے اصحابوں نے واقعہ کو عرض کیا حضورؐ بھی متحیر ہوئے بغور تحیر و تعجب حضورؐ حضرت جبریلؑ نے آکر فرمایا یہ القائے شیطانی تھا اور کوئی نبی مرسل ایسا نہیں گذرا کہ جس میں شیطان نے القا نہ کیا ہو۔ اور یہ کلام شیطانی تھا اس کا غم نہ کیجئے۔ پس سمجھنا اور جاننا چاہئے کہ جب حیات حضورؐ میں باوصف اجماع چند صحابہؓ حضورؐ کی زبان مبارک سے گویا ایسے کلمہ صادر ہوئے تو بعد ممات یہ سب احکام کب شایان اعتماد ہیں اور پھر بحال منام و وقت خواب تعطیل حواس جائے التباس و اشتباہ و باوجود تنہای رائے کس طرح سے ثبوت ہوسکتا ہے کہ یہ واقعہ تصرف شیطان سے محفوظ ہے۔ یا آنکہ جس طرح قصائد و نعت خوانندگان و شنوندگان کے ذہنوں میں متمکن ہوگیا اور قرار پالیا کہ آن سرورؐ اس عمل سے راضی ہیں جیسے ممدوحان مداحان سے راضی ہیں تو یہ بات متوہمہ متخیلہ اون کے دلوں میں جو کہ منقش ہوگئی ہو ہوسکتا ہے کہ واقعہ میں اپنی صورت متخیلہ کو دیکھا ہو اور بلا اس کے کہ اوس واقعہ کو حقیقی سمجھا ہو یا واقعی واقعہ تمثل شیطان ہو بہر حال رویا و واقعات صادقہ بوجہ تعطیل حواس شایان اعتماد نہیں اور یہ سب خواب و خیال ہے اور یوں اپنی اپنی وضع پر زندگانی کرنا ہر شخص کو اختیار ہے چونکہ اس طرح کی مجالس مولود وغیرہ و مجالس سمع مخالف اس طریقے کے ہیں مخالفت بطریق سمع و رقص یا مولود شعر خوانی جس طریق ہو ہو وصول بمطلب خاص ہے غرضکہ یہ طریق متوسط بترک ایں امور ہے جس شخص کو طلب مطلب اس

لہ یہ بت بڑے ہیں پس تحقیق اون کی شفاعت کی امید کی گئی ہے۔ ۱۲

Marfat.com

طریق کا ہو چاہئے کہ مخالف اس طریق سے اجتناب کرے اور ایسے مجلس بے بنیاد خلاف شریعت کی شرکت
سے حذر کرے وصرف نہ این کار نمی کنم و نہ انکار می کنم کہکر شرکت سے محفوظ رہے۔ گو اس تحریر کے
دیکھنے سے اور سننے سے سب مجھ کو وہابی کہیں گے اور کہتے ہیں مگر بموجب قول رسول قل الحق ولا تخف
لومۃ لائم حق کہدینا چاہئے ملامت خلق سے کچھ باک نہیں اور اول مذہب وطریقہ اس فقیر کا بھی یہی
تھا کہ طریقہ بزرگان سہروردیہ وقادریہ وچشتیہ میں داخل ہو کر تواجد حال وقیل وقال میں مصروف تھا
مگر محض فضل ایزدی رہنمون راہ ہوا واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم
اور اکثر لوگ جو وہابیوں پر طعن کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ مرتبہ رسول یہ لوگ ایسا جانتے ہیں کہ
جیسے بڑے بھائی کا اگر واقعی یہ امر صحیح ہے تو وہ کفر کرتے ہیں کیونکہ ؎ محمد عربی کابروی ہر دو سراست
کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر او ؎ مگر تاہم اون لوگوں سے باتباع شریعت کسی قدر اچھے
ہیں کن لوگوں سے کہ جو اپنے کو خدا سمجھتے ہیں۔ اور عاشق رسول ہو کر بہ تخیلہ و توہمہ منعکسہ رقیب خدا بنے بعد
چندروز کے جب رقابت نے زور پکڑا تو عمل قرآن یک طرف ایک نامہ قرار پایا اور حدیث
ما عبدناک حق عبادتک وما عرفناک حق معرفتک بالائے طاق کرکے خود اویم وخود اویم
سے مترنم ورقص کناں ہوئے۔ ؎ چوں ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند ؎ اگرچہ اس کثرت جمع میں چند کسان
فاحل فنائے وجودی سے مشرف ہیں اور اس مرتبہ میں پائے جاتے ہیں مگر یہ امر خلاف شریعت
مثل بزرگان سابقین خفیۃ تر زیبا تھا نہ کہ طشت از بام المنشرح ایک فعل قبیح کو جائز بلکہ طاعت کرنا
عوام الناس کو راہ ضلالت میں ڈالنا ہے اور رخنہ انداز شریعت ہوتا ہے آں ایشاں اندمن چنیم یارب
جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قرآن پاک میں من عمل صالحاً فلنفسہ ومن اساء فعلیہا و دیگر
ولا تزر وازرۃ وزر اخری ترجمہ جس کسی نے عمل کیا اچھا پس واسطے نفس اپنے کے اور جو برا عمل کیا پس
اوپر اوسی کے نفس کے ہے ۱۲۔ اور نہیں اٹھائیگا اٹھانیوالا بوجھ دوسرے کا آج کو فردا نزدیک ہے
؎ بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت ؎ کہ سرکہ باختہ عشق در شب دیجور اس سے اجتناب چاہئے
اللھم احفظنا من کل اعتقاد اتھم السوء واللھم اعطنا من کل ایمانا
اے اللہ بچا ہمکو ہر اعتقاد اون کے سے کہ جو برے ہیں اور اے اللہ عطا فرما ہم کو سب سے ایمان

ے کہد تو حق کو اور مت خوف کر ملامت ملامت کرنیوالیکا ۔ ؎ اور اللہ خاص کرتا ہو ساتھ رحمت اپنی کے جسکو چاہتا ہے اور اللہ صاحب فضل بڑیکا ہے ہم نہیں عبادت کی ہمنے تیری حق
حاشیہ باقی اگلے صفحہ پر

صادقا ویقینا کاملا اللهم انی اعوذ بک من الفقر والکفر بموجب گفتہ
سچا اور یقین پورا ۱۲ اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے بھوک واحتیاج اور کفر سے ۱۲
رسولؐ و مطابق آیہ کریمہ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک
اے رب ہمارے نہ پھیر دل ہمارے کو بعد اس کے راہ سیدھی دکھائی تو نے ہمکو اور بخش واسطے ہمارے اپنے پاس سے
رحمۃ انک انت الوھاب
رحمت تحقیق تو بڑا بخشنے والا ہے ۱۲

شرط چہارم

منع از ربا بحکم آیہ کریمہ الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم
شرط چوتھی سود کے بیان میں۔ جو لوگ کھاتے ہیں سود کو نہیں کھڑے ہونگے قبروں سے مگر جیسا کھڑا
الذی یتخبطہ الشیطان من المس ذلک بانھم قالوا انما البیع
ہوتا ہے وہ شخص کہ باؤلا کرتا ہے اسکو شیطان آسیب سے یہ اس واسطے ہے کہ انہوں نے کہا کہ جز این نیست
مثل الربوا واحل اللہ البیع وحرم الربوا ۱ ودیگر یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات
کہ بیچنا مثل سود کے ہے اور حلال کیا اللہ نے بیچنا اور حرام کیا سود کو ۱۲ مٹاتا ہے اللہ سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو
کہ آج کل شایع و ذایع ہو گیا ہے عموماً ہیں کہ سب عالم و جاہل بوجہ ضعف اسلام طریق اولین کو چھوڑ کر
ہر کہ ومہ برادران مسلمانان نے ربا کو اختیار کر لیا ہے ومن تنبہ کو نعوذ باللہ خواب خرگوش سمجھا آج کو
فردا نزدیک ہے ڈرنا چاہئے یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون
اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو یعنی مسلمانو ڈرو تم اللہ سے جیسا کہ حق ہے ڈرنے کا اور نہ مرو تم مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو
نص قاطع ہے کاغذات رہن نامہ میں بے تکلف بیع خیار اور سود کا نام منافع رکھکر حاصلات اوس کی سو
داد و ستد کرتے ہیں جو کہ مطلق حرام اور ناجائز ہے اور اگر کسی کو سمجھایا جاتا ہے تو وہ لوگ اکثر علماء
کا حوالہ دیتے ہیں کہ وہ اس میں مبتلا ہیں اور بقوت واستطاعت ان کے دعوی بے دلیل پیش کرتے
ہیں اور درپے ثبوت اس کے ہوتے ہیں اور یہ افترا علی اللہ ہے فمن[1] اظلم ممن افترا علی اللہ
کذبا یہ نہیں جانتے کہ متعدیات دنیہ میں اقبح قبایح اور اشنع شنایع رائے خود ہے اور یہ بات

(پچھلے صفحہ کا بقیہ حاشیہ) عبادت تیری کا اور نہیں پہچانا ہم نے تجھ کو حق پہچاننے تیرے کا۔

[1] پس کون ظالم زیادہ اس سے ہے کہ تہمت باندھے اوپر اللہ کے جھوٹ کی۔

Marfat.com

درگاہ حق سے مردود کر دیتی ہے یاایھا الناس کلوا مما فی الارض حلالا طیبا ولا
ترجمہ اے وہ لوگو کہ ایمان والے ہیں ان سے خطاب ہے کھاؤ اس سے کہ زمین میں ہے حلال پاک
تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین ہ یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ
اور نہ پیروی کرو شیطان کی تحقیق وہ تمہارا دشمن ظاہر ہے۔ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے تم ڈرو تم اللہ سے
وذروا ما بقی من الربوا ان کنتم مومنین ہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور چھوڑ دو جو باقی رہا سود سے اگر ہو تم ایمان والے۔ فرمایا رسول اللہ نے رحمت اللہ کی اوپر انکے اور سلام
الربوا سبعون جزءا ایسرھا ان ینکح الرجل امہ ودیگر ان الربوا وان کثر فان
سود کی ستر جز ہیں آسان انکا یہ ہے کہ وطی کریگا آدمی اپنی والدہ سے۔ تحقیق سود اگرچہ بہت ہو جاوے پس تحقیق اخیر

عاقبتہ بصیر الی قل رواھما ابن ماجہ

اس کا ہوتا ہے طرف احتیاج کے روایت کی ان دونوں کو ابن ماجہ نے

اور نیز دیگر احادیث و آیات و استشہادات دلیلی واسطے ممانعت کے بہت وارد ہیں اور اس لئے مقام تشنیع
میں یہ کلمات فرمائے ہیں پس احتراز از منہیات صغیرہ و کبیرہ سے شرط ایمان ہے۔

شرط پنجم در منع تعزیہ داری آیہ کریمہ اتعبدون ما تنحتون ہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک
ترجمہ کیا عبادت کرتے ہو اس چیز کو کہ آپ ہی تراشتے ہو۔ البتہ اللہ نہیں بخشیگا یہ کہ
بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ومن یشرک باللہ فقد ضل ضلالا بعیدا
شرک کیا جاوے ساتھ اوس کے اور بخشے گا سوائے اسکے جس کو چاہیگا اور جس کسی نے ساجھی کیا ساتھ اللہ کے پس گمراہ
کہ آج کل کے جہلاء اہل اسلام بوجہ صحبت صوفیان خام و اکثر علماء سور بطور مذہب متعصبین اس امر میں
مبتلا ہیں اور بے تکلف بذوق و شوق شریک ہونا یک طرف اور اعتبار کرنا در کنار عمل مثل حکم قرآن وحدیث
بجالا کر عامل ہو گئے ہیں اور تصدیق جانتے ہیں اور اگر تکذیب کی جاتی ہے تو دعوی بے دلیل علاوہ سینہ
زوری و سرکشی کے قتال و جدال پر مستعد ہوتے ہیں اور احادیث بے بنیاد و مقولہ صوفیان بے ایمان
کہ بعد قرن خلفاء راشدین و تبع تابعین مثل متعصبین و طرق دیگر پیش کرتے ہیں اور اسکو اپنا ایمان جا
ہیں اور من تشبہ بقوم فھو منھم کا بھی خیال نہیں کرتے اور مثل ہنود ان پرستش و زیارت کرتے
ہیں اور تماشہ و دودھ و نان و حلوا و شربت و ملیدہ و دعا دست بستہ و ڈنڈوت و سجدہ کھیل و سہو

Marfat.com

مثل ہنودان رواج دے لیا ہے اور روز بروز یہ امر ترقی پر ہے اور تعزیہ و تابوت و تخت و دلدل و علم
و براق و منہدی و علم کلان عباسی اختراعی وانتزاعی بدل ہائے خود یہ ایک شیوہ پرستش لغیر اللہ مقرر
کر لیا ہے شاید حدیث نہیں دیکھی

فی المشکوٰۃ ایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ
بیچ مشکوٰۃ کے ہے بچاؤ اپنے آپکو نئی باتوں سے یعنی جواب نئے پیدا ہو گئے ہیں اس واسطے کہ تحقیق ہر نئی بات بدعت
وکل ضلالۃ فی النار وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبل اللّٰہ
ہے اور ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی دوزخ میں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کریگا اللہ تعالیٰ
لصاحب بدعۃ صوماً وصلوٰۃ ولا صدقۃ ولا حجاً ولا عمرۃ ولا جہاد اً ولا صرفاً
صاحب بدعت کا روزہ اور نہ نماز اور نہ صدقہ اور نہ حج اور نہ عمرہ اور نہ جہاد اور نہ فرض و
وعدلاً یخرج من الاسلام کما یخرج الشعرۃ من العجین ۂ
نفل اور نہ برابری و نہ انصاف نکالا جاویگا بدعتی اسلام سے جس طرح سے کہ نکل جاتا ہو بال آٹے گوندھے ہوئے سے
اور جو پڑھے لکھے یہاں آتے ہیں اول تو دلائل کا جواب دے کر بوجہ ضعف اسلام کسی کا دل
قبول نہیں کرتا اور اگر ان میں سے بعض بعض یعنی کسی فرد نے قبول بھی کیا کہ واقعی بت پرستی ہے
مگر ہمیشہ سے یہ رواج ہے اور ہمارے بزرگ کرتے چلے آئے ہیں ترک اس کا ہم سے مشکل
ہے اور اکثر علماء این زمانہ خفیہ خفیہ اس فعل میں مبتلا ہیں اگر بظاہر خود نہیں کرتے تو معرفت
عورات خفیہ خفیہ کام ہوتا ہے اور واقعی عورات اس میں سبقت رکھتی ہیں لیکن زنان تابع مردان
ہیں ان سے بزجر و توبیخ بجبر فعل قبیح ترک کرانا چاہیئے ورنہ جواب اس آیہ قرآن کا دینا ہر ایک
کو پڑے گا آیہ کریمہ یا ایھا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا ؕ اور یہ بہت بڑا شرک
ہے پرستش لغیر اللہ۔ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو تم بچاؤ تم اپنے نفسوں کو اور اہل کو آگ سے۔

افرئیت من اتخذ الٰھہٗ ھواہ ولا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیاتی زمان علی امتی یحبون خمساً وینسون خمساً

لہ آیا دیکھا تو نے اس کو کہ پکڑا اس نے معبود اپنا اپنی خواہش نفس کو اور مت شرک کر ساتھ اللہ کے البتہ شرک ظلم ہے بڑا۔ فرمایا
نبی رحمت اللہ کی ان پر و سلام کہ قریب ہے آوے گا ایک زمانہ اوپر میری امت کے کہ دوست رکھینگے پانچ چیزوں کو اور

Marfat.com

یحبون الدنیا وینسون العقبیٰ ویحبون الدور وینسون القبور ویحبون المال وینسون الحساب ویحبون العیال وینسون الحور ویحبون النفس وینسون اللّٰہ ہم منی بُراءُ وانا منھم بری۔ ہاں فاتحہ خوانی و قرآن خوانی و نذر طعام بعد فاتحہ بذوی القربٰی والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل جو قرآن و حدیث سے ثابت ہے اس کا کون مانع و مزاحم ہے نہ یہ کہ جملہ اشیاء تخت و تابوت و تعزیہ پر چڑھاؤ اور اس سے مراد چاہو اور ہو جانا حاجت کا اس سے جانو یہ بہت بڑی شنیعت ہے اور اللہ کے ساتھ جنگ کرنا ہے ما علی الرسول الا البلاغ وما علینا الا البلاغ المبین۔ نہیں اوپر فائدے کے کچھ پہنچانا اور نہیں اوپر ہمارے مگر پہنچانا ظاہر ہے۔ ختم

مراتب تعلیم

جس وقت مبائع ان شرائط پر اقرار و اعتراف کرے اس وقت نشان طریقہ اسکو تبلاؤ اور جب تک وساوس و خیالات دفع نہ ہوں اور نماز سے بھی خیالات عاطلہ و باطلہ زائل نہ ہوں داخل طریقہ نکرو کیونکہ ہمارے حضور صوفی صاحب کابلی مدظلہ نے ہدایت فرمائی ہے کہ یہ نسبت حضرت شیخ آدم بنوری ہے جس وقت تک طالب کے وساوس نماز سے دور نہ کرلئے جاویں داخل طریقہ نہ کیا جاوے پس خوف تزلزل نسبت کا خیال رہے و نیز فرمایا کہ طالب سے کہدو اس طریقہ عالیہ میں اگر تم نے ہمارا ہاتھ پکڑا اور تم کو خیالات عاطلہ و باطلہ نے پھر بھی گھیرا تو جانو تم کہ ہم نے شیخ کا ہاتھ نہیں پکڑا بلکہ ایک شیطان کا ہاتھ پکڑا اور اگر کوئی طالب کسی سے بیعت کرے اور اس شیخ کی خدمت میں دفع وساوس و خیالات عاطلہ و باطلہ نماز سے نہ ہوں تو اس کی رجوع و تلاش شیخ دیگر سے ضرور چاہیے کیونکہ ہمارے حضرت سلطان صاحب خواجہ بہاؤ الدین نقشبند بلاگردان رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شعر ور بدر میرد مدد دکو بکو جستجو کن جستجو اور مطابق فرمودہ مجدد صاحب علیہ الرحمۃ یہ بات اس پر دال ہے

بھول جاوینگے پانچ چیزوں کو دوست رکھیں گے دنیا اور بھول جاویں گے آخرت کو اور دوست رکھیں گے گھروں کو اور بھول جاویں گے قبروں کو اور دوست رکھیں گے مال کو اور بھول جاوینگے حساب کو اور دوست رکھیں گے عیال کو اور بھول جاویں گے حور کو اور دوست رکھیں گے نفس کو اور بھول جاویں گے اللہ کو وہ لوگ مجھ سے بیزار ہیں اور میں ان سے بیزار ہوں۔ ۱۲

ترجمہ مکتوب شصت و سیوم جلد ثانی از مکتوب حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کہ باوجود حیات پیر اگر طالب پیش شیخ دیگر رود و طلب حق جل و علی نماید مجوز است یا نہ جاننا چاہیے کہ مقصود طالب بوصول حق سبحانہ و تعالیٰ ہے اور پیر ایک وسیلہ ہے بوصول جناب حق اگر طالب رشید باوجود حیات پیر کے دوسرے شیخ کی خدمت میں اس کی فیض صحبت سے اپنے دل کو رجوع بحق جل و علی پاوے اور جمعیت خاطر طالب کے دل میں دل نشین و دلپذیر ہو تو روا ہے کہ حیات پیر میں بے اذن پیر طالب شیخ دیگر کے پاس جاوے اور طلب رشد اس سے کرے لیکن یہ چاہیے کہ پیر اول سے انکار نہ کرے اور بجز نیکی کے اس کو برا نہ یاد کرے۔ علی الخصوص پیری و مریدی اس وقت کی کہ رسم و عادت ہو گئی ہے کہ پیر اس وقت کے اپنے آپ کی خبر نہیں رکھتے ہیں اور ایمان کو کفر سے جدا نہیں کر سکتے۔ خدا جل شانہٗ سے کیا خبر رکھیں گے۔ اور مرید کو کیا راہ دکھلا دیں گے

ے اگر از خویشتن چو نیست چنیں ہ کہ خبر دار از چناں و چنیں ؛ وائے بر مرید و ہائے بر آں طالب کہ ایسے پیر پر اعتقاد کر کے بیٹھے اور دوسری طرف رجوع نہ کرے وراہ خدا جل شانہٗ معلوم نہ کرے یہ سب خطرات شیطانی ہے کہ راہ حیات پیر ناقص سے اگر بطلب خسارت بذریعہ نفس ضلالت میں ڈالتا ہے اور طالب کو راہ حق سبحانہٗ سے باز رکھتا ہے ہر مسلمان کو مناسب و لازم ہے کہ چہ حیات پیر و چہ ممات پیر طالب کے دل کو جس جگہ رشد و جمعیت پائے جاوے بے توقف و بے تکلف رجوع کرے اور وساوس شیطانی سے پناہ ڈھونڈھے کہ خسارت ابدی سے بچے فقط ادر دیگر۔

ہمارے حضور مدظلہ نے فرمایا کہ ہم نے جو نسبت تم کو عطا کی ہے اس کا خاصہ یہ ہے کہ بعد دور ہو جانے خیالات عاطلہ و باطلہ طالب کے رنگ اصحاب کبار کا طالب میں منصبغ ہوگا اور اگر احیاناً کسی کو واسطے حصول دنیا کے تم نے مرید کر لیا اور اس کے وساوس نماز نہ گئے اور خطرات سو میں رہ گیا۔ تو روز قیامت روبروئے اٹھارہ ہزار عالم کے پیش خدائے عز و جل بہت بڑی خجالت و ندامت ہو گی کیونکہ راہ خدا کے واسطے وہ بیعت کرتا ہے اول بچپن میں والدین نے اس کو صوم و صلوٰۃ سے درست کر دیا ہے شیخ کی حاجت نہیں رکھی

Marfat.com

ضرورت پیر

تمہارے پاس وہ علم باطن کے واسطے آیا ہے اتنا تو کر دو اور ایسا نشان اس کو بتا دو کہ راہ راست پر تو آجاوے اور پھر منہ خدا سے نہ پھیرے شیطان دشمن مبین ہے اور عذاب حشر ونشر وقبر و پل صراط و بلقاء اللہ کے یقین اور تصدیق اس کو کامل حاصل ہو جاوے۔ بعد حصول این مراتب پھر طریقہ میں نہ داخل کرنا اس کو اپنے اوپر کفر جاننا چاہیئے گو کہ عوام الناس کو یہ بات نامقبول ونامنظور ہوگی وباستماع این اعتراضات ہدایت اول باعتراض ومذمت پیش آویں گے۔ اول تو یقین آج کل کے مسلمانوں کو بہت کم ہے بلکہ بجائے یقین وتسلیم لغو کذب وافترا اس کو سمجھیں گے۔ اور کیا عجب کہ ملاقات سے متنفر ہوں اور محترز رہیں کیونکہ راہ حق محال ہے بقول حضور ؎ ہمت بلند دار زدولت متاب رو ٭ ادبار را بجو از اقبال سر بپیچ ٭ اس راہ مستقیم پر رہنا امر دشوار ہے مگر جس کو اللہ عطا کرے آیۂ کریمہ اللّٰہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب[1] مگر اس وقت نازک میں میری بات کو ن باور کرے گا۔ ؎ گوی توفیق وسعادت درمیان افگندہ اند ٭ کس بمیدان درنمی آید سواراں چہ شد ٭ ہر کہ این افسانہ خواند افسانہ است ٭ وانکہ نقدش دید او مردانہ است ٭ آب نیل است وقبطی خون نمود قوم موسیٰ را نہ خوں بود آب بود ٭ ورنہ این دکان بند کردن نیست ٭ ہم کو اللہ تعالیٰ نے واسطے پیری ومریدی کے نہیں پیدا کیا اور اس وقت میں پیری ومریدی ایک رسم وعادت ہو گئی ہے چنانچہ بہت سی دکانیں کشادہ اور وا ہیں اور طریقہ بیعت کا جاری ہو رہا ہے بیعت کے واسطے اور طالب ہو کر جو آوے اس سے کہو وہاں جاوے اور مرید ہووے ؎ نہ ہر گدائے مرد میداں کے شود ٭ لائق دولت نہ بود ہر سرے ٭ باز مسیحا نہ برد ہر خرے ٭ عوام الناس کی صحبت سے احتراز چاہیئے اور جب عوام اس حل وحرمت اور شرک کے مسئلہ کو دیکھیں گے خود ہی بہت لوگ

[1] اللہ برگزیدہ کرتا ہے اپنی طرف جس کو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے طرف اپنے اس کو جو قصد کرتا ہے۔

Marfat.com

جو منکر ہیں بہ طعن و تشنیع پیش آویں گے اور مقولہ حضور صوفی صاحب ہمارے مدظلہ کا کہ مقبول خلق
مردود خدا و مردود خلق مقبول خدا پیش نظر ہوگا۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

من کان بالطاعۃ عند اللہ قریباً کان بین الناس غریباً و مفلساً

جو کوئی ہوگا ساتھ عبادت کے نزدیک اللہ کے قریب ہوگا درمیان لوگوں کے غریب اور محتاج
اور بعد داخل ہونے طریقہ کے طالبان و مسترشدان سے لازم پکڑو کہ ادب سے پیش آویں
در اختلاط درمیان طالبان و مسترشدان وا نہو قال علیہ السلام من لا ادب لہ لا علم لہ ومن
فرمایا رسول کریم صلعم نے بے ادب کیلئے علم نہیں جسکو صبر نہیں اسکو دین نہیں
لا صبر لہ لا دین لہ ومن لا ورع لہ لا قربۃ لہ — شنیدہ کہ ہیچ بے ادبے
اور جس کو پرہیزگاری نہیں اسکو قرب خدا نہیں
بخدا نرسید اختلاط پیری و مریدی میں مانع راہ سالک ہے اور نوش دنیوی قاطع و سد راہ
راہرو پس باستخارہائے متعددہ یعنی ہفت یا نہ یا یازدہ بشہادت وجدان خود و نگرانی عروج و
نزول سالک راہ طالب کو دست بیع کرنا چاہیئے کیونکہ بدون رضائے خدائے عزوجل و اذن
باری تعالیٰ عمر خود را بطالبان رایگان ساختن مجوز نیست ہر کس مولائے دارد بسر خود نیست طالب کام
نہیں آوینگے کار دیگر تمہاری توفیق ہوا ہے از درون شو آشنا و ز برون بیگانہ باش ایں چنیں زیبا روش کم می بود اندر جہان
نگرانی باطن و می خلطت وفا آورد یہ نسبت صد لقیہ ہر عوام کی صحبت سے حذر چاہیئے اور شناخت طالب صادق محال ہے مگر انشاء اللہ علم سے
امتیاز دیدیگا قال ابو بکر الصدیق حبب الی من الدنیا ثلث النظر الی وجہ رسول اللہ و انفاق مالی علی رسول اللہ
فرمایا حضرت ابو بکر صدیق نے کہ دنیا میں تین چیزیں مجھ کو محبوب ہیں دیکھنا چہرہ مبارک رسول اللہ صلعم دوسری میرا مال آپ کے لئے ہے تیسری
والی کون بلتی بحب رسول اللہ عالم ہو جاہل جوان ہو پیر مرد ہو عورت وجہ ذکر جو محبت و خلوص سے پیش اوے تو مخاطب ہو ورنہ اپنی
میرے باطنی عالم تصور آپ کے عقد میں ہے
نگرانی باطن میں متوجہ ہو اور اگر کوئی اہل دل آوے تو یہ حدیث یاد رکھو کہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تواضع لغنی لاجل غناہ ذہب ثلثا دینہ
فرمایا نبی کریم صلعم نے جسنے مالدار کی بوجہ اسکی دولتمندی کے تعظیم کی تو دو حصہ اسکا اپنا دین ضائع کیا
نقصان در نقصان ہے اور اگر کوئی امیر خواہ عالم و جاہل طالب علم خدا ہو کر آوے اور کچھ اہل دنیا سے از بہر خدا یا عدا کر میں تو خلوص
دیکھکر بکراہ و لجاجت قبول کرو اگر طالب صادق ہے تو دینی سے اسکے متاع کو ترقی ہوگی اور اگر ناقص ہے یعنی طالب خدا نہیں بضرورت دنیا آیا تو اس کے
دل میں گذرتی جاویگی کہ میں نے بیکار صرف کیا اور پھر ملوث نہو گا اس عقیدہ سے اسکا دو گونہ نقصان ہے دینی اور دنیوی اور ندر کر دینے سے ہو گا
حل را بدل ہست درین گنبد سپہر کز مہر خیزد و عرکینہ کینہ بحق الوسع طمع دنیا کو ہرگز اسکا کام میں دخل نہ دینا اور اللہ تمہارا
خود مددگار ہے، و مددگار و فی السماء رزقکم وما توعدون وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب اور آسمان میں جس
فاکہ وعدہ کئے گئے ہو اور نہیں ہے توفیق مجھکو مگر ساتھ اللہ کے اس پر توکل کیا میں نے اور طرف اسکے رجوع کرونگا
گرما نرسیدیم تو شاید برسی
ترا دادیم بہ گنج مقصود نشان

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شرائط دربارہ بیعت نساء

شرائطِ در بارہ بیعت نساء قال اللہ تبارک و تعالیٰ یاایہا النبی اذا جاءک المومنات یبایعنک علیٰ ان لا یشرکن باللہ شیئاً ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یاتین ببھتان یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن ولا یعصینک فی معروف فبایعھن واستغفر لھن اللہ ان اللہ غفور رحیم[۱] یہ آیہ کریمہ بروز فتح مکہ نازل ہوئی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بیعت رجال سے فارغ ہوئے شروع بیعت نساء میں فرمایا اور بیعت حضور کے واسطے نساء کی مجرد قول ہوتے ہوا اور ہرگز ہاتھ حضور صلعم کا ہاتھ بایعات نساء میں نہیں پہونچا اور ذمائم و اخلاق ردیہ نسبت نساء کے بہ نسبت مرد کے بہت ہوتے ہیں اسی واسطے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہ نسبت مردوں کے شرائط زیادہ رکھے ہیں اور بموجب حکم خدائے عزوجل کے عورتوں کو ان ذمائم و اخلاق ردیہ سے منع فرمایا۔

شرط اول

شرط اول کسی چیز کو ساتھ اللہ کے شریک نہ کرنا چاہیئے چہ در وجوب وجود چہ در استحقاق عبادت کیونکہ جب تک اعمال کسی کے شائبہ ریا سے پاک نہ ہوں اور غیریت سے مبرا نہ ہو ولو بالقول و ذکر الجمیل وہ شخص دائرہ شرک سے باہر نہ ہوا اور موحد اور مخلص نہ شمار کیا جاوے گا بموجب حدیث نبوی قال علیہ و علیٰ آلہ الصلوۃ والسلام الشرک فی امتی اخفی ذبیب النمل التی تدب فی لیلۃ مظلمۃ علیٰ صخرۃ سوداء[۲] بموجب بیت لاف بے شرکے مزن کان از نشان پائے مور در شب تاریک بر سنگ سیہ

---

[۱] اے نبی جس وقت آویں تیرے پاس مسلمان عورتیں تاکہ بیعت کریں تجھ سے اس شرط پر کہ نہ شریک کریں ساتھ اللہ کے کوئی چیز اور نہ چوری کریں اور نہ زنا کریں اور نہ مار ڈالیں اولاد اپنی کو اور نہ لاویں طوفان جھوٹ کہ باندھے ہوں انکے اپنے ہاتھوں و پاؤں کے درمیان میں اور نہ نافرمانی کریں تیری بیچ حکم شریعت کے پس بیعت قبول کر انکی اور بخشش مانگ واسطے انکے تحقیق اللہ بخشنے والا اور رحیم ہے

[۲] یعنی شرک امت میری میں پوشیدہ تر ہے چلنے چیونٹی سے کہ چلتی ہے بیچ رات اندھیری کے اوپر پتھر سیاہ کے ۱۲

Marfat.com

پنہاں تراست ہو قال علیہ السلام وَاتقوا[1] الشرک الاصغر قالوا ما اصغر قال الریا اور تعظیم شرک اور رسم کفر میں اس زمانے میں سب کا قدم راسخ ہے اور شرک مصدق اور بین اہل شرک سے ہے اس واسطے تمام احکام کفر اور شرک سے تبریٰ ہو کر اور ندمت کفر تمام شرط اسلام ہے اور بیزاری توحید سے اور طلب مدد غیر خدا سے دفع مرض میں اور دیگر حاجتوں میں کہ جو آج کل کے جہلاء اہل اسلام میں شائع و رائج ہے یہ عین شرک و ضلالت ہے اور طلب حوائج سنگ ہا تراشیدہ و ناتراشیدہ اور اہل قبور سے نفس کفر و انکار ہے واجب الوجود تقدس و تعالے سے اسی واسطے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ و تبارک شکایتاً عن حال بعض اہل الضلال یریدون[2] ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا بہ ویرید الشیطان ان یضلھم ضلالا بعیداً اور اکثر عورتیں بوجہ کمال جہالت کے نادانی سے ان ممنوعات میں مبتلا ہیں اور دفع بلیہ کے واسطے غیر سے حاجت چاہتی ہیں اور اس وجہ سے مراسم شرک میں گرفتار ہو کر حلقہ اہل شرک میں ہو گئی ہیں علی الخصوص نیک و بد میں اور ہر ایک زن ہندوستان سے وقت آمد عارضہ جدری کہ زبان ہند میں اسکو سیتلا اور چیچک کہتے ہیں کم ایسے ہیں کہ دقیقہ شرک سے خالی ہوں اور اس پر اقدام نہ کرتے ہوں الا من عصمہا اللہ تعالیٰ اور تعظیم کرنا ایام معظمہ ہنود اور رجب الانان کی رسم مشہورہ ہندوان یا رسم یہود کے مستلزم شرک موجب کفر ہے اور جیسا کہ ایام دیوالی کفار میں جہلاء اہل اسلام خصوصاً عورتیں رسم اہل کفر کے بجا لاتی ہیں اور مطابق کفار کے اپنی عید کرتی ہیں اور تشبیہ اہل کفر کے طور پر ہدیہ ہا و تحفہ ہا مثل قوم ہنود کے لڑکیوں اور خواہروں کو دینا اور موافق اہل شرک کوزہ و ظروف گلی رنگ آمیز کر کے اور سرخ چاول اور نخود بریاں اس میں بھر کے باہم لینا اور دینا اور اس موسم کا اعتبار بموجب کفار عمل در آمد کرنا یہ سب شرک و کفر ہے اور خلاف شریعت و طریقت جاننا چاہئے قال اللہ تبارک و تعالے وما یؤمن[3] اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون ؐ اور حیوانوں کو کہ نذر منتا ذبح کرتے ہیں اور ان کی قبروں پر پہنچکر ذبح

---

[1] بچو تم شرک چھوٹے سے پوچھا صحابہ نے کون سا ہے شرک چھوٹا فرمایا ریا یعنی دکھلانیکی عبادت [2] ارادہ کرتے ہیں اس کا کہ محاکمہ کریں طرف بتوں کی حال یہ ہے کہ تحقیق امر کئے گئے ہیں کہ انکار کریں اسکا اور ارادہ کرتا ہے شیطان کہ گمراہ کرے انکو گمراہی دور [3] اور نہیں ایمان لاتے اکثر ان کے مگر حال یہ ہے کہ وہ مشرک ہوتے ہیں ۱۲

کرتے ہیں یہ بھی ناجائز ہے اور حرام ہے اور فقہ والے اس ذبح کو جنس ذبح جن سے لکھتے ہیں۔ کہ ممنوع شرعی ہے اور داخل دائرہ شرک پس اس سے پرہیز لازم ہے اور صیام نسا رکہ بنیت پیران دلی بیاں فلاں وفلاں روزہ رکھتی ہیں اور نام ان کے اپنے دل سے تراشش کر کے ساتھ نام ان کے کے نیت بھی کرتی ہیں اور وقت خاص افطار کے واسطے موعود رکھا ہے اور تعین ایام کرتی ہیں اور شادی وبیاہ میں اکثر حوائج اور مطالب اپنے کو بہ صیام مخصوص مربوط کرتی ہیں اور مانتی ہیں اور بتوسل اس روزہ کے اپنی روائے حاجت سمجھتی ہیں یہ سب شرکت عبادت میں غیر کے واسطے ہے اس فعل کو شنیع اور برا سمجھنا چاہیئے حالانکہ اور حدیث قدسی میں وارد ہے اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ[1] پس روزہ فقط اللہ کے لئے ہے اور پھیر کر درمیان عبادت روزہ شرکت نہیں ہر چند کسی طرح کی عبادت میں شرکت اللہ تعالےٰ کے ساتھ جائز نہیں لیکن تخصیص صوم کہ واسطے اہتمام عبادت کے زبردستی بتاکید شریک کرنا غیر کا عبادت میں اور حیلہ ہے نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ چنانچہ بعض عورتیں وقت معلوم ہونے شناعت اس فعل کی کہتے ہیں کہ یہ روزہ ہم نے خدا کا رکھا ہے اور ثواب اس کا فلاں کو بخشا اگر یہ بات سچ ہے تو پھر تعین اور تخصیص طعام اور مختلف وقت افطار کے واسطے کیوں مقرر ہے اور یہ سب چیزیں کیوں ضروری ہیں کیا ان سے درکار ہے یہ سب محض ان کا حیلہ اور شعبہ ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وقت افطار ارتکاب محرمات کرتے ہیں اور افطار ساتھ حکم حرام کے کرتی ہیں اور بے حاجت سوال وگداگری کرتے ہیں حالانکہ ذی مقدور اور امیر ہیں اور وقت افطار قضائے حاجت بھی ساتھ اس روزہ کے چاہتے ہیں یہ سب شرک اور ضلالت ہے اور تسویل شیطان لعین ہے واللہ سبحانہ العاصم شرط دوئم دیگر بیعت نساء منع سرقہ سے کرنا ہے کہ یہ کبائر سیئات ہے اور یہ فعل بھی اکثر عورتوں میں متحقق ہے اور کم عورتیں ہیں کہ اس دقیقہ سے خالی ہوں مراد یہ ہے۔ کہ عورتیں مال شوہروں کا بے اذن اُن کے خرچ کرتی ہیں یہ وہ سرقہ ہے اور یہ بات عام عورتوں میں ہے اِلَّا مَنْ عَصَمَہَا اللّٰہُ تعالےٰ سبحانہ، اس کو اگر سیئہ جانیں اور برا سمجھیں ورنہ دہشت استحلال سیئہ کی ان کے حق میں غالب ہے اور خوف کفر اس راہ استحلال سے دربارہ زنان بہت ہے اور اگر اس سرقہ کی عادت وخوری اور رہے گی تو آئندہ خرابی دیگر متصور ہے کیونکہ جبکہ اپنے شوہر

[1] روزہ واسطے میرے ہے اور میں جزا دوں گا اس کی ۱۲

کے املاک میں بلا اذن تصرف کی عادت ہوئی تو بے تحاشے اموال دیگراں میں خیانت اور سرقہ کی
متحمل ہوں گی اس واسطے منع از سرقہ حق عورتوں میں اہم مہم اسلام ہے اور شرک وکفر سے دور کرتی
ہے یعنے من جملہ توابع پہلے کے ہے ایک روز پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب کبار تشریف رکھتے
تھے فرمایا آپ نے اسرق السارقین کون ہے جانتے ہو سب نے عرض کیا کہ حضور فرماویں فرمایا
کہ دزدترین دزداں وہ ہے کہ چوری کرے نماز میں اصحابوں نے عرض کیا یارسول اللہ کہ نماز میں چوری
کیسی ہوتی ہے آپ نے فرمایا کہ ارکان نماز میں تعدیل نہ کرنا یعنے قومہ وجلسہ وسجدہ اطمینان
سے تمام وکمال ادا نہ کرنا پس اول بحضور دل نیت کرے زبان سے کہنے کی حاجت نہیں ہے
بے حصول نیت دل نماز نامقبول ہے اور پڑھنے والا دزد ہے بلکہ متروک ہے اور قرأت کو درست کرے
حتے الوسع خوب ادا کرے اور رکوع اور سجود خاطر جمعی اور اطمینان سے بجالاوے اور قومہ اور جلسہ میں
بھی اطمینان شرط ہے یعنے بعد رکوع اچھی طرح کھڑا ہو جانا چاہیئے بمقدار ایک تسبیح اور درمیان
دونوں سجدوں کی بمقدار ایک تسبیح نشست کرے یعنے تامل اور مکث تاکہ اطمینان میسر ہو اور جو ایسا نہ
کرے گا میری امت سے داخل قطار سارقان ہو گا۔ اور مورد وعید ہو گا۔ شرط ثالث یہ ہے کہ منع
کرنا نساء کو زنا سے خاص بیعت نساء میں یہ شرط لازم وواجب ہے کیونکہ یہ بتوسط حصول رضائے
زنان ہے اور جو پنہا نفوس لپے گا اور مردوں کے پس اس عمل میں اکثر عورات سبقت لے جاتی ہیں
اور رضامندی ان کی کرنی اس عمل پر معتبر ہے پس منع کرنا تاکید اکید سے چاہیئے اور مردان اس عمل میں
تابع زنان ہیں اس واسطے اللہ سبحانہ تعالے فرماتا ہے الزانیہ والزانی فاجلدوا کل واحد
منہما مأۃ جلدۃ[۱] یہ برے ٹوٹا دینے والے دنیا وآخرت کے ہیں۔ اور بہت بری ہے اور
حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اے گروہ آدمیاں پرہیز کرو زنا سے کہ اس میں چھ خصلتیں ہیں سہ در دنیا وسہ در آخرت اول
زنا کنندہ سے بہا اور نورانیت جاتی رہتی ہے دوم زنا مورث فقر ہے بہت جلد تنگ ومفلس
کر دیتی ہے سوم نقصان عمر ہوتا ہے یعنے عمر کم ہو جاتی ہے یہ تین دنیا کی ہیں اور تین آخرت کی یہ ہیں
اول سخط وغضب خداوندی جل شانہ دوم سوء حساب سوم عذاب نار اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

[۱] یعنے زنا کرنے والی اور زنا کرنے والا پس درے مارو انکو سو درے ۱۲

Marfat.com

فرمایا ہے کہ زنا چشم نظر بسوئے محرمات و زنائے دست گرفتن محرمات اور زنا پائے رفتن بہ جائے

محرمات قال اللہ تبارک و تعالےٰ قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا

فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝ وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ

يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ

إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ

إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ

أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ

مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ

أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ

بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا

أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

یہ خطاب ہوا ہے مسلمانوں کو بذریعہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تم کو چاہیئے چھپاؤ یعنے بند کرو آنکھیں اپنے محارم سے اور نگاہ رکھو شرمگاہ اپنے پس سمجھنا چاہیئے کہ دل تابع چشم ہے جب تک آنکھ محرمات سے نہ چھپاوے گا محافظت دل مشکل ہے اور جب چشم گرفتار ہووے دل کو منع رکھنا یہ بہت مشکل بات ہے اور جب دل گرفتار ہوا محافظت شرمگاہ مشکل و متعسر ہے پس آنکھ

ل کہو یعنی اے محمد مسلمانوں سے کہ وہ بند کریں آنکھیں اپنی اور نگاہ رکھو شرمگاہ اپنی پھر پاکی ہے واسطے ان کے تحقیق اللہ خبردار ہے اس سے کہ وہ کرتے ہیں اور کہو واسطے مسلمان عورتوں کے بند کریں آنکھیں اپنی اور بچاویں شرمگاہ اپنے اور نہ ظاہر کریں زینت اپنی مگر وہ کہ ظاہر ہوا اس زینت سے اور ڈالیں دوپٹہ اپنے اوپر گریبانوں اپنے کے اور نہ ظاہر کریں زینت اپنی مگر واسطے شوہر اپنے کے یا باپ اپنے کے یا باپوں شوہروں اپنے کے یا بیٹوں اپنے کے یا بیٹوں شوہروں اپنے کے یا بھائیوں اپنے کے یا بیٹوں بھائیوں اپنے کے یا بیٹوں بہنوں اپنے کے یا بیبیوں اپنے کے یا وہ کہ مالک ہیں داہنوں ہاتھوں ان کے یعنی غلاموں یا تابعدار کہ نہ حاجت رکھتے ہوں مردوں سے یا لڑکوں کے وہ لڑکے کہ نہیں واقف چھپی باتوں عورتوں سے اور نہ ماریں پیر اپنے یعنے زور زور دھمک کر نہ چلیں کہ جانا جاوے وہ جو چھپاتی ہیں زینت اپنی سے اور توبہ کرو اے مسلمانو طرف اللہ کے سب کے سب تاکہ تم فلاح پاؤ۔ ترجمہ

53124

Marfat.com

چھپانی محرمات سے ضرور ہے تاکہ محافظت شرمگاہ ہو اور خسارت دینی و دنیوی سے بچے اور اللہ تعالٰے نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ عورتیں مرد بیگانہ سے کلام نرم و ملایم کریں اور نہ در رنگ زنان بدکار کہ مردان بدکار کو سو وہم میں ڈال کر ان کے دلوں میں طمع خام اور خیالات فاسد اور بد پیدا کرتی ہیں اور منع کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی فرمایا آپ نے کہ کہو عورتوں سے برائی محارم کہ زیب و زینت اپنی اس طور سے مت کرو کہ مردان تمہاری طرف ملوث ہوں۔ اور زیور مثل چھڑی و خلخال یعنے پازیب ایسے نہ پہنو کہ مردان دیگر کے دل حرکت میں آویں اور آواز زیور کی ان کے دلوں کو مفتون کرتی ہے کیونکہ مستلزم میل رجال ہے وہ نہ پہنو غرض کہ جو منجر بفسق ہے وہ منہی و مستقبح ہے احتیاط کرنا چاہیئے کہ ارتکاب مقدمات و مبادی محرمات پیدا نہ ہو نا سلامتی نفس محرمات سے میسر آدے واللہ سبحانہ العالم وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۱ اور واضح رہے کہ زن اجنبیہ عورت کیلئے مثل مرد اجنبی کے ہے اور حق نظر و مس شہوت یہ بھی روا نہیں ہے کہ عورت اپنی کو واسطے غیر شوہر اپنے کی آراستہ کرے غیر شوہر مرد ہو یا اسی طرح مردوں کو ساتھ مردوں یا امرد کی حرام ہے اسی طرح عورتوں کو ساتھ عورتوں کے یہ امر شاہراہ خسارت دنیا و آخرت ہے اس کے بہت احتیاط چاہیئے شرط رابع بیعت نساء میں منع قتل اولاد ہے کہ اکثر عورتیں لڑکیوں کو قتل کر دیتی ہیں بسبب خوف فقر و تنگدستی اور یہ متضمن قطع رحم ہے اور کبائر سیئات سے ہے شرط خامس بیعت نساء منع از بہتان و افترا ہے یہ صفت بھی عموم نساء میں بہت ہے اور یہ بھی اشد ماثم سے ہے کیونکہ سائر کتب میں حرام اور منکر ہے اور متضمن ایذائے مومن ہے اور نص قرآنی سے ممنوع و محظور اور حرام اور مستنکر ہے اور نیز مستلزم فساد فی الارض ہے شرط سادس بیعت نساء نہ نافرمانی کرنا پیغمبر علیہ السلام یعنی منکر اوامر و نواہی پیغمبر کا ہونا چہ در صلوٰۃ و چہ در زکوٰۃ و چہ در صوم و چہ در حج کیونکہ بناء اسلام بعد از ایمان باللہ و بما جاء من عندہ کے ضرور ہے اوپر ان چار رکن کے نماز پنجگانہ بلا کسل و فتور ادا کرنا چاہیئے بے ضرورت فوت وقت بھی نہ ہونے پائے ادا کرنا اور زکوٰۃ مال برغبت و منت بطیب خاطر یعنے خوشدلی سے ادا کرے اور صوم رمضان

---

۱ اور نہیں توفیق میری مگر ساتھ اللہ کے اسی پر بھروسا کیا میں نے اور اسی کی طرف رجوع کروں گا۔۱۲

کہ کفارۂ سیئات سالیانہ ہے خوب نگاہ رکھے فوت نہ ہونے دیوے اور حج بیت اللہ
کہ جس کی شان میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الحج یجب ما کان قبلہ بہ طاقت
واستطاعت ادا اپنے اوپر فرض جانے اور اسی طرح ورع اور تقوی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے ملاک دینکم الورع یعنے قایم رکھنے والے تمہارے دین کے ورع ہے
اور ترک منہیات شرعیہ سے واجب ہے اور تناول مسکرات کہ جنسے عقل وحواس پراگندہ
ہوجاویں حذر چاہیئے کہ ہر مسکرات برنگ خمر حرام ہے اور نیز غنا یعنے گانے بجانے سے
اجتناب ضرور ہے کہ یہ داخل لہو ولعب ہے اور حرام ہے کہ الغناء رقیۃ الزنا اور
غیبت کرنا یعنے پیٹھ پیچھے برا کہنا اور سخن چینی کرنا ممنوع شریعت ہے اور ایذائے مومن بناحق
بہر وجہ کہ ہو ممنوع ہے اجتناب چاہیئے اور شگون بد کا بیعت نسا میں ضرور اقرار لیا
جاوے کہ اس کا اعتبار نہ کریں اور اس کی تاثیر پر عمل نہ کریں اور مرض ایک کا دوسرے
کو لگ جانا جو مشہور ہے اس پر اعتماد نہ کریں کہ مخبر صادق نے منع فرمایا ہے لا طیرۃ ولا عدوی
ایک کا مرض دوسرے کو ہرگز نہیں پہونچ سکتا اور شگون بد اور یہ سب باتیں بالکل حدیث
سے باہر ہیں اور سخن کاہن اور نجومی کو اعتبار نہ کریں ؏ علم غیبی کس نمیداند بجز پروردگار ؛
ہر کسے گوید کہ من دانم از و باور مدار ؛ مصطفےٰ ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرئیل ؛ جبرئیلش ہم نہ گفتے
تا نہ گفتے کردگار ؛ ہرگز ان سے استفسار نہ کریں اور سحر وساحری کو بھی کام میں نہ لاویں بلکہ اس کا
خیال بھی نہ کریں کیونکہ یہ حرام قطعی ہے اور اس کا اعتبار نہ کریں کہ قدم راسخ کفر میں رکھتا ہے اور
کوئی گناہ کبیرہ سحر وساحری سے زیادہ کفر کا نہیں ہے احتیاط چاہیئے اعاذنا اللہ سبحانہ اور
ایمان اور سحر نقیض یک دیگر ہیں اگر سحر ہے ایمان نہیں اور جو ایمان ہے سحر نہیں خوب اس کی
رعایت چاہیئے تاکہ کوئی خلل طریقہ میں نہ پڑے اور ایمان میں فتور نہ آوے حاصل یہ ہے کہ جو حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو اور جو اپنے علم سے علماء کتب شرعیہ حدیث و قرآن سے بیان فرمایا ہو جان و دل سے اسکو قبول کرنا چاہیئے اور اسکے خلاف
سم قاتل سمجھنا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ موت ابدی کو پہونچ جاوے اور طرح طرح کے عذاب
میں مبتلا ہو جس وقت زنان بایعات نے ان تمام شرائط کو قبول کیا آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم

؎ یعنے نافرمانی منکر ہونا ہے چہ در صلوٰۃ الخ ۱۲ ؎ یعنے اصل دین تمہاری کا پرہیزگاری ہے ۱۲

Marfat.com

نے بمجرد قول بیعت میں داخل کیا اور بار حق جل وعلا ان کے واسطے مغفرت چاہی اور استغفار رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام دربارہ ان کے جو وقوع میں آیا امیدواری تمام ساتھ اجابت کے رکھتا ہے اور وہ سب مقبول ومغفور ہوئیں۔ ہندہ زوجہ ابی سفیان اول داخل اس بیعت میں ہوئی ہے بلکہ وہ سرگروہ ان سب عورتوں کی ہوئیں۔ پس جب عورتیں ان شرائط پر اعتراف اور اقرار کریں۔ اُس وقت داخل بیعت کی جاویں اور امیدوار برکات اس استغفار کی ہوں قال اللہ تبارک وتعالیٰ ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وآمنتم یعنے اللہ کا کیا کام جو تم پر عذاب کرے اگر تم شکر کرو اور ایمان ٹھیک رکھو شکر بجا لانا عبارت قبول کرنے احکام شرعیہ سے برضا ورغبت اور بمقتضائے اس کے عمل کرنا طریق نجات وراہ رستگاری متابعت صاحب شریعت ہے اور اعتقاد وعمل پیر سے یا استناد سے اس غرض سے کرتے ہیں تاکہ دلالت شریعت پر کریں اور ان کی توجہ کی برکت سے تیسر اور سہولت یعنے آسانی اعتقاد اور عمل میں ساتھ شریعت کے پیدا ہو نہ یہ کہ مرید جو چاہیں سو کریں اور جو چاہیں سو کھاویں اور حلال وحرام میں تمیز نہ کریں اور پیر سپیران کے ہو کر عذاب سے نگاہ رکھیں اور روز حشر ذمہ وار ان کی شفاعت کے ہوں یہ مرتضےٰ ارتضا اس وقت ہو کہ بمقتضائے بشریت شریعت کے عامل ہوا اور بموجب بشریت کوئی ذلت اس سے واقع ہو اس کی شفاعت کا تدارک ممکن ہوگا۔ سوال مذہب کو کس اعتبار سے مرتضےٰ کہ سکتے ہیں جواب جب کہ اللہ مغفرت کسی آدمی کی چاہتا ہے اس کا وسیلہ واسطے عفو تقصیر کے درمیان لاتا ہے اگرچہ وہ شخص فی الحقیقت مرتضی ہے اور بظاہر مذنب اور یہ وسیلہ بیعت اسی واسطے درمیان ہوا واللہ سبحانہ الموفق ربنا آتنا من لدنک رحمۃ وھیئ لنا من امرنا رشدا

کتاب ہذا مطبوعہ ۱۸۵۰ء سے چونکہ ایک ہزار طبع ہوئی تھی اور کتابیں اکثر یاران طریقت طلب کرتے ہیں۔ کمیابی کی وجہ سے دوبارہ طبع کرا دی گئی ہے۔

Marfat.com

خطبہ کتاب

روضۃ الجنان فی ذکر اولیاء الرحمٰن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وا جب الوجود ذِی الکرمِ والفضلِ والجود الاول والاٰخِرُ والظاہِرُ والباطِنُ لم یزل ولا یزال ھو الذی لہ نعوت الکمال من صفاتِ الجلال والجمال۔ المنزہ من سماتِ النقصان والحدوث والزوالِ والصّلوٰۃ۔ والسّلام علی اکمل مظاہر الحق فی مرائی الخلق۔ نبیّ الرحمۃ شفیع الاُمۃ ارسلہٗ اِلی الخلق رسولا مبینا۔ وبشّرہٗ بخطاب۔ اِنّا فتحنا لک فتحًا مبینا۔ للرُّوح خیالہٗ انیسُ الخلواتِ۔ لِلعَین جمالہ انیس الجلوات۔ اھداہ اللہ من صلاتِ الصلوات۔ اضعاف اضاعیف رجال الفلوات۔ وصلے اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہٖ واتباعہٖ واحبابہٖ وجمیع المؤمنین والمومنات الاحیاء منھم والاموات

بعد ابر از گونان گون تحمید مر داورے را کہ وجود بشر را از کارخانہ عنایت وافضال خود کسوت حیات پوشانیدہ از کتم عدم بہ لباس وجود آراستہ بر منصہ شہود جلوہ گر فرمود و بوقلموں علوت سر شمع سفارت صلی اللہ علیہ وسلم را کہ جانبازان بساط معرفت وکمال را پروانۂ جمال جہان آرای خود گردانید و طالبان اسرار شریعت وانوار طریقت را شرف صحبت خود بخشیدہ بہ مرا تب فنا و بقا اطلاع نمود بالخصوص اسرار حکم معیت راکہ بمصداق آیۂ کریمہ ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا لحن اشارت۔ بشارت بداں یافتہ بہ ضمیمہ معیت تخمیر صدر نشین ایوان شریعت و بدر منیر آسمان طریقت مظہر اسرار جلا و استجلا منبع انوار فنا و بقا ھادی انام مہدی خاص و عام مقبول بارگاہ رب العلمین خیر البشر بعد الانبیاء علیہ السلام والمرسلین حضرت امیر المومنین ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ برائے تحصیل اصحاب روحانی وار باب معانی ودیعت فرمود۔ اہل عرفان حسب استعدادات خود از حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔ استمداد نمودہ اکتساب علوم عرفانیہ فرمودند لیکن نسبت عالیہ کہ موسوم بہ لباس مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم ونسبت صدیقیہ رضی اللہ عنہما است علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ تمام وکمال در سلسلہ عالیہ نقشبندیہ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ کہ حضرات ایشاں در قطع مراحل ومنازل لاہوتیہ۔ و طے مدارج ومراتب جبروتیہ۔ حکم السابقون الاولون) دارند منتقل شد۔ حضرات ایشاں بفارس مضمار طریقت و صحی آثار شریعت مروج سنت ماحی بدعت قمر الاوتاد وقطب الارشاد شمس العارفین مراد المشتاقین قبلۂ ارباب معانی وکعبۂ اصحاب روحانی شیخ الشیوخ مرشدنا حضرت الشیخ مجدد الف ثانی سرہندی رضی اللہ عنہ قلبی وروحی فداہ رسیدہ بایں عالم کون وفساد جلوہ ریز شد و از حضرت ایشاں قدس سرہٗ۔ بخلیفہ اعظم مظہر الاتم حضرت خواجہ آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ۔ ضو فشاں گشتہ بوساطت پیران عظام ومشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ بجناب قدس آشیان فردوس مکان مخزن معارف معدن عوارف قطب دوران غوث زمان واقف اسرار خفی وجلی حضور پر نور حضرت سید حافظ وزیر علی شاہ صاحب سندیلوی مجددی نقشبندی قدس سرہ واصل ومتواصل گشت چوں حضرت ایشان قدس سرہ نشر واشاعت این نسبت بہیہ فرمودہ بجوار حق عز اسمہ بمقام عند ملیک مقتدر اقامت گزین شدند حلقہ بگوشان این خانوادہ بزرگ را تمنای پردۂ غیب بظہور پیوست کہ حسب ارشاد رب العباد

Marfat.com

وَ اَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ الخ از برائے آگاہی خلق اللہ و حصول فیض شمہٗ از اخلاق کریمۂ حضور کنند واقعات حیات طیبۂ حضور پر نور بلباس الفاظ مزین ساختہ از قلم اخلاص بسواد دیدۂ قلب بر صفحۂ اوراق ثبت نمودہ در سلک تحریر آوردہ شود۔ اما بلند نظرے باید کہ از نظارۂ واقعات طیبۂ حضور دلِ اکثر تنگی نہٗ پر وگیان قدس است پیرایۂ نورانی پوشاند و چشم را کہ نابداں کاخ دماغ است از آفتاب جمال احوال حضور پر نور پر تو رنگینی رساند و سلیم فطرتے را شاید کہ از ملاحظۂ ایں حدیقۂ دلکشا و روضۂ جانفزا مشام قلب قالب را معطر ساختہ و نظیر بسوی صحرو اعتلاء مفاہیم الفاظ و معانی بہ تعمق و تدبر انداختہ بہرۂ وافی و نصیب کافی بر داشتہ بضمیر صافی و خلوص قلب درحق مسوّد ایں دیباچہ سعادت نیاز مہمات محمد حیات ابن مولانا الحاج المولوی بہاؤ الحق صاحب دیروی مغفور و برو ی دعائیکہ باعث تحصیل ایں نسبت عالیہ و تکمیل مدارج عروج و ارتقا و موجب حصول درجات فنا و بقا باشد فرمایند۔

ونیز التماسے بیاران طریقت و برادران شریعت آنکہ زلاتیکہ در تسوید ایں دیباچہ سوانح طیبہ از قلم ست رقم اضعاف العباد و ضعیف البنیاد بظہور پیوستہ بآب عفو و تصحیح اغلاط زلات را محو گردانیدہ در طلب ایں نسبت بہیمیہ کہ دریں ایام انقلاب التیام بہ علت آنکہ دور قحط الرجال و کثرت وبال است ترکاسل و تاتی غفلت و بے اعتنائی را کہ قطاع الطریق ایں طریق غنبق اند بر تیغ سعی و اخلاص و سنان صداقت دور نمودہ بہمت بلند و فکر ارجمند بر مرکب برق رفتار تصور و قوت تخیل سوار شدہ جد و جہد بلیغ نمایند و بحسب ارشاد مقتدای مجاذیب عالم و استاد و لاریب حضرت لسان الغیب خواجہ حافظ شیراز قدس سرہٗ ؎ حضوری گرہمیں خواہی ازو غائب مشو حافظ ؛ متیٰ ما تلق من تہوی دع الدنیا و اہملہا ؛ لباس حیوانی و فانی خود را بلباس نورانی و باقی رہبر کامل مبدل کردہ و خودی را بہ بیخودی و ہستی را بہ نیستی متغیر ساختہ بصوب لذائذ و حظوظ حیات ابدی و بقاء سرمدی شتافتہ از صفت مریدیت بوصف مرادیت آمدہ چاشنی گیر و بہرہ اندوز شوند وَ مَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ

Marfat.com

آغاز کتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

قولہٗ تعالیٰ۔ اللّٰہُ نورُ السمٰوٰت والارضِ مثلُ نورہٖ کمشکوٰۃٍ فیہا مصباح۔ المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کانہا کوکبٌ دُرّی یوقدُ من شجرۃٍ مبارکۃٍ زیتونۃٍ لا شرقیۃٍ ولا غربیۃٍ یکاد زیتہا یضیٓءُ ولو لم تمسسہُ نارٌ نورٌ علیٰ نورٍ یہدی اللّٰہ لنورہٖ من یشاءُ ویضربُ اللّٰہ الامثالَ للناس الخ

دیباچہ شیون کدہ

خدائے ست نورِ زمین و زماں — چراغِ منیرِ مکین و مکان
برد غم دہد دل بشوریدگان — شدہ نور آید چو در دیدگان
ہماں شمع در شیشہ رخشان بود — چو کوکب ہمان شیشۂ تابان بود
چو زیتون فرخ کہ خورشید او — نتابد از و بلکہ تابد برو
بود زیت سرگرم افروختن — بسوزد بس و بیش از سوختن
ازاں روشنی رہ نماید کسے — بسے حیف گر رہ نیابد بسے
دہد جوش آہِ سحر خیز را — بتوسن زند نوک مہمیز را
کہ دل دادگاں را غمِ یارِ شان — خوشی می شد و مید ہد خوش نشان
نہ بینی کہ در حق خارش خوش است — خراش است زشت اندریں دلکش است
نمی شد گر از نشۂ وصل مست — نہادے چساں سر بخطِ الست
چناں ماند از آتش بہ پروردگار — چناں آمدش آب بر روئے کار
ہوائے خدا گرد در وے اثر — شد از خاک و از آب بالا گذر
جو کالای انسانی آتش بسوخت — دگر شمع چوں ماہ زاں برفروخت

Marfat.com

چو در ذات او بیشتر گشت تاب | بزد گام بر مسند آفتاب
خدا ساخت با او و اُو با خدا | جدائی ازاں جا چو اینجا جدا

از حضور پر نور رح

نور ہے اللہ کا ارض و سما ہے | اوس کی قدرت سے ہوئی کل شے کی بنا
ہیں کمشکوٰۃ کے معنے صاف صاف | طاقچہ ہے نور کا صاف و شفاف
آسمانوں اور زمینوں میں ہے نور | مجھ میں اور تجھ میں بھی ہے پرتو ضرور
بہ تیرہ دلاں روشنائی ازو | بہ بیگانگاں آشنائی ازو
بماند بقندیلے آں نور پاک | کہ شمعے فروزد دراں تابناک
چو خورشید روشن برافروختۂ | چو زیتونش روغن درافروختہ
نہ شرقی کہ جوید رخ خور نگاہ ہے | نہ غربی کہ پوشد نقاب سیاہ
جدا روشن او شیشہ روشن جدا | بود نور پر نور ذات خدا
ازو روشنی گر نہ بیرون شدے | بدیں تیرہ جا بستگی چوں شدے
یکی در دو دشمن محال آمدہ | مگر ایں چنینش مجال آمدہ ہے
نمکہائے زخمی جدائی جدا | بود خوشتر ز لذت وصلہا ہے
چو از وعدۂ وصل تسکین بداد | دریں جا نجی پائی تسکین نہاد
بآغاز دل داد انجام او ہے | کشید از خوشی تلخی جام او
کہ آمیخت خود را بدوار عرش | لطافت کشیدش ازیں خاک فرش
بدینگونہ تنزیہ بالا گرفت | کہ باز آتش شوق کالا گرفت
چو از نار نورش لطافت نمود | چنیں رفتہ رفتہ لطافت فزود
سوئے عرش تنزیہ دستش گرفت | ترقی بہ بالا نسبتش گرفت ہے
بسے سوختن شد بیک ساختن | نہ سہل است اے عشق دل باختن
بے ستوں ہے آسمانوں کا قیام | ہے یہ قدرت اوسکا ہے یہ انتظام
ایک چراغ اوس میں منور ہے دھرا | نور سے اوسکی سب نے پائی ہے ضیا

Marfat.com

نور کے ظل سے بنایا ہے چراغ ۔ کب سمجھ میں آئے سب کی یہ سراغ
ہر زمین و آسماں کہ وہ نہیں ۔ دور سب سے اور سب سے ہم قرین
ہے زجاجہ یعنی ایک شیشہ دھرا ۔ ہر جگہ پر عکس اوسکا ہے پڑا
مثل دُر شفاف ہے اور ہے سفید ۔ جس کو ہوئے شوق بر آوے امید
ہے نہ مشرق میں نہ مغرب میں کہیں ۔ جز دلِ مومن کسے جا پر نہیں
در زمین و آسمان و عرش نیست ۔ اوئی گنجد دریں بالا و پست ہے
وہ ہے روشن ایک چراغِ نور ہیں ۔ جا نہیں سکتی نظر بے دور ہیں ہے
نور ہیگا نور ہیگا نور نور ہے ہے ۔ ہے تجلی صفا نے سے وہ دور
مثل اوسکی کوئی دنیا میں نہیں ۔ بے مثال اوسکی سمجھ آوے نہیں
آدمی جو ہے وہ دیکھے گا اوسے ۔ عشق میں آ کر کے جو اسمیں پھنسے
کل تمامی شے کو ہے وہ جانتا ۔ اور مومن کا ہے دل پہچانتا ہے
جسطرح جیسے ہوئی چمنی لالٹین ہے ۔ نور اوسکا دیکھو تم ہر جا بہ نہیں ہے
ہے ستارہ نور بہہ تو جان لے ۔ دل سے تو اوسکی قدر پہچان لے
شجرۂ زیتون کا ہے اوس میں تیل ۔ روغنِ دنیا سے ہے اوسکا نہ میل
سجدہ گاہ و کا اندرونِ اولیا ست ۔ سجدہ گاہ جملہ ہست آنجا خدا ست
در دل مومن نگنجد اے عجب ہے ۔ گر دو ہا جوئی دراں دلہا طلب
آگ نے اوسکو چھوا بالکل نہیں ۔ نار سے ہے دور جا نو بالیقین
ذات اوس کی نور ہے وہ نور پاک ۔ نور سے اوس ظل کی ہے ارض و سماک
ہے خدا نے خود یہ فرمائی مثال ۔ دیکھ لے پرتو نہ کر اس میں مقال
ہے یقین و حب کا اس جا قیام ۔ جو کہ ہے محبوب دیکھے گا تمام
جو کرے تصدیق اوس کو وہ ملے ۔ دو جہاں میں کب پتہ اوسکا لگے

Marfat.com

ترجمہ

اللہ تعالےٰ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے اس نور کی مثال ایسے ہے جیسے ایک چراغدان ہو اور اوس کی اندر ایک چراغ ہو اور وہ چراغ ایک شیشہ میں ہو اور وہ شیشہ گویا ایک چمکدار ستارہ ہے۔ وہ چراغ جو زیتون کی مبارک درخت سے روشن کیا گیا ہو جس کی لئے نہ شرق ہو نہ غرب اور اوسکا تیل آگ کے بغیر ہی روشنی دیتا ہو۔ اس آیۂ کریمہ میں ان معارف کی طرف اشارہ ہے کہ عالم کبیر یعنے عالم علوی کی اجزا میں سے اشرف جز حضرت رحمٰن کا عرش ہے۔ جو حضرت ذات جامع صفات جل شانہ کی انوار جلالیہ و جمالیہ کے ظہور کا مقام ہے۔ اسی وجہ سے رب العالمین نے استویٰ کے بھید کو عالم کبیر کے اجزا میں سے عرش مجید کے ساتھ جو اوسکی اجزا میں سے افضل و اشرف ہے مخصوص کیا ہے کل ظہور ذات ظہور عرش کے انوار سے مقتبس ہیں پس جس طرح عالم کبیر میں سب سے افضل و اشرف جزو عرش مجید ہے۔ اسی طرح انسان عالم صغیر یعنے عالم سفلی میں سے افضل و اشرف ہے اور اس میں افضل و اعلیٰ جزو قلب ہے اور وہ مشابہ عرش مجید کے ہے اور ظہور ذات کا آئینہ بلا آمیزش صفات کے ہے کیونکہ صفات کا شریک نہ کرنا انسان کی ہیئت وجدانی اور انسان کی ارضی جزو کا نصیب و حصہ ہے۔ انسان میں دو چیزیں ایسی ہیں جو عرش میں نہیں ہیں یہی خصوصیت ایسی ہے جو انسان میں ہے جس نے بار امانت کو اوٹھا لیا ہے وہ عشق۔ اور کمال عبدیت ہے ؎

آسماں بار امانت نتوانست کشید قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

یعنے جس طرح عالم کبیر میں عرش مجید حضرت ذات مجمع الصفات کا مظہر ہے اوسی طرح عالم صغیر میں انسان کامل۔ ذات احد کا مظہر اتم ہے اللہ اس نور کی ہدایت جس کو چاہتا ہے کرتا ہے اوس نور کا پہلا ظہور حقیقت محمدی جو حقیقت الحقائق ہے یعنے کہ دوسری حقائق کیا انبیائے کرام علیہم السلام کی حقائق اور کیا ملائکہ عظام کے سب اوس کی ظلال کے مانند ہیں۔ اور وہ تمام حقائق کی اصل ہے۔ رسول مکرم نے فرمایا ہے۔ اول ما خلق اللہ نوری۔ اَوَّلُ ما خلق اللہ العقل۔

Marfat.com

ان دونوں حدیثوں کا ایک ہی مطلب ہے یعنے نور بھی اور عقل بھی۔ اور فرمایا خلقت من نور اللہ والمومنون من نوری ترجمہ میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور مومن میرے نور سے

؎ تو ماہ کون و مکانی چرا سیاہ رخی — کہ نور روئی زخورشید حق طلب مکنی

پس وہ حقیقت بانی تمام حقائق اور حق تعالےٰ کے درمیان واسطہ ہے اور آنحضرت صلعم کے واسطہ بغیر کوئی مطلوب تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ حقیقت محمدی مرکز ہے۔ تعین اول کا اور اسی مرکز کو حب یا عشق کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے اور حضور سرور کائنات صلعم قبل وجود وظہور عالم کے اور بعد بعثت نبوت کے آپ حبیب اور معشوق رب العالمین ہیں۔ اسی طریق سے حضرت صدیق رضہ جو اونکا مبدء تعین ہے بغیر کسی توسط کے حقیقت محمدی صلعم کا ظل ہے۔ جو کچھ اس حقیقت محمدیؐ میں موجود ہے اس ظل میں بھی بہ تبعیت وراثت کے طور پر ظاہر ہے۔ اسی واسطے حضرت صدیق رضہ اس امت کے وارثوں میں سے اکمل وافضل ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے مَاصَبَّ اللّٰہُ فِی صَدرِی اِلّا وَقَد صَبَبتُہٗ فِی صَدرِ اَبِی بَکرٍ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ میں ڈالا وہی چیز کو ابو بکر کے سینہ میں بھی ڈالا (ملاحظہ ہو رقعہ ۱۴۲ جلد سوم مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ ۔ دوسری حدیث۔ لَم یَفضُل اَبُوبَکرٍ بِکَثرَۃِ صَلوٰۃٍ وَلَا بِکَثرَۃِ صَومٍ اِنَّمَا فُضِّلَ بِشَیءٍ وُقِرَ فِی صَدرِہٖ مکتوبات ۲۸ بست رہشت مخدوم جہاں رحمتہ اللہ علیہ۔ رقعہ میں حدیث ماصب اللہ فی صدری کا بھی ذکر ہے اِنَّ اللّٰہَ یَتَجَلّٰی لِلخَلقِ عَامَّۃً وَلِاَبِی بَکرٍ خَاصَّۃً مکتوب بست وہشتم مخدوم جہاں حضرت مخدوم جہاں قدس سرہ اپنی مکتوبات ہفتاد و چہارم میں فرماتے ہیں کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ آن مرد باادب بود کہ صد و بست و چہار ہزار پیغمبر آمدند ورفتند ہیچ کس را مرید چوں صدیق رضہ نہ بود۔ آپ فوائد رکنی میں فرماتی ہیں۔ پیر چوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم باید کہ تا بگوید مَاصَبَّ اللّٰہُ شَیئًا فِی صَدرِی اِلّا وَقَد صَبَبتُ فِی صَدرِ اَبِی بَکرٍ خَلِیلًا ۔حضرت عبدالقدوس گنگوہی قدس سرہ در مکتوب چہل و نہم ۴۹ فرماتے ہیں در خدمت کفش صدیقی باید شد کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِینَ فرمان ستو حکمت را آں نشان است کہ در حضرت سلطان ایں اعانت خواہدان دوے مصاحبت آشنایان بار و شواہ است اگرچہ کرداروں ہزار ست وآں صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ ودریں عہد محمد صلعم وبعد او متابعان او بند۔ مکتوب ہشتاد و سوم ۸۳ میں آپ فرماتے ہیں کہ صدیق اکبر رضہ یار غار بود کمال وجمال او

Marfat.com

ہین مقدار بود کہ ہیچکس از اولیاء اولین و آخرین بمرتبہ اونمی رسد آپ اپنے مکتوب ہشتاد و چہارم میں فرماتے ہیں ذنوشتہ بودند کہ گاہ گاہ بندہ صورت خود را بطریق صورت حضرت پیر دستگیر می بیند ای برادر این دولت مفتاح کنوز تجلیات احدیت و انوار صمدیت است دریں مقام صدیق اکبر رض چنان بلند رفت کہ دست ہیچ ولی از ابتدائی عالم تا انتہا گرد دامن اعلائے او نگشت صورت او بصورت محمد صلعم در سحرای دل پدید گشت کہ شیئً وقر فے قلبہ شاہد بر آنست ۔ لو کنت متخذ اً خلیلاً لا تخذت ابا بکرٍ خلیلاً بیان آنست کہ وی از صورت خود در گذشتہ بود بصورت پیر خود را انموده بود و با پیر خود یکی گشتہ محمد الرسول اللہ صلعم در قاب قوسین او ادنیٰ ۔ و او با وی بیک معنے لاجرم اتخاذ خلت بصورت حاجت نیامد کہ در معنی ہر دو بیک معنے آمد ۔ فکفے خلت اللہ المحمد صلی اللہ علیہ وسلم وا بوبکرٍ ھو الا ھو فھو ھو فذالک معنی الفناء فی الشیخ والبقاء بہٖ اے برادر این دولت بکمال سعادت ربط با شیخ بود ہر چند خود را بجوید شیخ را بیابد تا بجای رسد کہ خود را طلبد خدای را یابد

از منطق الطیر خواجہ فرید الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ

صدر دیں صدیق اکبر قطب حق — در ہمہ چیز از ہمہ بردہ سبق
انچہ حق از بارگاہ کبریا — ریخت در صدرِ شریف مصطفےٰ
آں ہمہ در سینۂ صدیق ریخت — لاجرم تا بود از و تحقیق ریخت

رشحات کہ ملفوظ خواجہ عبید اللہ احرار رض است قدس سرہٗ در معنی حدیث الیوم تسد کل فرجۃ آپ نے فرمایا کہ مسجد نبوی صلعم جس میں نماز ہوتی تھی کئی دروازے تھے آنحضرت صلعم نے مرض آخری میں فرمایا کہ کل دروازے بند کر دیئے جاویں لیکن وہ دروازہ جو صدیق اکبر رض کے خانہ مبارک کا تھا چھوڑ دیا گیا بند نہیں ہوا اور فرمایا الیوم تسد کل فرجۃ الا فرجۃ ابی بکر رض) ارباب تحقیق نے اس میں نکتہ ظاہر فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت صدیق رض کو کمال نسبت حبی حضرت رسول کریم صلعم کے ساتھ تھی حضور اکرم نے اس حدیث میں اشارہ فرمایا کہ سب نسبتیں اور طریقی نسبت حبی کے مقابلہ میں مسدود ہیں ۔ رابطہ مراد ایسے نسبت حبی سے ہے جو صاحب دولت اسکی لائق ہوں

ہیں دریچہ سوئے یوسف باز کن — وارشگافش فرجۂ آغاز کن

غرضکہ نسبت نقشبندیہ عالیہ ایسے حبیب پروردگار کے خلیل حضرت سیدنا امیر المومنین و

Marfat.com

امیر الصادقین حضرت ابابکر الصدیق رضی اللہ عنہ کہ جو جانشین اول رسول اکرم صلعم پر منتہی ہوتی ہے جو ہم غلامان حلقہ بگوش آستانہ حضور یہ عالیہ بتوریہ رفیہ کے واسطے فخر در فخر ہے۔ اول ایسے مالک کے بندے کہلائے جو رب العالمین ہے۔ اور ایسے نبی کی امت میں ہوئے کہ جو رحمۃ اللعالمین اور خاتم النبیین ہے۔ نسبت بھی ایسی پائی جو امیر الصادقین یار غار سید المرسلین صلعم تک پہونچتی ہے اس سلسلہ میں حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند اور خواجہ عبید اللہ احرار اور خواجہ محمد باقی باللہ ایسے نامور فخر اولیا زمانہ ہوئے جنہوں نے نسبت صدیقیہ کو اپنے اپنے زمانہ میں تازہ کر کے عوام میں شہرت دی اور چار دانگ عالم میں معروف ہوئے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سیدنا شیخ احمد فاروقی سرہندی علیہ الرحمۃ کو بھی اسی نسبت کا فخر حاصل ہے اور آپ سے حضرت خواجہ سیدنا آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ نعمت خاصۃ تفویض ہو کر سینہ بسینہ ہمارے سرکار نامدار سیدنا ومنقدانا حضرت سید حافظ وزیر علی شاہ صاحب سندیلوی قدس سرہ العزیز کے سینہ اطہر میں اطراف کابل سے تابان و درخشاں ہو کر طالبان مخلصین کے قلوب میں پر تو افگن ہوئے اور اس وقت بھی ہمارے مولائی و مرشدی سیدنا حضرت خواجہ محمد سلیمان صاحب فرزند اکبر سجادہ نشین وجناب خلیفہ محمد صدیق صاحب فرزند ثانی مدظلہما دو آفتاب و ماہتاب اپنی اپنی باطنی روشنی مطابق فیاضی حضور طالبان صاحب خلاص کو حلاوت قرآنی و لذائذ عبادات رحمانے سے قلوب طالبان حق پر ضیا بخش ہیں۔

پارہ ۶ سورہ مائدہ۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوا فِی سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ ترجمہ مسلمانو اللہ سے ڈرتے رہو اور نیز اوس تک پہونچنے کے ذریعہ کی جستجو کرتے رہو اوس کے راستہ میں جان لڑادو تاکہ فلاح پاؤ۔ مثنوی شریف

معنی التنرک راحت گوش کن	بعد ازاں جام بقارا نوش کن
قد رجعنا من جہاد الاصغریم	باینی اندر جہاد اکبر ایم ئو
سہل شیرے دان کہ صفہا بشکند	شیر آنست آنکہ خود را بشکند
تاشود شیر خدا از عون او	دار ہد از نفس واز فرعون او

آیہ کریمہ میں حکم ہے کہ اللہ سے ڈرو اور خود فرمایا کہ جستجو کرو کہ وہ ذریعہ حاصل ہو جس سے خدا کو خدا جان کر ڈرو وہاں تک اس طلب میں جان لڑادو اگر اپنی فلاح چاہتے ہو مولانا روم صاحب

Marfat.com

بھی اسی کی وجاہت فرماتے ہیں۔پس ہر وقت اور ہر زمانہ میں جہاد اکبر فرض ہے جو نزک ارادت کے اسلحہ پر موقوف ہے۔یہی جہاد تھا جس کے غازی امیر الصادقین سیدنا ابو بکر صدیقؓ اپنے مرشد خواجۂ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کے ذریعہ سے فتح یاب ہوئے۔اور معیت حضور سرور عالم صلعم کے ساتھ وہ پیدا کی کہ بحالت حیات معراج شریف میں رفیق رہے اور بعد ممات بھی جدا نہ ہوئے اس وقت بھی ہم آغوش حبیب ہیں

ندادم دستت از دامن بجز در خاک آندم ہم | بخاکم چوں گذار آری بگیر و دامنت گردم

غرض یہ کہ حضرت سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسلمین نے عملی طریق سے ہم گم گشتگان صراط مستقیم اور تشنہ لبان آب حیات کو حکم ربانی کا صحیح ذریعہ اور وسیلہ بتلا دیا کہ خدا تک پہونچنے اور حیات سرمدی حاصل کرنے کا یہی صحیح اور سچا اور قریب راستہ ہے اور اسی راستہ سے اب تک کل شیران خدا اپنے مقصود تک پہونچے ہیں اس سلسلہ صدیقیہ نقشبندیہ عالیہ میں بعد امیر المومنین حضرت صدیق اکبرؓ حضرت سلمان فارسیؓ صحابی رسول اکرم صلعم ہیں۔آپ کا وطن شہر اصفہان ملک ایران ہے آپ کے آباؤ اجداد مجوسی آتش پرست تھے۔آپ نے عمر طویل پائی ہے اولاً دین موسوی اختیار کیا۔بعد ازاں دین نصاریٰ میں آئے اور راہب بصری کی پیشین گوئی سے جب راہب نے وفات پائی تو سمت مدینہ عازم ہوئے۔یہ وہ زمانہ تھا کہ حضور رحمۃ اللعالمین ہادی المضلین کی تبلیغ اسلام مکہ معظمہ میں شروع ہو گئی تھی۔اثنائے راہ میں آپ کو ایک یہودی کا غلام بننا پڑا جب حضور رسول اکرم صلعم مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ چونکہ حضور کے دیدار فیض آثار معجز نما کے کمال مشتاق تھے۔اکثر اوقات بحالت غلامی بھی شرف ملازمت حضور اکرم صلعم سے فیض یاب ہوتے رہے بالآخر حضور رحمۃ اللعالمین نے تھوڑا سونا آپ کو مرحمت فرمایا جس کی وجہ سے یہودی نے آپ کو آزاد کر دیا اور اب خدمت حضور تاجدار مدینہ کی صحبت میں رہنے لگے حضور صلعم نے فرمایا ہے کہ اسباقُ اربعۃٌ اَنَا سَابِقُ العرب۔صہیب سابق الروم۔سلمان سابق الفرس۔بلال سابق الحبشۃ۔بروز خندق آنحضرت علیہ الصلوۃ والتحیات نے آپ کے حق میں فرمایا کہ (سلمانُ منّا اھل البیت) عمر شریف آپ کی دوسو پچاس ۲۵۰ سال کی ہوئی۔آپ نے

Marfat.com

عہد خلافت حضرت امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضؓ شہر مدائن میں وفات پائی۔ تکمیل نسبت باطنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔

حضرت امام قاسم بن محمد بن سیدنا ابی بکر صدیق رضؓ آپ کبار تابعین اور اعاظم فقہاء مدینہ منورہ سے ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنی پھوپھی کے گھر میں تربیت پائی ہے۔ یحییٰ ابن معاذ رضؓ نے فرمایا کہ میں نے اس وقت آپ سے افضل تر علم و عمل و فضل و فقہ و حدیث و تفسیر و علوم طریقت و حقیقت میں کسی کو نہیں دیکھا آپ کی عمر شریف سو سال سے زیادہ ہوئی ہے

حضرت امام جعفر صادق رضؓ آپ ائمہ اہل بیت سے ہیں آپ سے نسبت کا سلسلہ دو طرف منقسم ہوتا ہے نسبت ولایت جو وراثتاً حضرت سیدنا امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ تک پہنچتا ہے اور نسبت صدیقیہ حضرت قاسم رضؓ سے بہ تبعیت روش سلوک راہ کمالات نبوت عطا ہوئی۔ حضرت بایزید بسطامی قدس سرہٗ آپ اولیائے طبقۂ اولین خاندان عالیہ نقشبندیہ سے ہیں آپ کی جد گبر تھی جو مسلمان ہوئی آپ کو تعلیم باطنی حضرت امام جعفر صادق رضؓ سے ہوئی آپ کا قول ہے کہ میں نے اللہ پاک کو خواب میں دیکھا۔ میں نے سوال کیا کہ تیرے ملنے کا راستہ کونسا ہے فرمایا کہ از خود گذشتی رسیدی) آپ جب نماز ادا کرتے تھے سینہ کی ہڈی باہر آجاتی تھی۔ اور اس سے آواز سنائی دیتی تھی۔ آپ کو بعد مرگ لوگوں نے خواب میں دیکھا دریافت کیا کہ تمہارا کیا حال ہے فرمایا کہ مجھ سے سوال ہوا کہ اے پیر کیا لائے۔ میں نے کہا کہ وہ شے کہ جو تیری درگاہ میں نہیں ہے یعنی عجز و نیاز

چھٹے حضرت ابو الحسن خرقانی قدس سرہٗ آپ کا نام علی بن جعفر ہے آپ کو نسبت تصوف میں سلطان العارفین حضرت شیخ بایزید بسطامی رضؓ سے ہے اور آپ کی تربیت سلوک میں شیخ ممدوح کی روحانیات سے ہوئی جیسا کہ مولانا فرماتے ہیں

زخرقان بہ بسطام بو یافت عارف　　　کہ شمیم شد بعد صد سال جائی

آپ اپنے زمانہ میں یکتا اور غوث اور قبلۂ وقت تھے خرقانی کا لقب بعد وفات آپ کے ہوا۔ آپ کا قول ہے کہ صوفی برقعہ و سجادہ سے نہیں ہوتا نہ رسوم عبادات سے صوفی وہ ہے کہ باوجود موجود ہونے کے اوس کے ہستی باقی نہ رہے۔ یہ بھی قول ہے کہ صوفی وہ ہے کہ جس کو دن میں آفتاب اور رات میں چاند کی حاجت نہ ہو آپ نے فرمایا رسول اللہ صلعم کا وارث وہ ہے

Marfat.com

کہ جو آپ کے فعل کی اقتدا کرے نہ کہ آپ کے اخلاق اور عادات میں کاغذ سیاہ کرے

بوعلی فارمدی قدس سرہٗ۔ آپ کا اسم گرامی فضل بن محمد ہے آپ خراسان کے شیخ الشیوخ ہیں۔ آپ کو نسبت شیخ ابوالقاسم گرگانی اور دوسرے بزرگوار ابوالحسن خرقانی سے ہے ابتدا میں آپ کی صحبت شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہٗ سے رہی اور مجلس سماع میں آپ شریک ہوتے تھے اور ان کی نسبت سے آپ کو فائدہ ہوا ہے

خواجہ یوسف ہمدانی قدس اللہ سرہٗ۔ آپ کی کنیت ابویعقوب ہے آپ اپنے زمانہ کے امام وعالم وعارف ربانی صاحب الاحوال وکرامات ومقامات جلیلہ تھے آپ کو نسبت تصوف میں شیخ ابوعلی فارمدی سے ہے۔ نویں حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہٗ آپ کی روش طریقت میں حجت مانی جاتی تھی۔ اور جملہ فرقوں میں آپ کی چال مقبول ہے۔ ہمیشہ آپ اتباع سنت ومطابقت شرع شریف میں کوشاں اور بدعت کی مخالفت میں سرگرم رہے آپ کو جوانی میں ذکر قلبی کی تعلیم حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے ہوئی اور اس تعلیم سے بہت کچھ کشادکار ہوا۔ آپ خلق اللہ کے نزدیک نہایت مقبول اور عزیز تھے خواجہ خضرؑ پیر سبق وخواجہ یوسفؒ پیر صحبت وخرقہ تھے۔ خواجہ یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ ریاضت میں مشغول ہوئے۔ آپ احوال کا ستر بہت کرتے تھے آپ کی ولایت اس درجہ تھی کہ ایک وقت نماز کعبہ میں پڑھتے تھے۔ اور واپس آتے تھے آپ کے مرید زیادہ تھے ایک بار ایام عاشورہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور انبوہ کثیر آپ کی خدمت میں جمع تھا۔ آپ ان لوگوں سے علم معرفت کے متعلق گفتگو فرما رہے تھے۔ کہ ایک جوان زاہدوں کی صورت بنائے ہوئے خرقہ بغل میں اور سجادہ کندھے پر ڈالے ہوئے ایک کونے میں بیٹھ گیا حضرت نے اوس پر ایک نظر ڈالی تھوڑی دیر کے بعد وہ جوان اٹھا اور کہا کہ حضرت رسول اکرم صلعم نے فرمایا ہے کہ اتقوا فراسۃ المومن فانہٗ ینظر بنور اللہ عزوجل اس حدیث کا کیا مطلب ہے خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس حدیث کا یہ راز ہے کہ تو ایمان قبول کر اور زنار علیحدہ کر۔ جوان نے کہا کہ نعوذ باللہ منہا۔ کہ میرے پاس زنار ہوئی۔ خواجہ نے خادم کو اشارہ کیا۔ خادم نے اوٹھ کر جوان کے سر سے خرقہ کھینچ لیا تو نیچے خرقہ کے زنار ظاہر ہوا۔ اوس جوان نے فوراً زنار کاٹ ڈالا اور ایمان لایا اوس وقت حضرتؒ خواجہ نے فرمایا کہ اے یاران طریقت آؤ تاکہ ہم بھی موافقت اس نوجوان کی

Marfat.com

کریں اور نیا عہد کرکے زناروں کو قطع کریں اور ایمان لاویں۔ جیسا کہ اونے زنار ظاہری کاٹا ہم بھی زنار باطنی کہ عبارت عجب سے ہے کاٹیں تاکہ جیسے وہ جوان بخشدیا گیا ہم بھی بخشے جاویں۔ اور ایک عجیب حالت اوسوقت مجمع پر طاری تھی اور حضرت خواجہ کے قدموں پر سر ڈالتے تھے اور تجدید توبہ کرتے تھے دسویں حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ خواجہ عبد الخالق کے تین خلیفہ تھے خواجہ احمد صدیق اور خواجہ عارف ریوگری اور خواجہ کلاں سلسلۂ نقشبندی اس جماعت سے خواجہ بہاؤالدین نقشبند بلا گردان رحمۃ اللہ علیہ تک خواجہ عارف سے پہنچتی ہے۔

گیارہویں۔ خواجہ محمود رحمۃ اللہ علیہ آپ خلیفہ خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔

بارہویں خواجہ علی رامتینی قدس سرہٗ آپ خلیفہ حضرت خواجہ محمود کے ہیں آپکا لقب اس خاندان میں عزیزان ہے آپ کی کرامات ظاہرہ و مقامات عالیہ بکثرت ہیں۔ آپ کا پیشہ بافندگی ہے جیسا کہ مولانا جلال الدین رومی قدس سرہٗ اپنی غزل میں تحریر فرماتے ہیں۔

گر علم حال فوق قال بودے کے شدے بندہ اعیان بخارا خواجہ نساج رائ

آپ کی قبر خوارزم میں مشہور ہے آپ سے ایمان کی بابت دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کندن و پیوستن۔ تیرہویں۔ خواجہ بابا محمد سماسی رحمۃ اللہ علیہ آپ خلیفہ حضرت عزیزان کے ہیں۔ حضرت خواجہ بہاؤالدین کو اپنی فرزندی میں لیا تھا۔ آپ کو قبل تولد حضرت خواجہ بہاؤالدینؒ معلوم ہوگیا تھا کہ ایک صاحب ولایت محلہ ہندداں میں عنقریب پیدا ہونے والا ہے جب آپ پیدا ہوچکے تو فرمایا وہ مرد پیدا ہوچکا ہے چنانچہ جب آپ کا نزول دنیا میں ہوا تین روز گذر جانے پر آپ کے جد بزرگوار بنیاز تمام آپ کو حضرت خواجہ کی خدمت میں لائے اور حضرت خواجہ نے فرمایا کہ یہ میرا فرزند ہے اور ہمنے اسکو قبول کیا۔ اور اصحاب سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ وہ شخص ہے کہ جس کی خوشبو ہمنے قبل تولد پائے تھے۔ اور یہ مقتدائے زمانہ ہوگا اور امیر سید کلالؒ سے فرمایا کہ میرے فرزند بہاؤالدین کی تعلیم و تربیت میں دریغ نہ کرنا حضرت امیر نے فرمایا کہ میں آپ کی وصیت میں قصور نہ کرونگا۔ حضرت خواجہ بہاؤالدینؒ فرماتے ہیں کہ جب میں اس نسبت کا اہل ہوا میری جد نے مجھ کو حضرت خواجہ بابا سماسی رح کی خدمت میں بھیجا کہ اون کی برکات قدوم سے اس منزل میں فلاح ہو اور اس وقت بابا سماسی رح کے فیض سے مشرف ہوے

Marfat.com

چودھویں ۱۴ - حضرت خواجہ امیر کلال رحؒ آپ خلیفہ خواجہ محمد بابا سماسیؒ کے ہیں - خواجہ بہاء الدینؒ کو نسبت صحبت و تعلیم آداب سلوک و طریقت و تلقین ذکر آپ سے حاصل ہوا -

پندرھویں ۱۵ - حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند بلا گردان قدس اللہ سرہ العزیز آپ کا اسم گرامی محمد ابن البخاری ہے - آپ کو شرف قبولیت فرزندی حضرت خواجہ محمد بابا سماسیؒ سے حاصل ہوا - اور تعلیم آداب طریقت حضرت خواجہ امیر کلالؒ سے ہے جیسا کہ گذر چکا ہے لیکن آپکو نسبت اُویسے حضرت خواجہ عبدالخالق عجدوانی رح کی روحانیت سے ہے - آپ سے سوال کیا گیا کہ آپ کے طریقہ میں ذکر جہر و خلوت سماع ہوتی ہے فرمایا نہیں اور فرمایا کہ ہمارے طریقہ کی بنا خلوت در انجمن یعنے بظاہر با خلق و بہ باطن با حق سبحانہٗ و تعالیٰ ہے

ازدروں شو آشنا و از بروں بیگانہ باش کایں چنیں زیبا روش کم می بود اندر جہاں

آیۂ - رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللّٰهِ - اشارہ اس مقام کی طرف ہے فرمایا کہ ہمارا طریقہ محبت پر ہے خلوت میں شہرت اور شہرت میں آفت قربت جمیعت میں ہے اور جمعیت محبت میں ہے بشرطیکہ ایک دوسرے میں گم ہو کر بیٹھے - اگر اس راہ کے سب طالب آپس میں محبت رکھیں بہت خیر و برکت اور اسیطرح ملازمت و مداومت رکھیں - امید ہے کہ مشرف بایمان حقیقی ہوں - فرمایا کہ بسبب مطابعت حضرت رسالت صلعم و اقتدا بآثار صحابہٗ کرام رضے اللہ عنہم اجمعین اس طریقہ میں تھوڑے عمل سے فتوح بہت ہے لیکن رعایت مطابعت سنت ایک مشکل کام ہے - جو شخص اس طریقہ سے روگردانی کرے اوس کے دین میں خطرہ ہے - فرمایا کہ جس وقت طالب کسی اللہ کی ولی سے تعلق پیدا کرے اوس وقت اپنی حال کی جانچ کرے کہ قبل صحبت اس درویش کے اور اب موجودہ حالت میں کیا فرق ہے - آیا کوئی فرق پیدا ہوا یا نہیں - اگر پہلے سے کچھ فرق پائے تو اوسی اللہ کے دوست سے صحبت غنیمت جانے آپ نے شب دوشنبہ تین ربیع الاول ۷۸۱ھ میں وفات پائی ہے -

سولھویں ۱۶ - حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار قدس اللہ سرہٗ و روحہٗ - آپ کا نام محمد ابن البخاری ہے آپ حضرت خواجہ بہاء الدین رح کے خلیفہ ہیں - حضرت خواجہ نے اپنی حیات میں فرمایا تھا کہ علاؤ الدین نے میرا بہت بوجھ ہلکا کر دیا ہے - حضرت خواجہ زیادہ تر

Marfat.com

طالبوں کو بنا بر تعلیم آپ کی حوالہ کر دیتی تھی - امام الجرجانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے سلک اصحاب میں ہیں اور آپ کو نیاز و اخلاص حضرت خواجہ سے کمال درجہ تھا - آپ نے اکثر فرمایا کہ جب تک میں شیخ زین الدین کی صحبت میں تھا رقص سے نہ چھوٹا - اور جب تک حضرت خواجہ علاؤ الدین کی صحبت میں نہ پہونچا خدا کو نہ پہچانا - آپ نے فرمایا کہ طالب خدا کو تین خصلتوں سے خالی نہ رہنا چاہیئے - نگہداشت خطرات اور مطالعہ ذکر دل اور مشاہدہ احوال جو دل پر گذریں ہر سانس میں خطرات کا دفعیہ کرتا رہے اس کو از خود رفتن کہتے ہیں اور اصل خود رفتن سے اوسکی علامت غیبت از خود و حضور با حق سبحانہ و تعالے بقدر مرتبہ عشق کے ہے جس قدر عشق زیادہ ہوگا اسی قدر غیبت زیادہ یہاں تک کہ ملک و ملکوت بھی طالب پر پوشیدہ ہو جائے اسکو فنا کہتے ہیں - یہاں تک کہ سالک کی ہستی سالک پر پوشیدہ ہو جائے اسکو فنا در فنا کہتے ہیں - انتھی کلامہ، سترہویں حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ چرخ ایک گاؤں علاقہ غزنین سے ہے جو آپ کی جائے سکونت کا نام ہے آپ خلیفہ حضرت خواجہ علاؤ الدین قدس سرہ العزیز کے ہیں اٹھارہویں حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ آپ کو نسبت باطنی حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے - آپ نے آیۂ کریمہ کُونُوا مَعَ الصَّادِقِین کے معنے اس طور پر فرمائے کہ کونوا مع الصادقین کے دو معنے ہیں - ایک تو معنے ظاہری یہ ہیں کہ مجالست و مصاحبت اہل اللہ کی لازم وقت کرے تاکہ بسبب اوسکی دوام صحبت سے باطن کے انوار و صفات و اخلاق سے منور ہو جائے اور دوسرے معنے یہ ہیں کہ طریق رابطہ کی دوام رعایت کرے ؎

با عاشقاں نشیں و ہمہ عاشقی گزیں ۔۔۔ با ہر کہ نیست عاشق با او مشو قرین

اور جس وقت رابطہ کا بیان فرماتے یہ بیت مثنوی کے پڑھتے ؎

آں یکی روئی کہ بلند سوئے دوست ۔۔۔ واں یکی را روئی او خود روی اوست

روی ہر یک می نگر میدار پاس ۔۔۔ بو کہ گردی تو ز خدمت رو شناس

در میان جان ایشاں خانہ گیر ۔۔۔ در فلک خانہ کند بدر منیر

اہل رابطہ کو بعد صوری مانع قرب معنوی کا نہیں ہے اور فرماتے ؎

گماں مبر کہ بر فتیم مہرت از دل رفت ۔۔۔ بخاک پای عزیزت کہ ہمچناں باقیست

اکثر اوقات ضعف ارادت طالبان میں یہ شعر فرماتے

Marfat.com

مگوار باب دل رفتند شہر عشق خالی شد　　　جہاں پر شمس تبریز است کو مردے چو مولانا

نوٹ۔ اکثر لوگوں کا ذوق ترک ادب سے جاتا رہتا ہے اوسکی متعلق آپ شعر فرماتے ہیں ؎

ہر چہ بود ے زدادت آمدہ بود　　　چوں تو کج باختی کسے چہ کند

ترغیب صحبت اور منع عزلت ہیں فرماتے۔

شکر تنہا مخور با گل بیامیز　　　کہ در ترکیب باشد نفع بسیار

صفات بشری مقتضای طبع بشری ارباب کمال واصحاب نفوس قدسیہ کو اس عالم میں جو شہود مقصود ہے وہ مانع و مزاحم نہیں ہے فرماتے ہیں۔

موسے اندر درختے آتش دید ؏　　　سبزہ میشد آں درخت از نار ؏

شہوت حرص مرد صاحب دل　　　ایں چنیں داں وایں چنیں انکار ؏

آپ نے فرمایا کہ مرید وہ ہے کہ جوش ارادت میں جیسا کہ چاہیئے بالکل سوختہ ہو رہا ہو اور اپنی مرادات سے بالکل خالی ہو اور آئینۂ دل میں جمال پیر کے سوا دیدۂ مراد تمام اطراف سے پھیر کر جمال پیر کو اپنا قبلہ بنائے اور اطاعت پیر میں فارغ ہو کر سر نیازمندی آستانۂ پیر پر جھکا دے اور ہر طرف سے مُڑ کر اپنی سعادت پیر کی رضامندی پر چھوڑ دے اور اپنی شقاوت کو ہر وقت ملحوظ رکھے بلکہ اپنے وجود کی نیستی میں ایسا منہمک ہو جائے کہ اوسکو شعور غیر کا باقی نہ رہے ؎

آں راکہ در سرای نگاریست فارغ است　　　از باغ و بوستان و تماشائے لالہ زار ؏

توحید۔ تخلیص دل۔ تجرید۔ ماسوی کی آگاہی بجز حق سبحانہ وتعالےٰ نہ رہے، وحدت دل کی خلاصے علم و شعور سوائے حق سبحانہ وتعالےٰ کے۔ انجام ہستی حق سبحانہ وتعالےٰ میں استغراق سعادت۔ خلاصی از خود بدید حق سبحانہ وتعالیٰ۔ شقاوت۔ خود عاجز ہونا اور حق تعالےٰ کی طرف سے پھرنا۔ وصل۔ نسیان خود نمائندۂ نور وجود حق سبحانہ وتعالےٰ۔ فصل۔ جدا کرنا دل کا غیر حق سبحانہ سے شکر۔ دل پردہ حالت ظاہر ہونا کہ دل اوس حال کو چھپا نہ سکے جسکا چھپانا کہ شکر کے پہلے واجب ہے

آپ نے فرمایا کہ روش اس طریق کے جیسا کہ خواجہ بہاءالدین نقشبندؒ و دیگر خواجگان اس خاندان کے اقوال واحوال سے پایا جاتا ہے کہ اول درستی عقائد اہل سنت والجماعت۔ اور اطاعت احکام شرعیہ اور اتباع سُنن سید المرسلین صلوٰۃ اللہ علیہ من الصلوٰۃ اتمہا موافق اجماع علمای آرای اہل سنت والجماعت

Marfat.com

و دوام عبودیت کہ عبارت ہے دوام آگاہی بجناب حق سبحانہٗ وتعالیٰ بے مزاحمت شعور بوجود غیرے ہونا چاہئیں۔

نظم

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار انند — کہ برند از رہِ پنہاں بحرم قافلہ را
از دل سالک رہ جاذبۂ صحبت شان — میبرد وسوسۂ خلوت و فکر چلہ را
قاصری گاو کند ایں طائفہ را طعن و قصور — حاشا للہ کہ برآرم بزباں ایں گلہ را
ہمہ شیران جہاں بستۂ ایں سلسلہ اند — روبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلہ را

خواجہ[19] حضرت محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ خلیفہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رح کے ہیں

بیسویں[20] حضرت خواجہ محمد درویش صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ اپنے ماموں مولانا محمد زاہد وخشواری کے مرید ہیں۔ اکیسویں[21] حضرت خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ آپ اپنے وقت کے مشہور و معروف مشائخ میں سے تھے۔ اور سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگ ترین اور قابل تقلید یادگار تھے۔ اپنے زمانہ میں ایک آپ ہی کی ہستی ایسی تھی کہ جو خواجہ بزرگ کے طریقہ پر پہاڑ کی طرح مستقیم اور ثابت قدم تھے آپ کا سلسلہ نسب صرف دو واسطوں سے خواجہ احرار رحمۃ تک پہونچتا ہے یعنے آپکو اپنے والد بزرگوار مولانا محمد درویش امکنگی رح سے ارادت حاصل تھی اور مولانا درویش اپنے محترم ماموں مولانا زاہد وخشواری کے مرید تھے

بائیسویں[22] حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ آپ جب تک خواجہ امکنگی رح کی خدمت میں نہیں پہونچے۔ سالکوں اور مجذوبوں کی تلاش میں انتہا درجہ کی کوشش کی اور بہت سے پاک دلوں کی صحبت میں رہ کر فوائد عظیم حاصل کئے آپ نے فرمایا کہ پیر تین طرح کے ہوتے ہیں ایک[1] پیر خرقہ دوسرے[2] پیر تعلیم۔ تیسرے[3] پیر صحبت۔

پیر خرقہ وہ ہے جس سے خرقہ ارادت پہنا ہو۔ پیر تعلیم وہ ہے جو ذکر و اشغال کی تعلیم دیتا ہو۔ پیر صحبت وہ ہے کہ جس سے لوگ صحبت رکھتے ہوں۔ اور اوسکی صحبت سے مدارج علیہ میں ترقی ہو۔ لیکن ہندوستان کے چشتیوں رح و سہروردیوں کے سلسلہ میں صرف پیر خرقہ کو پیر مطلق کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک شخص کے لئے کئی پیر کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ پیر علم و پیر صحبت کو مرشد کہتے ہیں۔ فرمایا کہ میں نے وہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ جو ٹھیک خدا کی طرف پہونچا دیتا ہے۔ وہ

Marfat.com

طریقہ محبت وانجذاب کا ہے۔ کیونکہ انکا رخ بجز ذات خدا کے اور کسی طرف نہیں ہے۔ بخلاف اور طریقوں کے کہ اونکا رخ انوار کی طرف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ صرف انوار کی حد تک پہنچکر ٹھیر جاتے ہیں۔ آپ جس پر توجہ فرماتے اکثر طالب تو پہلی صحبت میں بے خود ہوکر اپنی جگہ ٹھیر جاتے تھے۔ اور اونہیں حرکت وشعور کا اثر باقی نہیں رہتا۔ پھر جب تک آپ اون کے اندر حسب مصلحت طالب میں صلاحیت جس قدر دیکھتے تھے۔ اوسے حالت بیخودی میں چھوڑ دیتے تھے۔ اور یہہ حالت بعضوں پر اس طرح گذرتی کہ حاضرین مجلس انہیں مردہ خیال کرتے تھے۔ پھر اس کے برعکس تصور کرکے اونہیں ہوش میں لے آتے تھے۔ اس حالت بیخودی وبے شعوری کی طاری ہونے کے بعد وہ طالب بہت سے اخلاق ذمیمہ سے پاک وصاف ہوجاتا تھا۔ اور اوسمیں شکستگی ونیاز کی صفت ظاہر ہونے لگتے تھے چنانچہ لوگ اوسکو دیکھکر یقین کرلیتے تھے۔ کہ اوسکے اندر مذکورۂ بالا باتیں حاصل ہوگئیں۔ آپ شروع شروع میں طالب کو عادات واطوار کی تبدیلی کا حکم نہیں فرماتے تھے۔ وہ بیخودی کی لذت چکھنے کے بعد خود بخود ناز یبا اطوار ناشائستہ عادات سے متنفر ہوکر صراط مستقیم پر آجاتا تھا۔ آپ سے حضور قلبی کی بابت دریافت کیا گیا۔ فرمایا کہ جس وقت تک سالک وجود جسمانی کی قید سے رہائی نہیں پاتا۔ اوسوقت تک غیبت اور تفرقہ باقی رہتا ہے اور روح فنا واضمحلال کے درجہ تک نہیں پہونچتے کیونکہ ہر چیز میں امتیاز صرف روح سے حاصل ہوسکتا ہے۔ جب روح میں اضمحلال اور فنا ئیت حاصل ہوجاتی ہے اس وقت وہ اس آیہ کی عبارت سے دلیل حاصل کرتا ہے۔ (واللہ من وراءھم محیط) اور مزاحمت نفی واثبات کے گنجائش اس کے واسطے نہیں رہتی۔ مصرعہ۔ از علم گذشتیم نمودیم رسیدیم۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے طریقہ کا دارومدار تین باتوں پر ہے۔ اہل سنت والجماعت کے عقیدہ پر جمار ہنا۔ دوسرے آگاہی تیسرے عبادت آپ ہمیشہ ستر احوال فرماتے اور غایت درجہ کی انکساری تھے۔ تکلم کم فرماتے اگر ضرورت کسی مسئلہ کے بیان کے پڑتی تو واضح طور پر بیان فرماتے تاکہ طالب کو تشفی تمام حاصل ہوجائے۔ تعظیم سادات وعلما میں مبالغہ فرماتے اگر کوئی طالب خدا ہوکر آتا آپ اس سے نہایت انکساری فرماتے اور عذر بہت فرماتے اگر صادق ہے اور اپنے کو سپرد آستانہ مبارک کرنا چاہتا آپ کی انکسار کے پرتو سے اس کے طلب اندرونی میں ھل من مزید اضافہ ہو

اور کیفیت عروج حاصل ہوئی وہ بزبان حال کہتا ہے

ازیں در نداریم روئے گذر ٭ اگر از دو عالم گذر کردہ ایم

بیان نگہائے ایں مے گسار ٭ حوالہ بریشں جگر کردہ ایم

آپ کا طریق بیعت یہ تھا۔ کہ جس کو آپ قبول فرماتے پہلے اسکو توبہ کراتے اگر طالب میں عشق و محبت بہت پاتے بطریق رابطہ نگہداشت صورت خود فرماتے جس سے طالب کو احضار و نگہداشت صورت شریف سے بہت کشائش ظاہر ہوتی آپ کی توجہ باطنی کا یہ زور تھا۔ کہ آپ کے چہرۂ مبارک کے مقابل جو آجاتا بیہوش ہوجاتا۔ چنانچہ میر محمد نعمان صاحب خلیفہ حضرت اقدس سے رمضان شریف میں اپنے خادم کو فالودہ لے کر حضرت کی خدمت میں بھیجا۔ رات کا وقت تھا خادم دروازۂ خاص پر پہونچا اور کواڑ پر ہاتھ مارا حضرت خواجہ رح آواز سنکر خود باہر تشریف لائے۔ اور کسی خادم کو بیدار نہیں کیا۔ اور ظرف فالودہ کا خادم سے لیکر فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے۔ اس نے کہا بابا۔ بمجرد اس کے اس خادم پر جذبۂ سکر و نسبت کا ایسا غلبہ ہوا کہ فریاد کناں اُفتاں و خیزاں حضرت میر محمد نعمان صاحب کی خدمت میں واپس گیا۔ آپ نے دریافت کیا کہ تیرا کیا حال ہے۔ بشورش و مستی تمام کہنے لگا کہ ہر جگہ کیا شجر کیا حجر و کیا زمین و کیا آسمان ایک نور بیرنگ بیغایت و بے نہایت دیکھتا ہوں۔ کہ بیان نہیں کر سکتا۔ آپنے فرمایا کہ حضرت خواجہ اس بیچارے کے مقابل ہو گئے ہیں کہ اوس آفتاب کا پرتو اس ذرہ پر پڑ گیا ہے۔ دوسرے دن حضرت میر محمد نعمان بخدمت خواجہ تشریف لائے اور یہ شعر پڑھا

بروز حشر شہیداں چو خونبہا طلبند ٭ تبسمی کن و خاموش کن زبان ہمہ

اسی طریق کے چند واقعات لوگوں پر گذرے ہیں جو زبدۃ المقامات میں درج ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کلمۂ استعاذہ کہ قرأت قرآن پاک کے پہلے پڑھنے سے یہ ہے کہ بندہ اپنے مالک سے پناہ چاہتا ہے اور اپنے عجز و کمزوری محسوس کرتا ہے۔ اور حق سبحانہ و تعالیٰ کو واسطے دفع وسواس وکیل پکڑتا ہے۔ پس چاہیئے کہ بتمامہ مستغرق انوار ہو جائے اور ادائے کلمات بہ تدبر معانی توجہ خود پراگندہ نکریں کہ حق سبحانہ تعالیٰ خود حافظ و وکیل ہے جیسا چاہتا ہے نظر میں لاتا ہے آپ نے فرمایا کہ اگر درویش سے محبت پیدا ہو گئی اور غیبت میں اوسکی صورت متخیلہ تجھکو

Marfat.com

نصیب ہے۔ اور طریقہ رابطہ حاصل ہوگیا۔ تو ورزش طریقۂ رابطہ اختیار کرے لیکن اسکا نہایت درجہ خیال رہے۔ کہ ایسے صاحب رابطہ کی طرف سے طالب کے دل میں کسی نوع کی کراہت نہ پڑے اور نیز ہمہ تن جز مراد پیر اپنے کوئی مراد باقی نہ رہے۔ اپنے مرادات کو درمیان سے بالکل اٹھا دینا چاہیئے۔ مدار طریق ارتباط جانبین پر ہے جو صورت کراہت کے پیدا ہوگی۔ در فیض بستہ ہوجاویگا نیز ہے اور درویش کے باطن کی مثال آئینہ اور آفتاب کی ہے جیسا کہ آئینہ آفتاب کے مقابل ہونے پر حرارت حاصل کرتا ہے اسی طرح بوقت ارتباط پیر باطن بھی بوجہ حرارت اندرونی گاہی حق حاصل کریگا اور حجابات اور نقوش وصور جل جائیں گے۔ اور درویش کی برزخیت سے توجہ اعلی پاتا ہے۔ اوس وقت آتش محبت کے شعلہ سے خرمن ہستی کا جلنا شروع ہوجاتا ہے۔ اوسوقت مثال طالب و درویش صاحب رابطہ کی اس طرح ہوجاتی ہے جیسے پنبہ منفوش و آئینہ آتشیں یہ طریقہ حقیقت میں طریقہ حضرت صدیق اکبرؓ کا ہے۔ اس لئے کہ آپ کو کمال محبت و نسبت حبی بحضرت خیر الانبیاء والمرسلین علیہ من الصلوٰۃ انمہا واکملہا تھے۔ اور فرمایا کہ طریق خواجگان قدس اسرارہم وارد اھم کہ جو صدیق اکبرؓ سے منسوب ہے اسی حیثیت حبی سے ہے کس لئے کہ طریقہ ان حضرات کا حقیقت میں نگہداشت اس نسبت حبی کا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ معاملہ برزخ و حشر کیا خوب دوری و درازی کا ہے اوس کے بعد آپ نے سکوت فرمایا اور بعد قدرے تامل فرمایا کہ کوئی سعادت اس کے برابر نہیں کہ جس کسی کو محبت بحضرت حق سبحانہ وتعالے ہو۔ اور دوام انس حاصل ہوجائے اوس کے واسطے انتظار کی ضرورت نہیں رہتی۔ سبحان اللہ آدمی خاص الخاص اخلاص و محبت کے لئے مامور ہے۔ اور خاصیت محبت سوختن غیر محبوب خود ہے۔ اسی خیال سے تکالیف شرعیہ اوس پر رکھے گئے ہیں۔ ؎

خلاف شریعت کسے رہ گزید ؎ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید۔ انتہی کلامہ

چوبیسویں [۲۴] حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی خواجہ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ صاحبؒ کے ہیں آپ کا نام نامی احمد لقب بدر الدین کنیت ابوالبرکات منصب خزینۃ الرحمت قیوم زمان مجدد الف ثانی المعروف امام ربانی محبوب صمدانی مذہب آپ کا حنفی طریقہ مجددیہ جامع کمالات جمیع طرق قادریہ سہروردیہ۔ کبرویہ۔ قلندریہ۔ مداریہ۔ نقشبندیہ چشتیہ

Marfat.com

نظامیہ - صابریہ ہے - نظم

نسب تحریر کیا ہو اوس شہ گردوں مقامی کا شرف خورشید پا سکتا نہیں جس کی غلامی کا
شہنشاہوں کے دل ہیبت سے جس کے ہو گئے پانی وہی فاروق اعظم نام ہے جد گرامی کا

ولادت باسعادت اوس تاج الاولیا سلطان الاصفیا غوث المحققین قطب المدققین واقف اسرار متشابہات قرآنی ماہر رموز مقطعات فرقانی محبوب صمدانی قیوم زمانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بتاریخ ۱۴ر شوال روز جمعہ بوقت نصف شب ۹۷۱ھ میں بمقام سرہند ہوئے جس کا مفصل تذکرہ ترجمہ مکتوبات امام ربانی مطبوعہ لاہور میں مفصل درج ہے اتفاقاً آپ اکبر آباد عرف آگرہ میں تشریف لائے یہ مقام اوس وقت دار الخلافت تھا اس وجہ سے بڑے بڑے عالم رہتے تھے وہاں آپ کے علم کا نہایت چرچا ہوا اکثر لوگ مشتاق ہو کر حضرت کی ملاقات کو آتے فیضی و ابو الفضل بھی شہرت سُن کر شوقمند ہوئے اور چاہا کہ اپنے مکان پر لے جائیں لیکن حضرت نے یہ امر منظور نہیں کیا۔ آخر کار وہ خود حاضر ہو کر نہایت اخلاص اور خصوصیت سے پیش آئے اور بتقریب دعوت حضرت کو اپنے مکان پر لے گئے اور بکمال مہمان نوازی سے تین روز رکھا اس کے بعد اکثر آپس میں ملاقات ہوتی رہتی آخر میں حضرت اُن کی بے دینی سے ناخوش ہو گئے اور جانا چھوڑ دیا بلکہ ترک سلام کر دیا۔ پھر حضرت کے والد بزرگوار آگرہ تشریف لائے اور اپنے ہمراہ مکان پر واپس لائے اُس وقت اپنے والد بزرگوار سے نسبت خاندان چشتیہ و قادریہ حاصل کی حضرت مخدوم نے بوقت وصال آپ کو بلا کر خرقہ خلافت چشتیہ جو کہ اُن کو شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے اور قادریہ حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ سے ملا تھا عطا کر کے قائمقام اور جانشین اپنا مقرر کیا۔ حضرت کو شوق زیارت بیت اللہ اور روضہ مطہر رسول اکرم صلعم از حد تھا لیکن بوجہ رعایت خدمت والد بزرگوار نال رہتا تھا۔ جب ۱۰۰۷ھ آپ کے والد ماجد کا اس جہان سے انتقال ہو گیا تو حضرت نہایت مشتاق زیارت حرمین شریفین ہو کر مکان سے بہ نیت کعبۃ اللہ شریف تشریف لے چلے۔ کعبۃ اللہ شریف جاتے ہوئے جب حضرت دہلی پہنچے تو مولانا حسن کشمیری سے کہ جو دوستان قدیم میں سے آپ کے تھے ملاقات کی اُنہوں نے حضرت خواجہ باقی باللہ نقشبندی رحمۃ کے مناقب و مآثر بیان کئے چونکہ حضرت کو نسبت عملیہ نقشبندیہ کے حاصل

Marfat.com

کرنے کا کمال شوق تھا بے اختیار ہو کر اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت خواجہ بکمال شفقت و عنایت پیش آئے اور استفسار عزم کیا۔ حضرت نے ارادہ سے آگاہ کیا حضرت خواجہ نے فرمایا کہ اگر ایک ماہ یا ایک ہفتہ یہاں قیام کرو تو کیا مضائقہ ہے۔ حضرت نے قبول فرمایا اور ٹھیر گئے ابھی تین روز نہ گزرے تھے کہ حضرت کے دل میں داخل طریقت ہونے کا شوق پیدا ہو گیا بلکہ غالب ہوا اور اس امر کا اظہار حضرت خواجہ سے کیا۔ ہر چند حضرت خواجہ نہایت دیر آشنا تھے اور بعد استخارہ لیت و لعل بسیار تلقین طریقہ نہ فرمایا کرتے تھے۔ مگر حضرت کو بلا تامل خلوت میں طلب کر کے توجہ فرمانے لگے اور ہنگام تعلیم سلطان الذکر تعلیم فرمایا۔ جس سے آپ پر ابتدا میں انوار و تجلیات کا ظہور ابتدا ہی میں شروع ہو گیا۔ تعلیم میں جمعیت و التذاذ بخوبی پیدا ہو گیا۔ اور اُس کے بعد دن دونی اور رات چوگنی ترقی شروع ہو گئی۔ اور اسی تعلیم میں عروجات عالیہ و ارادات متعالیہ پیش ہوئیں کہ عقل و فکر سے باہر غرض کہ جو حالات اوروں کو سالہا سال میں پیش آتے ہیں حضرت کو آناً فاناً بہ سیر محبوبی و مرادی حاصل ہوئے۔ بارہا حضرت خواجہ نے فرمایا کہ یہ محبوب و مراد ہیں اور تھوڑی مدت میں حضرت خواجہ نے آپ سے فرمایا کہ ابتدائی تعلیم میں عموماً سلطان الذکر کا اجرا ہو جانا اور جذب پیدا ہو جانا ہمارے خواجہ کے انعامات و برکات میں سے ہے۔ ہر چند کہ پہلے سے یہ معمول تھا۔ مگر ابتدائی تعلیم میں اس قدر عموماً نہ ہوتا تھا۔ اور یہ اس وجہ سے حضرت خواجہ نے معمول رکھا تھا کہ اس وقت چونکہ طلبا حق کی ہمت بہ نسبت سابق کے بہت کم ہو گئی ہے۔ اس وجہ سے یہ بات اختیار کی گئی ہے تاکہ بلا مجاہدہ و مشقت اُن کو یہ بات حاصل ہو جائے کہ اُن کی برودت مبدل بحرارت ہو جائے۔

فرمایا کہ یہ لوگ ہوس ریاضت و مجاہدات رکھتے ہیں۔ حالانکہ کوئی ریاضت اتباع سُنت ملحوظ و رعایت آداب شریعت کے برابر نہیں۔

خصوصاً ادائے نماز جس طرح شارع علیہم السلام نے فرمایا نہایت دشوار ہے حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے۔ "اِنَّہَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخَاشِعِیْنَ" فرمایا کہ حضرت خواجگان نے فرمایا ہے کہ ہماری نسبت سب نسبتوں سے فوق ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ مطابقت سُنت سُنیہ و رعایت عزیمت میں سب سے پیش قدم ہیں۔ اس وجہ سے ان کی نسبت بھی سب طریقوں سے

فوق ہوئی۔ فرمایا کہ لوگ جانتے ہیں کہ ریاضت بھوک۔ اور روزہ رکھنے پر منحصر ہے۔ اور یہ نہیں جانتے کہ توسط احوال کھانے اور پینے میں دوام صیام سے افضل ہے مثلاً کسی شخص کے سامنے طعام لذیذ رکھا ہے اور اس نے آدھی بھوک کھانا کھا کہ ہاتھ اٹھا لیا یہ مستحب ریاضت بہ نسبت اس کے کہ کسی طعام نادیدہ سے امساک کیا۔

۲۵ پچیسویں حضرت خواجہ آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ آپ خلیفہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ہیں۔ آپ سید حسینی ہیں آپ کی خانقاہ میں ایک ہزار طلباء فقراء دو وقتہ لنگر سے کھانا کھاتے تھے۔ آپ کے ساتھ جمعیت کثیر دیکھ کر شاہجہان بادشاہ کو خدشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ ہماری سلطنت لے لیں جب آپ نے بادشاہ کی بدگمانی کو مفہوم فرمایا تب آپ مدینہ شریف تشریف لے گئے اور وہیں ارتحال فرمایا۔

آپ کا مزار مبارک قریب روضۂ حضرت امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہے۔ یہ واقعہ بھی مشہور ہے کہ آپ جب سرکار مدینہ کے روضۂ مبارک پر پہنچے سرکار کے دونوں ہاتھ واسطے معانقہ حضرت خواجہ آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ نکلے ہوئے تھے آپ کی تبعیت میں کل ہمراہیوں نے بھی معانقہ سے شرف حاصل کیا (کذا فی المقامات)

ایک لاکھ مرید آپ کا تھا جس میں چالیس ہزار صاحب ارشاد تھے اور خاص الخاص ایک سو تھے (بنور علاقہ سرہند میں ہے)

آپ ۱۰۵۲ھ میں لاہور تشریف لائے آپ کے ہمراہ مجمع کثیر افغانان و سادات و مشائخ عظام کا تھا۔ مولانا بدرالدین مصنف کتاب الحضرات فرماتے ہیں کہ حضرت آدم بنوری باوصاف اتباع سنت و رافع بدعت موصوف بکمال استقامت شریعت و طریقت مشہور تھے۔ ہزاروں طالبان حق بتوجہ گرامی بکمالات ولایت پہنچے۔ آپ کا یہ واقعہ مشہور ہے کہ جس کسی کا آپ ہاتھ پکڑتے اور معانقہ بیعت فرماتے اسی وقت اس کو مقام فنائے قلبی پر پہنچا دیتے۔ ایک دن آپ کے پاس ایک فاسق بارادۂ بیعت آیا آپ نے فرمایا کہ اول اپنے کو شریعت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ و السلام سے آراستہ کر اس کے بعد ہمارے پاس آ وہ شخص بیدل ہو کر چلا گیا آپ کو الہام ہوا کہ تم نے یہ کیا کیا ہمارے طالب کو محروم واپس کیا اور

Marfat.com

تعلیم نہ کی آپ نے ایک شخص سے فرمایا کہ جلد اُس مرد کو لاؤ وہ شخص اُس مرد کے پاس بسرعت تمام گیا اور کہا کہ آؤ تم کو حضرت شیخ بلاتے ہیں۔ اُس مرد نے کہا کہ میں نہیں آتا۔ پھر دوسرے شخص کو بھیجا لیکن وہ شخص نہیں آیا۔ آخر الامر تیسرے شخص کو بھیجا اور اُس سے فرمایا کہ اُس کے کان میں میری طرف سے لفظ (تبارک اللہ کہو) وہ شخص دوڑ کر نزدیک اُس مرد کے پہنچا اور کہا کہ ذرا توقف کرو مجھے کچھ تم سے کہنا ہے۔ اُس مرد نے توقف کیا۔ اُس شخص نے اُس کے کان میں جو حضرت شیخ آدم نے فرمایا تھا لفظ (تبارک اللہ) کہا اُس مرد پر یہ پیغام سنتے ہی خرق وجذبہ ولایت نقشبندی حاصل ہو گئے۔

آپ جس کسی کو مرید کرتے اُسی وقت فنا قلبی تک پہنچا دیتے۔ آپ امی محض تھے۔ علم لدنی سے فائز تھے۔

۲۶ حضرت شیخ سعدی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ خلیفہ حضرت آدم بنوری رح کے ہیں۔

آپ کا مزار لاہور میں ہے آپ ولی مادرزاد تھے عہد خوردی میں آپ اپنے پیر کے سایہ عاطفت میں رہے آپ کی توجہ آسیب زدہ پر موثر ہوتی تھی جنات آپ کے نام سے بھاگتے تھے لاہور میں آپ کے مزار کو اس وقت تک کوئی نہ جانتا تھا کاشتکار اپنے کھلیان اور مویشی اپنے وہاں قرب وجوار میں باندھتے تھے اگرچہ اب ۱۹۳۱ء سے وہاں آبادی ہو گئی اور مکانات پختہ کہ جو کسی وقت میں قبرستان تھا تیار ہو گئے اور راستہ بھی روضہ مبارک تک پہنچنے کا تنگ ہو گیا۔ جس وقت سے ہماری سرکار روحی وقلبی فداہ بطلب طالبان لاہور پہنچے اور وہاں آپ کے مریدان ومعتقدان کی کثیر تعداد ہوئی ایک روز بغرض تفریح اُس طرف گزر فرمایا تمام طلبا ساتھ تھے اس مزار پر طلبا کو بٹھایا اور کوائف سے اُن کو بطور باطن آگاہ کیا کہ یہ حضرت خواجہ آدم بنوری رح کے خلیفہ ہیں طلبائے سرکار از حد خورسند ہوئے اور وہاں وقتاً فوقتاً حاضری دینے لگے۔ اور احترام اُس جائے مزار کا جو ایک پیلوؤں کے چند درختوں کے درمیان ایک عمارت کھلی ہوئی بنی ہے کرنے لگے اور اُس کی صفائی وروشنی کا انتظام کر دیا گیا۔ اور وقت فرصت خصوصاً پنجشنبہ کو وہاں طالبان یعنی بابا الہ بخش مستری وبابو غلام رسول اور اُن کے کل بچے وبابو سراج الدین ومیاں مستری فضل الدین صاحب نظیر وغلام قادر ظہیر وتمامی طالبین عشق گروہ

Marfat.com

اناث بموجب دستور لاہور حاضری دیتے ہیں اور فائدہ ظاہری و باطنی سے مستفیض ہوتے ہیں لاہور میں ہماری سرکار کے عقیدت کیش اکثر عورت و مرد اور چند لوگ نسبتِ آشنا اور اخلاص تام رکھتے ہیں یوں اُس جگہ تعداد مریدین غیر متناہی ہے اور اکثر حضور پُر نور بہ وقت روانگی افغانستان یاران طریقت لاہور کے پاس ضرور قیام فرماتے تھے چنانچہ یہی دستور العمل بموجب تقلید حضوری صاحب سجادہ حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب بھی اُسی طرح ایک ہفتہ دو ہفتہ بوقت روانگی افغانستان بنا بر تشفی و تسکین یاران طریقت باصرار مزید قیام فرماتے ہیں۔ اور میاں محمد نظیر صاحب کہ جو غلام رسول کے برادر ہیں اگرچہ تعلیم یافتہ حال اور وضع حال میں منہمک اور غرق ہیں مگر اخلاص تمام رکھتے ہیں اس خاندان علیہ کے شیدا و فریفتہ ہیں آپ کے والد بزرگوار کے بھی اخلاص اور عقیدت حضوری میں سرگرم ہیں اور آپ کے جملہ صاحبزادگان اخلاص سے لبریز ہیں جو خاصہ وہاں کی آب و ہوا کا ہے اگرچہ بظاہر وضعاً اتباع سُنت میں نہیں۔ طالبان حضوری کی دریا دلی و مستعدی و اخلاص بچگان و زنان و مرد ان کا یہ حال ہے کہ ہر سال عرس سالانہ سرا حوض شریف پر با خلاص تمام حاضری دیتے ہیں اور گنبد خضرای حضوری ؒ ان مخلصین کی سعی بلیغ کا ثمرہ ہے چنانچہ جھتگیری چوبی کہ جس میں بابا الہ بخش نے اپنی دست کاری کو ختم فرما دیا اور قابل دید ہے اور مسہری اندرونی میں بھی آپ کی کاریگری کا نمایاں اثر ہے اور قبہ شریفہ کہ جو نئی انداز کا تعمیر ہوا ہے۔ یعنی ٹائیلیں ملتانی منقش کہ جس میں اشعار حضوری و آیات و احادیث ثبت ہیں قابل دید بے نظیر انہی لاہوری حضرات کی بلیغ کوششوں کا نتیجہ ہے بہر تقدیر سابقہ لوگوں میاں غلام رسول کے والد بزرگوار جو ہمارے حضور کی خدمت میں بوساطت مولوی محمد جان صاحب ویرے کہ جو تکمیل تعلیم درسیات نظامیہ لاہور میں کر رہے تھے اور خاص عقیدت کیش اور طالب سرکار تھے انہوں نے والد غلام رسول سے تذکرہ کیا کہ ایک بزرگ سنیلہ میں ہمارے پیر ہیں اور کمالات حضوریہ کا اظہار کیا۔ اُن کو چونکہ ضرورت تھی کہ غلام رسول پر ایک جن مسلط تھا اور کسی فقیر کو جہاں تک اُن کا امکان تھا کوشش کر کے مزارات وغیرہ پر بھی لے گئے اور افاقہ نہ ہوتا تھا۔ جب سرکار نے افغانستان کا سفر کیا تو مولوی محمد جان صاحب کے اصرار سے ایک دن کے لیے لاہور میں اتر گئے وہاں پہنچ کر والد غلام رسول صاحب نے اپنے بچے یعنی

Marfat.com

بابو غلام رسول کو پیش کیا اور وہ بچہ اُسی وقت اچھا ہو گیا۔ تمام لوگ خاندان والی چونکہ بڑا کنبہ ہے اور معزز لوگوں میں قدیم باشندے اور رئیس لاہور ہیں اس نسبت عالیہ میں یکے بعد دیگرے داخل ہو گئے عجب عجب جان نثاری و جان سپاری ہیں کامل لوگ ہیں کہ اُن کے اخلاص اور محبت کو دیکھ کر ہر طالب خود بے چین ہوتا ہے اور اپنی محبت کو ہیچ میرزی و ہیچ مدانی پر تاسف کرتا ہے ہماری سرکار نے اُن کے اخلاص تام کی وجہ سے دعائے کثیر فرمائی الحمدللہ کہ سب کنبہ ببرکت حضوری خوشوقت و خوشحال ہیں۔ اور صاحب سجادہ پر دل وجان سے مع زن و فرزند فدا ہیں۔ اللہ اُن کے اخلاص میں یوماً فیوماً ترقی کرے اور صاحب ایمان ہمیں حضوری رکھے اور صاحب ایمان اس دنیا سے ببرکت نسبت عالیہ و محبت خاندان علیہ لے جائے آمین

عرس مجدد الف ثانی جو سنت حضوری ہے اور سرکار ہمیشہ یاران طریقت کو اسی عرس کے لیے طلبی عام دیتے تھے لہذا وہی عرس آج بھی بجنسہٖ قائم ہے اور اُس سے ہمیں سارے مستفرشدین حاضر ہو کر زیارت سراحوض و صاحب سراحوض و فیوضات ناز حضوری و برکات نسبت بالنوری سے بہرہ اندوز ہو کر باآہ و نالہ و فغان افتان و خیزان بے چین و بے آرام مفارقت حضوری سے۔ و مجلس مطمئنہ کے ترک سے مجبوراً ریل پر سوار ہوتے ہیں اور زبان حال سے بذوق و شوق کہتے ہوئے ؎

گماں مکن کہ بر فتیم و شوقت از دل رفت　　بخاک پائے عزیزت کہ ہم چناں باقیست

وطن مالوف کو روانہ ہوتے ہیں۔

ستائیسویں[۲۷] حضرت خواجہ یحییٰ اٹکی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ خلیفہ حضرت سعدی لاہوری کے ہیں۔ آپ کا وطن اٹک ہے۔

اٹھائیسویں[۲۸] حضرت عبدالشکور نوشہری رحمۃ اللہ علیہ آپ خلیفہ حضرت شیخ یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔

انتیسویں[۲۹] حضرت محمد جی رحمۃ اللہ علیہ آپ خلیفہ حضرت شیخ عبدالشکور نوشہری کے ہیں۔

تیسویں[۳۰] حضرت خواجہ شیخ سعد اللہ کابلی رحمۃ اللہ علیہ آپ خلیفہ حضرت شیخ محمد جی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔

Marfat.com

اکتیسویں[۳۱] حضرت عزیز احمد شاہ صاحب مندروری کابلی آپ خلیفہ حضرت شیخ سعد اللہ رح
کابلی کے ہیں۔

بتیسویں[۳۲] حضرت سیدنا صوفی سبد گل صاحب رحمۃ اللہ علیہ آندوری کابلی۔ آپ ہمارے
حضور پر نور انور اللہ مرقدہٗ کے مرشد ہیں۔ آپ ہیں جیسا کہ اس طریقہ عالیہ کا دستور ہے۔
خلائق سے اپنے کو پوشیدہ رکھنا اپنا نصب العین جانتے تھے۔ سوائے چند خاص طالبین کے
آپ کی شہرت اس دیار میں نہیں ہوئی آپ کا ذریعہ معاش پیشہ کلالی یعنی کاسہ گری تھا
کہ جس کو آپ تیار کرکے گرد و نواح کے بازاروں میں ظروف گلی اپنے گدھوں پر لاد کر لیجاتے
تھے جس سے آپ پر کوئی گمان صاحب نسبت ہونے کا نہ کرتا تھا خاص خاص لوگ
جانتے تھے آپ کا گذر اکثر توکل پر تھا حضور فرماتے تھے مکان کے کونے میں شفتالو رکھے
رہتے تھے بوقت اشتہا اوسی پر اکتفا کرتے۔

غلام حیدر خان امیر عبد الرحمن خان صاحب امیر کابل کے جرنیل حضرت صوفی صاحب رح کے
خاص مرید تھے جرنیل صاحب نے ایک بار صوفی صاحب رح سے فرمایا کہ آپ برتن بنانا
چھوڑ دیں میں آپ کو پچیس روپیہ ماہوار دیا کروں گا کیونکہ آپ ضعیف ہوگئے ہیں۔
لیکن صوفی صاحب رح نے انکار کردیا اور لوگ کابل و اطراف کابل کے آپ کی خدمت میں
بغرض خودہا آتے اور یقین اس بات کا رکھتے کہ حضرت صاحب موصوف کو سلب امراض
میں کمال حاصل ہے بالخصوص جانوروں کے۔ چنانچہ کسی کے کہیں درد ہوا یا کوئی جانور لنگ
کرنے لگا تو صوفی صاحب رح کے پاس آتے اور آپ صرف اس پر دست مبارک پھیر دیتے
اور وہ اچھا ہوجاتا۔ اس امر میں اس طرف آپ کی شہرت تھی تعلیم نسبت کے لیے کوئی
شخص حضور کے پاس نہیں آتا تھا کیونکہ کابل میں ہر زمانہ میں خصوصاً امیر صاحب کے وقت
میں سیکڑوں صوفیوں کی جاگیریں مقرر تھیں اور مشہور تھے صوفی صاحب جیسے کمہار کے
پیشہ کی وجہ سے کون پوچھتا اور کس کو گمان ہوتا کہ صاحب نسبت ہیں۔

ایک روز امیر عبد الرحمن خان صاحب کہ جو نہایت باوصاف اوقات امیر تھے بعد تہجد
آپ نے ایک نور دیکھا کہ جو آسمان سے زمین تک پھیلا ہوا ہے اور انوار کی آمد رفت تا سحر

Marfat.com

قائم رہی اور شہر سے باہر وہ نور آپ کو دکھائی دیا صبح کو تمام بڑے صوفی نمک خواران امیر کو اطلاع ہوئی حسب معمول حاضر ہوئے۔ امیر صاحب نے کسی کی پیشانی میں ویسے نور کی ضیا نہیں پائی اگرچہ ہر ایک صوفی بزعم خود اپنے خیال میں تھا کہ میری کیفیت غالباً ہوگی۔ امیر نے کچھ توجہ نہ فرمائی۔ بعد وصال حضرت صوفی صاحب امیر صاحب کو پتہ چلا بذریعہ غلام حیدر خان بہت افسوس فرمایا۔ کہ تم نے ہم کو اطلاع نہ دی آپ نے یہ شعر پڑھا۔

گوشت از بار دور گراں شدہ است　　نشنود نالہ و فغان مرا

ہزارہا صوفی جناب کے خوان نعمت پر نمک خوار ہیں یہ دولت خاک نشینان بادیۂ عزلت کو نصیب ہے۔ آپ کے وصال کا سبب ظاہری یہ ہوا کہ ایک مرتبہ عبدالرحمٰن خان طالب ہرات نے آپ کو طلب کیا مع اہل وعیال آپ تشریف لے گئے اور بوقت واپسی راستہ میں ملک ہزارا کے لوگوں نے آپ کو نہایت بیرحمی سے شہید کیا۔ جب غلام حیدر خان کو خبر ہوئی تو امیر عبدالرحمٰن صاحب سے واقعات بیان کئے اور امیر صاحب کے حکم سے ہزارے والوں پر چڑھائی کر دی اور ملک ہزارا فتح کر لیا چونکہ وہاں عموماً قوم شیعہ آباد تھی اور اُن کو اہل اللہ سے نفرت تھی کچھ یہ بھی وجہ ہوئی اور کئی وجوہ جو غلام حیدر کی عداوت سے بھی ملحق ہیں اس واقعہ کا سبب پڑی۔ المختصر ایک ہفتہ کی مہلت ساکنان ہزارہ کو دے کر ہلاک کر دیا اُس ہفتہ میں کچھ لوگ ایران چلے گئے اور کچھ ملتان چلے آئے اور کچھ لاہور اور بقیہ فنا کر دیئے گئے۔

گر صد کفنم بود ز اطلس　　بے خلعتِ حضرتِ تو عورم　　من ہدہد تو تو ام سلیماں　　بکدم مگذار بے حضورم

زود آ کہ بانتظار تو ایم　　شاد آ کہ رسولِ لامکانی　　اللھم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا ومولانا محمد کما تحب وترضٰے بان تصلی علیہ　　سایۂ بار بہ کہ ذکر خدا　　این چنین گفتہ اند صدر کبار

خار بیگانہ را تو کیسو کن　　خار گل را بجائے گل میدار　　عشق کار نازکان وزیم نیست۔

عشق کار پہلوان است اے پسر۔　　اے خیالت در دل من ہر سحور　　خوش خراماں ہمچو مہر یک بارہ نور

نقش چونت در میان جان ما　　سوز و سودا افگند انگہ چہ سود اے　　تو پاک از نقشہا در روئے تو

ہر زماں یوسف رخے تو در صدور　　آتشے کردی و گوئی صبر کن　　من ندانم صبر کردن در تنور

Marfat.com

ابیات وسلام مصنفۂ مولانا الحاج مولوی حاجی محمد مہرداد صاحب صاحبؒ کچھی علاقہ ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں مرحوم
خلیفہ حضورِ پرنور نور اللہ مرقدہٗ

از ناقصاں جہاں پُر نباید ز ناقصاں دُر   دارد نگار ما دُر اے طالباں بیائید

سلام

اے حضورِ پیشوائے ما سلام   رحمتِ حق بر تو بادا صبح و شام   السلام اے صاحبِ حلم وحیا
السلام اے منبعِ جود و سخا   السلام اے سالکِ راہِ ہدے   السلام اے مالکِ ملکِ بقا
السلام اے قبلۂ ما السلام   السلام اے کعبۂ ما السلام   السلام اے صوفیِ صاحب کمال
از ہمہ خوباں توئی بر تر جمال   السلام اے جدِ عرفان ورفیق   السلام اے ابنِ عثمان وصدیق
السلام اے شاخے از گلشن نبی   السلام اے سیدِ آلِ نبی   من شوم قربان بر اقدام تو
نیز بر اقدام فرزندان تو   من بنازم بر مہربانی تو   تو مرانی از درِ خود کو بکو
من ندانم بل ندیدم در دگر   فی سبیل اللہ بکن بر من نظر   من سگم درگہ مرا حوضی غرور
ہست مارا از دگر درہا نفور   السلام اے پیشوائے عارفاں   السلام اے رہنمائے سالکاں
السلام اے قبلۂ اربابِ دیں   السلام اے ہادیِ حق الیقین   السلام اے دردِ دلہارا دوا
السلام اے زخمِ دلہارا شفا   السلام اے طالباں را دستگیر   السلام اے مرشدِ روشن ضمیر
می تپم در ہجرِ اے محبوبِ من   ماسوائے خلق تو مرغوبِ من   التجا دارم ز تو اے پیشوا
بر مرادِ خود رسد ایں بے نوا   ہجر آسا وصل کن للہ عطا   سوزِ دل را کن فزوں اے شہ مرا
دردِ دل خواہیم اے مولائے ما   کن فزوں نورِ دروں آقائے ما   از ظلالِ مرشدِ قلبِ سلیم
از خدا خواہیم راہِ مستقیم   نیستی ہستی نماند در خیال   ایں چنیں فنا فی تو کن اے ذوالجلال
من نباشم تو بمانی در نہاں   من شوم گم تو بمانی در عیاں   سوزِ دل پنہاں بماند اے خدا
راز حق در دل بماند اے خدا

مناجات

شاہا بعین تو ہے میرا میں تیرا گدا   اسبابِ علتوں کے ہجوموں سے کر جدا
گم کردہ راہ ہوں تو میرا دستگیر ہو   آوارہ وطن کا تو ہی ہمسفیر ہو

Marfat.com

یہ دیوانگی یہ مجنونانہ بڑ ہے سرو پیر کی ہانکتا ہوں ہر چند طبع کو قابو میں لانے کی فکر کرتا ہوں جنون میں ترقی پاتا ہوں کسی محبوب دلربا کی یاد یا کسی ہوشربا معشوق کے وعدہ وصل کا انتظار ہے یا ذکر حبیب بہ از وصل حبیب کا خیال ہے۔ آج ذکر خیر سیدنا و مرشدنا ملجانا و ماوانا غریب نواز مطلوبنا و مقصودنا سرکارنا مدارنا مظہر آیات پروردگار شمع جمال نبوی حضرت شاہ سید حافظ وزیر علی شاہ صاحب نقشبندی بنوری سندیلوی قدس اللہ ارواحہم حوالہ قلم کرتا ہوں۔ گو مجھ ناکارہ و ہیچ مدان کو کیا لیاقت ہے کہ اُس گوہر یکتائے زمانہ کے مایۂ اوصاف مشتریان صاحب بصارت کے روبرو پیش کر سکوں۔ ہاں جوہر شناس خود ہی قدر دُرِ گرانمایہ کی جان سکتے ہیں کہ جنھوں نے صدہا میل کی مسافت طے کر کے اُس بحر زخار کے انوار سے فیضیاب ہو چکے ہیں جس طرح یوسف علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خریداروں میں ایک پیرزال تھی۔ میں بھی محبت کے جوش میں جو کچھ کہوں میری بساط کے موافق ہی ہوگا۔ اُس سے کہیں زیادہ اعلیٰ و ارفع پایہ اُس بحر شناور عرفاں کا ہے۔ ولولۂ شوق چاہتا ہے کہ خانۂ دل میں محبوب رعنا کا نظارہ پیش نظر رکھوں۔ تصویر جاناں سے ہمکلام رہوں۔ نازِ معشوقانہ و کرشمۂ حسن کی دلفریبیاں کب فرصت دیتی ہیں خال و خط ظاہری کا نقشہ کھینچوں ؎

دزدیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے — قربان نگاہے تو شوم باز نگاہے

غزل

آشفتہ می سازد مرا زلفِ سمن بوے کسے — خاموش می دارد مرا لعل سخن گوے کسے

گرد سرش بوسے مرا از شوق بوسم چوں صبا — ہر صبحدم روے کسے ہر شام گیسوے کسے

از لطف تو چوں جاں شدم وز خوشتن عریاں شدم — از ہست خود پنہاں شدم در ہستیٔ پنہاں کسے

زاہد مقیم جنت و من ساکنِ کوئے کسے — عابد بخواند مصحفے من بیت ابروئے کسے

میری یہ روش گو گستاخانہ اور اُس محبوب بارگاہ الٰہی کے شایاں نہیں ہے ورنہ جو کچھ دیوانہ وار اظہار جوش کیا جاوے مجبور و معذور ہوں۔ چونکہ کسی کے حکم کی تعمیل کرنا بھی داخل ادب ہے کہ آپ کے حالات بابرکات بطریق سوانح اپنے برادران و مشتاقان دیدار ادائے حضوری پر ضیا بخش ہوں سپرد قلم کردں۔

Marfat.com

ہمارے حضور پر نور قدس سرہٗ گو نسبت نقشبندیہ کے کامل فرد تھے لیکن مزاج میں نسبت قلندریہ کا بھی بعض وقت جوش ہوتا تھا جو آپ کے آبائی و خاندانی نسبت کا اثر تھا کیونکہ نسبتِ قادریہ چشتیہ و قلندریہ میں بزرگ حضرات آپ کے خاندان میں نہایت کامل گزرے ہیں چنانچہ حضرت بسم اللہ شاہ صاحب و حضرت مزمل میاں صاحب قدس سرہٗ قادریہ و چشتیہ ہیں ان کے جدِ اعلےٰ ہیں شاہ مدثر میاں صاحب علیہ الرحمۃ و حضرت قل ہو اللہ شاہ صاحب قدس سرہم یکے بعد دیگرے جانشین و صاحب سجادہ علیہ ہوئے بسم اللہ شاہ صاحب کے بعد سے نسبت قلندریہ بھی آگئی حضور کے والد بزرگوار حضرت عنایت علی شاہ صاحب نسبت چشتیہ رح رکھتے تھے ہمارے حضور سرکار گنجینۂ معرفت کی ولادت باسعادت ۱۸۔ ذی الحج یوم پنجشنبہ بوقت صبح آٹھ بجے ۱۲۴۶ھ میں بمقام سندیلہ ہوئی۔ یہ ایک تحریر جو صاحب سجادہ مدظلہ نے پیش کی اُس سے دریافت ہوا۔ آپ حافظ کلام پاک ربانی تھے۔ فارسی میں استعداد کامل تھی آپ کی تحریرات آئندہ کسی موقعہ پر درج ہوں گی حضرت امام ربانی مجدد صاحب علیہ الرحمۃ سے بالکل ملتی جلتی ہوتی تھی عربی میں گو پوری دستگاہ نہ تھی لیکن آیات قرآنی کے مطالب و معنی نہایت خوبی اور واضح طور سے روبروئے علما بیان فرماتے تھے نماز میں آیات ترغیب و ترہیب کے پڑھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ آپ پر کبھی ضعف طاری ہو گیا ایسا ہی آیات ترغیب سے بھی وہ اثر جو اس کے لیئے ہے طاری ہو جاتا تھا کہ اُس کیفیت کا اثر معتقدیوں پر بھی ہوتا تھا جو آپ کے خاص طالب اور آشنائے نسبت ہوتے تھے اُن پر رقت اور آثار مختلفہ مرتب ہوتے تھے غرض کہ جب تحصیلِ علوم سے فارغ ہوئے آپ کو اتفاق ملازمت سرکار کا پڑا قریب دس سال ملازمت کرتے رہے لیکن یہ زمانہ آپ کا بھی نہایت بے چینی اور طلب حق میں بحالت اضطراب گزرا آپ فرماتے تھے کہ ملازمت کی حالت میں بھی فقرا سے محبت اور ملنے کا شوق تھا اکثر درویشوں کی خدمت میں حاضری کا موقعہ ملا اور اُن سے بجستجوئے حق ملتا رہا اور بہت جگہ مرید بھی ہوا بزرگواران چشتیہ و قادریہ و نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم جس نے جو کچھ تعلیم دی کرتا بھی رہا اور اثر بھی اس کا فی الجملہ ہوتا تھا مگر دل مطمئن نہ ہوتا تھا حال قال بھی مجلس سماع میں آتا تھا جب میری تسکین ان باتوں سے نہ ہوئی اور بے چینی طلب حق کی بڑھتی گئی اسی

Marfat.com

تلاش میں سرگرداں اور پریشان تھا اور بہ منت دعا نیم شبی و دعا سحری میں جناب حق سے صراط مستقیم کا طالب تھا کہ مجیب الدعوات و مسبب الاسباب نے قدرتی سامان کیا کہ ایک شب بمقام جبل پور بحالت ملازمت تحصیلداری اسی پریشانی و بیقراری میں بارگاہ حق میں نہایت الحاح وزاری و تضرع کرتا رہا اور روتے روتے سو گیا خواب میں حضرت صوفی صاحب رح تشریف لائے اور فرمایا کہ اگر تجھے صراط مستقیم کی تلاش ہے۔ تو میرے پاس چلا آ یہ جملہ فارسی کا تھا میں بیدار ہو گیا۔ سرکار ہمارے فرماتے ہیں کہ میں نے صوفی صاحب کے لباس اور ہیئت سے قیاس کیا کہ یہ صاحب کابلی ہیں میں نے ملازمت ترک کر دی اور سیدھا کابل کی طرف روانہ ہوا۔ پشاور تک ریل پر گیا آگے پیدل چلنا پڑا چونکہ پہاڑ اور پہاڑیوں کی وجہ سے مجھے سخت تکلیف کا سامنا ہوا بوجہ شوق کامل سب کچھ برداشت کرتا ہوا ایک پہاڑ کے غار میں فقیر مولوی عبدالکریم شاہ صاحب جو چند سالوں سے وہاں رہتے تھے اور بڑا خوفناک مقام تھا کچھ دنوں اُن کی خدمت میں رہا اور ایک مزار جو وہاں تھا اُن کے حکم سے میں وہاں ایک شب بیٹھا یہ مقام قبرستان اور نہایت خوفناک جگہ تھی تمام رات تلاوت کلام پاک حسب ارشاد شاہ صاحب موصوف کرتا رہا وہاں مجھ پر ایک واقعہ گزرا جس کی اطلاع صبح کو میں نے مولوی عبدالکریم صاحب سے کی وہ واقعہ یہ ہے کہ بحالت تلاوت قرآن مجید آدھی رات گزرنے پر دو شخص اپنے سروں پر تانبہ کی دیگیں رکھے ہوئے اُس قبرستان میں آئے اور اُن دیگوں کو پانی سے بھر کر تھوڑی دیر میں ایک گیسو دراز رنگیں لباس میں تشریف لائے اور اُن دیگوں میں سُرخ رنگ ڈال کر ایک مکلف فرش سفید جو زمین پر بچھا تھا اُس پر بیٹھ گئے اُس کے بعد چند لوگ جن کے آگے ایک بڑے قد آور جوان تھے اُن کے پیچھے بہت سے لوگ کہ جو کہ ایک ہی لباس میں تھے اُس فرش پر حسب مراتب بیٹھ گئے اور محفل سماع منعقد ہوئی قوال سے مجلس گرم رہی بعد فراغ سماع اُن حضرات نے ایک دوسرے پر رنگ ڈالنا شروع کیا ایک شخص نے لوٹے میں رنگ لے کر میرے اوپر ڈالنا چاہا چونکہ میں اُس مجلس سے علیحدہ قبر پر بیٹھا ہوا تھا بعین توجہ اُس شخص کے ایک بزرگ نے اُس کو مجھ پر رنگ ڈالنے منع کیا کہ خبردار یہ حافظ ہے اس کا ادب کرو۔ جب مولوی عبدالکریم نے یہ واقعہ سنا ج

Marfat.com

خواب میں دیکھا تھا۔ فرمایا کہ جناب حافظ صاحب آپ کو کسی مقام سے بہت بڑی نعمت ملنے والی ہے یہاں سے آپ کا حصہ نہیں ہے یہ کہہ کر مجھ کو رخصت کر دیا پھر میں کابل کی طرف چلا کچھ وقت مجھے تلاش میں گزرا کابل و نواح کابل میں جس کو لباس صوفیت میں پایا سرگردان تلاش صوفی صاحب میں رہا یہاں تک کہ ناکام و مایوس اس دلبر رعنا کی یاد میں ایک دیہات کی مسجد میں مایوس و حیران بیٹھا تھا اس خیال میں کہ ؎

ہمچو مجنوں ساختم نے خانہ در راہِ امید — کہ گہے سازد گذر آں یوسف کنعان ما

اسی دن عصر کے وقت ایک شخص حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فرستادہ گھوڑی لئے ہوئے مسجد کے دروازہ پر آیا اور آواز دی کہ کوئی ہندوستانی مسجد میں ہے اُس کے یہ الفاظ سنتے ہی میں باہر نکلا اور پیغام حیات بخش سُن کر گھوڑی پر سوار ہوا۔ اُس جگہ سے حضرت صوفی صاحب رح کا موضع المسمی بہ پنج توت تخمیناً دو کوس تھا ؎

نمی گویم کہ در حشمت عزیزم ز کنیزانِ ترا کمتر کنیزم فہ — چہ باشد گر کنیزے را نوازی زبندِ محنتش آزاد سازی

الغرض کشش جنبی و طلب صراطِ مستقیمی نے اُس تاجدار مخزن کمالات ولایت و نبوت کے چہرہ انور کی زیارت سے ایک کور دہ ہندوستانی کے گوشہ عزلت میں رہنے والے کو مشرف و معزز و مفتخر بعد کشاکش بسیار و التہاب نائرہ الفت سے بے چینی کی سخت سے سخت گھاٹیاں اور مشکلات رنج و تعب کے طے کرنے کے بعد جو محض موہبت اور فضل ربی کے سوا اور کچھ کہا نہیں جا سکتا اُس گنج مقصود حقیقت و معرفت تک پہنچایا (للارض بالکاس الکرام نصیبؐ) صوفی صاحب رح کو اُسی شکل میں پایا جو کہ جبلپور میں عالم رویا میں دیکھی تھی۔ آپ نے بوجہ سرگرم طلب حق واسطے سفر دور دراز میری بہت خاطر مدارات کی اور ہمیشہ تا قیام ملحوظ فرماتے رہے۔ اور تیسرے دن کار نسبت تعلیم فرمایا۔

اسی ابتدائی تعلیم میں چند روز کے بعد مجھے حکم دیا کہ حضرت لمک علیہ السلام کے مزار پر جا بیٹھو چنانچہ تین روز میں وہاں رہا خورد و نوش نہ کیا تھا چونکہ دستیاب ہی نہ ہوا تیسرے دن حضرت صوفی صاحب رح بنا بر خبر گیری فقیر پہنچے اور بموجب دستور کابل کچھ روٹی خشک آپ کے ساتھ تھی وہ مجھ کو کھلائی اور مجاوروں پر بظاہر غصہ ہوئے۔ کیونکہ مقصود صرف وہاں بھیجنے کا یہی تھا کہ فاقہ سے اس کام میں قوت بہت ہو گی۔ خلاصہ یہ کہ تمامی مقامات جو علم باطن میں اس کام کے متعلق تھے ڈھائی مہینہ میں طے کرا کر خلوت گزینی میں سرگرم رکھا اور فائز المرام کر کے بجبر و تشدد ان الفاظ سے رخصت وطن مالوف فرمایا:۔

(برو در زن و بچہ خود بگیر عند الطلب اخلاص مخلصہ تو ترا محض بفضل نسبت صدیقیہ عطا کرد زود برو ورنہ ایں کابلیاں اگر ترا شناسند بکشند)

فقیر نے عرض کیا کہ حضور کے گدھے کی لید کو اٹھانا اور آپ کے بچوں کی خدمت اپنے سر کا تاج سمجھتا ہوں براہ خدا غلامی میں رہنے دیجئے مگر سماعت نہ ہوئی۔ اور میرا اصلی مقصود یعنی تکمیل مقام صدیقیہؓ کا بظاہر یہ سبب ہوا کہ میں بیمار ہو گیا اور مجھے اس قدر کثرت سے دست آئے کہ تین روز بے ہوش پڑا رہا اور اُسی بد حواسی کی حالت میں کہ ایک کھیت میں پڑا ہوا تھا اور صوفی صاحب کچھ فاصلہ پر مجھ سے بیٹھے ہوئے تھے میں کام میں مستغرق تھا اسی حالت بے ہوشی میں جب ایک کیفیت مجھ پر گزری کہ جس کے اظہار کی مجھے اجازت نہ تھی۔ فرمایا کہ مبارک ہو اور دو رکعت نماز شکرانہ ادا کرو یہ حالت دائمی رہے گی اور اس کی شاخیں ترقی کرتی رہیں گی۔

جب صوفی صاحب نے رخصت کیا راستہ میں کچھ روز سرہند شریف امام ربانی صاحب کے مزار پر کہ جو اس نسبت عالیہ کے امام الطریق ہیں۔ مزار شریف پر اُن کے کوائف باطنی و شئے حاصلہ کے مشق و التذاذ و حلاوت حضوری میں مصروف رہا اس کے بعد اُس نواح میں چند اہل اللہ کے مزارات جو کہ براش کے نام سے مشہور ہیں (اور جن کی بابت حضرت صوفی صاحب نے فقیر کو حکم کیا ہوا تھا کہ وہاں ضرور جانا) گیا۔ اور چند دن وہاں قیام کر کے وطن مالوف خود پہنچا۔

Marfat.com

چونکہ مکان میں انعکاس غیر سے تکلیف ہوتی تھی میں نے مسجد میں رہنا اختیار کیا اور اپنے مالک پر توکل کر کے بیٹھ گیا جو مسجد کہ قریب مکان قدیمہ محلہ منڈی میں واقعہ ہے یہ واقعات متذکرہ حضور اقدس روحی فداہ کے ابتدائے تشریف آوری کابل کے ہیں جو آپ سے وقتاً فوقتاً اکثر سنے گئے اور جس کو مولوی مقیم الدین صاحب نے بھی فیضان حضوری میں کچھ تحریر فرمائے ہیں درج کتاب ہذا ہوئے اس مسجد سے بوجوہ اٹھنے کے بعد آپ نے اپنی آبا و اجداد کی جگہ کہ جو بکہ بسم اللہ شاہ کے نام سے موسوم ہے قیام فرمایا اور وہاں خام مکان چاہ پختہ اور درخت انبہ بنا بر دلچسپی خود نصب کئے وہاں سے بھی کئی سال قیام کے بعد بوجہ اختلاف اعزا خود بوالد بزرگوار خود ترک اقامت کیا اس سے پہلے ایک دوسری مسجد میں جو متصل قصبہ تھی دو تین سال قیام کیا تھا کہ جو مسجد تیسر کے نام سے مشہور ہے پھر چلے گئے اور مسجد میں رہنا پسند نہ کیا جگہ سے اٹھ کر پانچ چار سال تک دہلی و آگرہ و مراد آباد و لاہور وغیرہ میں اشاعت نسبت میں سرگرم رہے چونکہ حب الوطن جزو من الایمان بعد سفر پھر وطن مالوف تشریف لائے چونکہ لوگوں کے اختلاط سے طبیعت مکدر ہوتی تھی اور چند طبائع قصبہ کہ جن میں فطری مادہ حسد موجود تھا مخالفت حضوری پر سرگرم ہوئے حضور نے سفر بدلائے دراز تک کرنے کے بعد واپسی پر سر احوض نامی ایک ٹیلہ بالکل ناہموار سابق میں جو جگہ کنارے تالاب کے تھی سکونت فرمائی اور ایک چھپر ڈال کر قیام فرمایا بعد چند روز کے جس صاحب کی وہ زمین تھی بدعا و برکت حضوری ایک مقدمہ میں ان کو کامیابی ہوئی اور اس کے صلہ میں اس دو بیگہ اراضی کا ہبہ نامہ حضور کے نام کرنا چاہا حضور نے اپنے توکل میں کوتاہی دیکھتے ہوئے اپنے تینوں بچوں کے نام (یعنی محمد عثمان و محمد صدیق و محمد عمر) ۱۳۱۲ھ ۱۸۹۲ میں کہ ہنوز صاحبزدگان نابالغان تھے کرا دیا اس کے بعد ایک مدت تک پھر سفر کیا اشاعت نسبت فرما جب پھر واپس تشریف لائے اسی مقام مذکورہ پر ایک کوٹھڑی خام و ایک چھپر ڈالا گیا تھا اور بعد چلے جانے حضور کے بوجہ بارش کثیر و عدم قیام کسی شخص کے وہ جگہ ویران و منہدم ہو جایا کرتی تھی متعدد مرتبہ کرنے اور نیا مکان خام کھڑے سے رفتہ رفتہ مکان بجوڑ سر احوض بہت بلند ہو گیا وہی مقام آج ایک پرفضا باغ اور عالیشان کوٹھی اور چاہ پختہ سے دیکھا جاتا ہے اور جانب جنوب میں مکان کے ایک عالی شان قبہ حضر یعنی وہ ہستی کہ جس کے حالات لکھنے کے لئے قلم فرسا ہوں بنا ہے جس پر ہزار ہا روپیہ ہموار کی سطح میں صرف کیا گیا اس عاجز کو بھی شرف غلامی اسی مقدس مقام پر حاصل ہوا اس وقت حضور اقدس کی خدمت میں مولوی مقیم الدین و مولوی تاج الدین صاحب و مولوی رحمت اللہ صاحب جن میں سے اب کوئی بقید حیات نہیں ہیں اللہ ان کو اپنے جوار رحمت میں داخل فرمائے مولوی عبد الجلیل صاحب ساکن سندیلہ بھی معتقدین متقدمین سابقون الاولون حضوری میں سے ہیں سب صاحبان علم اور اخلاص توجہ تامہ کے خاص نمونہ تھے اور طالبین جدید کے لئے حجت بالغہ جن کے حالات انشاء اللہ آگے کے صفحات پر درج کئے جائیں گے غرض کہ ابتدائی زمانہ کابل سے واپسی کا بھی عجیب پر لطف زمانہ تھا حضور اقدس نے ایک کتاب شرائط پیری مریدی لکھی جس میں خاص طالبان کو جو اس نسبت سے مستفید ہونے یا ہونا چاہتے ان کیواسطے ہدایات تھیں چونکہ رد میں مسئلہ سماع کے متعلق و نیز مولود خوانی بطرز راگنی و مراسم تعزیہ داری و رسمی پیری مریدی جس کی فی زمانہ عادت ہو گئی ہے بحوالہ آیات و حدیث و مطابق مذہب اہل سنت و جماعت ممانعت و بیان فرمائی تھی جو سراسر خلاف احکام شریعت مصطفوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام بحوالہ رقعہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ لکھے چونکہ کتاب ہذا صاحبان سندیلہ کے طرز عمل کے متضاد و مخالف تھی بہت شور و غوغا مولود خوانان رسمی و فقرا وغیرہ اور تمام مخلوقات نے میں اٹھا اور رباب بجے نفیسی و ملامت صادقین کا دلی مرض کان ڈرا کھل گیا اور تفضیلیت نے کمال غلو کیا

چنانچہ مولوی محمد رضا صاحب درگاہی مولود خواں مخدوم زادہ درگاہ شریف کو سب سے زیادہ اعتراض اس کتاب پر ہوا ہمارے مرشد کامل نے ان کے اعتراض کا جواب نہایت مدلل و مبرہن

Marfat.com

دیا۔ وہ چونکہ معمولی قابلیت کے آدمی تھے خاموش ہو کر بیٹھ رہے اور یہ تحریری مکالمہ تھا میری مختلف جگہ کے تبادلۂ ملازمت میں وہ پرچہ تلف ہو گئے۔ اور اسی مبحث پر مولوی محمد رضا صاحب اور ہمارے صاحب سجادہ سے خیرآباد میں روبروئے حکیم مشرف حسین صاحب مرحوم مکالمہ ہوا تھا وہاں بھی بہ معاونت حکیم مشرف حسین صاحب مرحوم مولوی محمد رضا موصوف کو بجز سکوت کچھ نہ بنا۔

مولوی احمد رضا مرحوم نے بھی لفظ الفا پر بذریعہ تحریر اس طرح اعتراض کیا کہ اہالیان سندیلہ آپ کی کتاب دیکھ کر سخت معترض ہیں اُن کو بھی حضور نے مع حوالۂ کتب جواب تسکین بخش دیا۔ چونکہ صاحب موصوف ہمارے حضور سے حسن ظن رکھتے تھے اُس وقت بھی باوجود مخالفت عامہ اشاعت میں اس نسبت عالیہ کے آپ سرگرم اور کوشاں رہے۔ کسی معترض و حاسد کے حاسدانہ اعتراض و برتاؤ پر توجہ نہ کی اور کچھ اثر نہ لیتے تھے اور نہایت مستقل اور ثابت قدم اپنے مالک کے توکل پر جمے رہے کچھ عرصہ کے بعد اہل غرض باشندگان سندیلہ آنے لگے۔ ہماری سرکار بھی جو جس خیال کو لے کر آتا اُس کی ویسی ہی خدمت حسب استطاعت خود انجام دے کر رخصت فرماتے اکثر پُر جوش لہجہ میں فرماتے۔ گوہرے دارم و صاحب نظرے می جویم۔ لیکن اس مذاق کے طبائع آج کل کہاں اور اس گوہر نایاب عنقا صفت کے طالب کہاں جو آتا اپنی اغراض دنیوی لے کر آتا اور حضور کا وقت ضائع کرتا۔ حضور کو اُس وقت اپنے پیر کی جدائی کا صدمہ و قلق بدرجۂ غایت تھا۔ چنانچہ جو خط حضور نے حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو تحریر فرمایا ہے درج کیا جاتا ہے۔ جو طالبان حضور کے لیئے باعث ہدایت و ازدیاد محبت ہوگا کہ مرید کو پیر کے ساتھ ایسی محبت ہونا چاہیئے۔

نقل خط بنام صوفی صاحب رح

پیشوائے عارفاں و مقتدائے رہنماء ناپاکاں حضرت صوفی صاحب مدظلہ العالی

بعد از تمناء قدمبوسی و شوق و ذوق و زیارت صورت حضوری دست بستہ گزارش و التماس اینکہ ازاں وقت کہ از تو رسیدہ ام آنچہ از مفارقت تو بمن گزشت شمہ ازاں بیان کردن نمی توانم۔ و بارہا خواستم کہ خود را بتو رسانم مگر از آب و خورش و نیز مشیت ایزدی محروم و ناکام ماندم۔

Marfat.com

شومی طالع نارسایم و بدبختی نصیب بدسگالم چناں کرد که از تو دور ماندم ۔ خیر مرضی خدا ۔ امیدوں
برائے خدا باما بساز که مسبب الاسباب سببے سازد که مرا بتو رساند ۔ یک کس مولوی تاج الدین صاحب
و یک مولوی مقیم الدین صاحب و یک مولوی رحمۃ اللہ خاں صاحب و یک مولوی عبدالجلیل صاحب
سندیلوی داخل طریقه ایں چهار کس شده اند ۔ ازیں ها کسے از منزل رابطه بعروج نرفته است و کسے
رابطه و کسے بمنزل حقیقت رسید ۔ کار تاج الدین خوب است در اجراء ذکر نسبت مثل حضرت شیخ آدم
بنوری رحمۃ اللہ علیه دارد و نیز عروج و تنزل به فهم رسید ۔ مگر پیش رفتگی و پیش بردگی از حضور التماس و امید
دارد ۔ و مولوی مقیم الدین صاحب بمقام تجلی برقے محبوس است و در اینجا بخانه یک رئیس سندیله بمشاهره
پنجاه روپیه ملازم است ، حب جاه و ریاست بسیار دارد و طامع از بس ۔ مگر باتباع شریعت پابند
و هادی و مرد صالح با تقوی است ۔ برائے ترقی او و لکار باطن از رغبت لوث و قطع طمع امیدوار
توجه دعا از تو هستم عبدالجلیل را تلوث به دنیا بسیار مانع راه است کار خوب دارد ۔ مولوی رحمۃ اللہ بحصیل
کمال علم منطق و نیز بلوث دنیوی خود را تلف ساخته است از رابطه و عروج و نزول و نگرانی وجدان
کمال مهارت پیدا کرده است سن و عمر قریب سی ساله دارد اوائل عمر است بلهو و لعب بسیار مشغول
از شهر عظیم آباد پٹنه است آبا و اجداد او مولوی و ملائے کلان و کرم گذشته اند ۔ مگر از حال بے نوائی
مجبور است دعا از حضور برائے او طمع دارم ۔ و نیز دیگر یاران کسے اینجا برابطه و کسے به تصور مشغول
اند و من اینجا بیک بادیه دور از شهر معروف بسراحوض است سکونت انزوا گزیده ام جز تو واز خدا
کریم خود از دیگراں کارے ندارم مگر از گرد آمدن خلق بحالت بیماری و نیز دیگر ضرورت دنیوی که مار
تنگ می کنند از جان به تنگ آمده ام امیدوار از تو هستم که مطالب دنیوی ایشاں بچگونه برآدرم بج
مجبوری و ندامت و ملالت دیگر کارے نیست ۔ مردماں بعض اوقات مثل شیر و ببر به نظرے آیند
را ابتر و خراب می سازند جائے فرار نیست ۔ و بغیر خاطرداری او شاں گزر نا چه کنم و چه تدبیر سازم ح
ندامت می بردارم و حواله بخدا میکنم برائے خدا و رسول برائے ما همیں دعا کن که بزود بتو رسم ۔ و
من زیر قدم تو شدن امید دارد ۔ و برادر آغا گل مدعره و نیز بی بی ۔ بی بی گل صاحبه همشیره خورد
دعا بگوئی و بوسه بسر و چشم کنی و ایا یعنی والده مارا سلام به تمنائے قدمبوسی بعز مائی که دعائے حا
بخدمت خود بکند و نیز محمد عیسی خاں صاحب را سلام بعد اشتیاق و بزرگان او را دعا و نیز دیگ

Marfat.com

کاران مارا سلام بدرجۂ اتم رسانند و بملک یعنی (مالک دیہ) آمدو رشریف راو جملہ سکنائے آمد ورشریف راچہ زن وچہ مرد وچہ خورد وچہ بزرگ ہمگناں را سلام باادب از ما قبول باد و بآں ہرکس بگوئید کہ برائے ما دعائے خاتمہ باخیر گردانند و سلامتی ایمان اویان من ہم از خدائے کریم میجوئیم کہ پروردگار عالمین از دین و دنیا آں ہمہ را خوش دارادو بجز بہائے ماضیہ انتقام نفرماید - واز عطیت و موہبت خود ہمہ را بہ بخشاید و السلام من الاکرام خادم و ناپاک خاکپائے سید گل وزیر علی از سندیلہ ضلع ہردوئی اودھ مقام سرا حوض -

قبل اس کے کہ حضرت اقدس اپنی حالت بے چینی و اضطراب کو بحضور صوفی صاحب علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ایک خط جناب صوفی صاحب علیہ الرحمۃ کا بطرف حضور پرنور آگیا جو درج کیا جاتا ہے۔

نقل خط بہ لفافہ حضرت صوفی صاحب آمدہ کابل -

مشفق مہربان حافظ جی صاحب وزیر علی در امان حق بودہ شادکام دائم باشند - بعدہٗ معروض میدارد کہ جناب صوفی صاحب مارا مقرر کردہ بود کہ خواہ مخواہ احوال حافظ جی صاحب را بیارند وچند سخن زبانی ہم گفتہ کہ بہمین ملاقات گفتہ شود - و نیز بذریعہ تاربرقی احوال شما فرستادیم جوابے نرسید موانع بخیر بود می باید کہ احوالات سلامتی خود را نویسیاں دارند کہ دانستہ شویم - ہرگاہ کہ ارادہ رفتن ملک لغمان و شہود دارند جواب نکنید - اگرچہ شوق ملاقات شما داریم اگر مرضی خدا است خواہد آمدیم و الا جواب خود بمعہ کارڈ خیریت کہ باشد نویسیاں دارند کہ دانستہ شویم - باقی والسلام - سلام مارا برادر زادہا خود بہ مجمع متعلقہ خود علے حسب مراتب سلام برسد با خواستہ خدا بحق مار ہش شدہ باشد از خوش وناخوش بیامدن ما دانستہ شویم - مرسلہ محمد رفیق خاں برادر محمد فاروق خاں بشہود واقع شہر جلال آباد برائے حافظ وزیر علی اسپر عنایت علی ساکن سندیلہ برسد -

محمد فاروق خاں — محمد رفیق خاں — مہر حضرت صوفی سید گل صاحب چہار شنبہ

جواب منجانب حضور پرنور سندیلہ سرا حوض

برادر مہربان کرم فرمائے بے فرمان - اخوان ظاہری و اخوان باطنی محمد رفیق خاں و محمد فاروق خاں سلمکم و عافاکم بعد سلام علیک و اشتیاق ملاقات سامی و دیدۂ انتظار کہ تمنائے قدمبوسی حضور

Marfat.com

جناب صوفی صاحب مدظلہ و نشتر دل زخم مهجور است و ریش قاطع این بیمار است واللہ باللہ تاللہ ثم باللہ کہ از مفارقت او اندرون حجرۂ لبلون می تپیم و شکستہ دلی و حزن و اندوہ جدائی ہائے او بکسے گفتن نمی توانم بے حیائی و بے غیرتی خود این عمر گران مایہ را بتفریق تلف می سازم۔ پس من می دانم یا خدائے من ؎

زندگی در گردنم افگندہ بے دل چارہ نیست　　شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن

ہا ہا مجبور و مایوس محروم و ناکام بغیر خدا از کسے حال خود را اکنوں گفتن نمی توانم۔ بخلاصہ مطلب آمدم کہ از آں والا جنابانم نقد ترخیص گرفتہ بہ تکلیف گوناگوں و تصعبات راہ پر آمدہ حال این مسکین تخفیف گشتہ بود خواستہ بودم کہ بنگارم مگر بوجہ بدانتظامی ڈاک و نیز عدم رسی حال مایوس نشستہ بودم کہ یکا یک خبر تار برقی مملوئہ صوفی صاحب مدظلہ آں صاحب ارسال داشتہ بودند افتخار مباہات گشت ہموں دم جواب تار برقی معرفت اسٹیشن انگریزی کردہ بودم مگر شومی طالع نارسایم کہ بشما اطلاع نگشت چراکہ از بخت نافرجام باآں گرامی از سہو و نسیان شیطان رجیم پتہ و نشان مقام تار برقی نہ نگاشتہ بودند بدیں وجہ بہ تساہلی تار فرستادم آن ہم بیکار او فتاد ؎

کہ بہ بارگاہ سلطاں برساند این دعا را　　کہ بشکر پادشاہی بہ نوازد این گدا را

بعد چندے خط آں شفیق بغایت اضطراب و پریشانی بہ دریافت حال این پلید و ناپاک از طرف صوفی صاحب مدظلہ برائے خبرگیری این کناس بہ تاکید اکید بہ ڈاک انگریزی نشان از مقام پشاور فرستادہ بود دیدیافتم مطمئن گشتم و خیر و عافیت شمایان دانستم مگر بہ نوشتن حال خود بعضے ہم مایوس و دلفگار ماندم۔ چراکہ نہ بنا بر نوشتن جوب پتہ و نشان ہائے خطوط بشما نرسیدند۔ تاہم دو چہار خط روانہ نمودم ہمہ واپس آمدند ازیں مہر از ڈاک خانہ سنڈیلہ بہ نزاعے افتادم و مقدمہ طویل گشت و ہیچ نشد صبر و جبر بجود داشتم۔ بارہا خواستم کہ خود را بتو رسانم مگر از مرضی خدا لاچار و مجبور ماندم۔ یک سال گشت کہ یک طفل عوردم کہ اسمش محمد عمر داشت کہ صوفی صاحب او را می دانند لقمہ فوت خود دیگر یک بار صاحب زادہ قطب الدین صاحب این جا بہ سنڈیلہ آمدہ بود بدست وے یک خط بجناب صوفی

Marfat.com

صاحب فرستادہ بودیم واللہ اعلم رسانید یا نا۔ اکنوں مضطر و حیران بودم کہ اتفاقاً مولوی عبدالحکیم نواسہ ملا بشیر صاحب مرحوم بہ نہج فرار ے از کابل آمدند و آں ہا از خیریت تو شادماں ساختند و نیز اورا خدا نیکی دہد کہ از نشان و پتہ تو خبر دار ساختند کہ ازیں پتہ بنویسند خط بآں خواہد رسید پس ایں خط نگاشتہ ام خدا بتو رساند و ترا ہم باید کہ نشان و پتہ معقول معہ نام از کسے آشنایان خود کہ پشاوری باشد بنگارند۔ المکتوب نصف الملاقات تصورم۔ اگر زندگی ما باشد چہ عجب کہ بتو رسم۔ براہ خدا تساہلی نہ ورزند و مرا خادم از خدمان او نا رِ خود شمارند و پشت خط تو کہ صوفی صاحب را براں تصدیع دریں امر میدہم و برائے خدا از تقصیرم بذریعہ خود از صوفی صاحب عفو گردانی چرا کہ واللہ اعلم بہ او زندہ رسم یا نا۔ تو ہم مارا برائے خاتمہ بخیر از دعائے خیر خاتمہ غافل نہ باشی خیریت و حال ریزگان خود و نیز از خویشان اقربائے خود اطلاع دہی تا کہ اطمینان و تسکین حاصل گردد۔ والسلام علیکم وعلی من لدیکم

فقط فقیر حقیر تقیر وزیر بادیہ نشین ، راحوض سندیلہ

حضور پر نور و حضرت صوفی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے جو خطوط بتوسط محمد عیسیٰ خاں و محمد رفیق خاں پشاور سے ہوتے رہے اور جو بسبب عدم رسی خطوط و تار بوجہ نمعلوم ہونے ٹھیک پتہ کے جانبین کو تھی یہ شکایت رفع ہو کر حضور پُر نور نے جو آخری تحریر روانہ فرمائی اُس کے بعد خبر شہادت صوفی صاحب علیہ الرحمۃ ہرات سے واپسی پر معلوم ہوئی۔ حضور کو وصال صوفی صاحب سے جو صدمہ ہوا اُس کیفیت کو وہی صاحبان جان سکتے ہیں جن کو تعلق نسبتی اپنے پیر سے ہوگا اور وصال حضرت صوفی صاحب سے سلسلہ خط و کتابت بند ہو گیا۔ صوفی صاحب کے وصال کے بعد جو زور نسبت حضوری میں پیدا ہوا کیا عرض ہو۔ جو شخص ایک بار حضور کی زیارت سے مشرف ہوتا پھر وہ آپ کا آستانہ عالی نہ چھوڑتا۔ آپ کے چہرہ مبارک سے انوار کی وہ کرنیں نمایاں ہوتی تھیں کہ آفتاب کی گرم اور تیز روشنی ناگوار معلوم ہوتی تھی۔ طالبین خاص محبت حضوری کا ضمیر (دل) ہی جانتا تھا کہ یہ مصحف روئے مبارک نوری ہر وقت پیش نظر

Marfat.com

رہے۔ اور یہی وجہ تھی کہ اس مصحف روئے پاک سے جب کسی شیفتہ پروانہ شمع حضوری کو علیحدگی کا اتفاق ہوتا کمال رقت طاری ہوتی۔ حضور کی ابتدائی تعلیم اسی برزخ نوری کا سامنے رکھنا تھوڑے عرصہ کے لیئے کہ جس سے طالب میں تڑپ و گریہ کی صلاحیت پیدا ہو جاوے۔ اور آثار شکستگی و عاجزی طالب میں پائے جانے لگیں اور حضور کی محبت کا غلبہ طالب پر ہو جاوے۔ یہی وجہ تھی کہ اس چہرۂ نورانی کے انوار کی تڑپ غیبت حضوری میں طالب کو بے چین کرتی اور جس وقت حضور کے روبرو آ جاتا ایک شور و بکا اُس سے ظاہر ہوتا۔ یہی وجہ تھی کہ طالب کو تعلیم دینے کے بعد دو تین روز حضور کی خدمت میں نہیں لایا جاتا تھا۔ اس کیفیت کی لذت۔ مولوی ابو محمد صاحب بہاری پر قریب ایک ہفتہ رہی کہ تنہا کوٹھے پر روتے رہتے تھے۔ بعد سکون گریہ و اضطرابی تعلیم (رالبطہ) فرماتے اس سے بقدر عشق و محبت طالب حسب استعداد فائدہ اٹھاتے۔ خاصہ اس نسبت عالیہ حضوریہ نوریہ کا یہ ہے کہ طالب میں عجز و انکسار پہلی ہی تعلیم سے آ جاتا ہے۔ جس کی زندہ نظیر مولوی مقیم الدین صاحب و نیز دیگر طالبین کا طرز عمل ہے۔ اکثر دیکھا گیا کہ یہ حضرات باوجود شان مولویت حضور کے لیئے بوریا زمین پر بچھاتے اور آپ ادباً بلا کراہت زمین پر بیٹھ جاتے اور اُس کو اپنا فخر سمجھتے۔ علیٰ ہذا عام لوگ بھی جن کو اس کام کی کچھ چاشنی حاصل ہو جاتی عاجزی و انکساری اس میں بڑھ جاتی۔ حضور پُر نور میں ابتداء سے تا حیات جو صفت انکساری و عبدیت کی رہی اُسی کا پرتو تھا کہ طالب میں خاص بحالت نماز گریہ و تقلب قلب پیدا ہو جاتا۔ باوجود مہیا ہونے سامان آرام و آسائش کے ہمیشہ بوریا زمین پر بچھا کر نشست کرتے اور طالبان بھی شمع انوار نبوت کے روبرو مثل پروانہ زمین پر بیٹھ جاتے۔ علیٰ ہذا کھانے و پوشاک میں بھی یہی لحاظ رہا۔ جب تک باصرار حضور پُر نور سے عرض نہ کیا جاتا نہ کپڑے تبدیل فرماتے نہ اصلاح خط فرماتے۔ کھانے میں جو لنگر میں ہوتا کل طالبین کے ہمراہ آپ بھی تناول فرماتے۔ باوجود اس سادگی و انکساری کے شان تمکنت بھی نہ جاتی تھی۔ جب کوئی رئیس یا بڑا آدمی آ جاتا تو اُس کی خاطر

اُس کی عزت کے موافق فرماتے اور کمال اخلاق برتتے۔ اور اُس کی خاطر و مدارات بھی فرماتے جس سے اُس رئیس کو آپ کی عظمت و علو ہمتی کا اندازہ ہوتا اور رعب آپ کا اُس آنیوالے پر بہیت ہوتا۔ اپنے طالبان کے ساتھ وہ حُسن اخلاق کا برتاؤ فرماتے کہ ہر طالب کی جان و دل سے بے ساختہ نکلتا کہ مجھ کو حضور تمام لوگ یہاں تک کہ اپنے فرزندوں سے بھی زیادہ چاہتے ہیں۔ اور محبت کرتے ہیں۔ کوئی لفظ طالبوں سے ایسا نہ فرماتے کہ جس سے اپنی فضیلت و بڑائی پائی جاتی۔ باوجود اس مساوانی برتاؤ کے طالبین کو ادب سے رہنے کی تعلیم فرماتے۔ اکثر طالب جو اپنی کم عقلی و گستاخی سے جنہوں نے ادب مجلس مراتب حضوری کا نہیں کیا دینی و دنیوی دونوں فوائد سے محروم رہے اور نقصان اٹھا گئے۔ اُن صاحبان کا نام ظاہر کرنا مناسب نہیں معلوم ہوتا لیکن میرے اوپر جو کیفیت گزری اور مجھ کو منجانب اللہ تنبیہ ہوئی اُس کا اظہار بنا بر عبرت یاران طریقت کرتا ہوں۔ میں رائے بریلی میں ملازم تھا حضور نے ۱۹۱۴ء میں بنگال سے بذریعہ خط مجھے اطاع دی کہ میرا ارادہ سنڈیلہ جانے کا ہے اور تمہارا قیام چونکہ راستہ میں ہے۔ میں چاہتا ہوں تم سے بھی ملتا جاؤں۔ خط پہنچنے پر نہایت مسرت ہوئی اُس خط کا تذکرہ میں نے اپنی عورت سے کیا (چونکہ ابتدائے ملازمت سے آج تک بوجہ کثیر العیالی و اتفاقات زمانہ فارغ البالی ایسی نہ ہوئی کہ مجھ کو اطمینان ہوتا اور گھر میں للّٰہ خرچ روپیہ یا دس روپیہ پس ماندہ رہتا) عورت نے کہا کم از کم دس بارہ روپیہ حضور کی تشریف آوری میں صرف ہوں گے۔ میں خاموش رہا۔ اس فقرہ کو سن کر عورت کے دل پر کچھ بار گزرا کہ جس کو میں خود محسوس کرتا تھا۔ حضور پُر نور کے خط کا جواب بھی نہ دینے پایا تھا کہ دوسرے دن ایک حکم ڈپٹی کمشنر رائے بریلی کا پہنچا کہ قرق امین تحصیل رائے بریلی فوراً ڈلمئو جا کر چارج لے لیویں اور قرق امین ڈلمئو بریلی کا چارج لیں۔ غرض کہ اُسی حالت میں دوسرے دن ڈلمئو چلا گیا۔ ۸-۷ روز کے بعد عیال و اطفال بھی ڈلمئو پہنچ گئے۔ اور حضور کو ان واقعات کی بذریعہ خط اطلاع دے دی۔ یہاں پر واقعہ پیش آیا کہ عورت کو بخار آ گیا۔ سرسام ہو گیا۔

Marfat.com

اسقاط حمل ہوگیا۔ غرض کہ ایک ہفتہ کے اندر یہ سب واقعات گزرے۔ اس کی بھی اطلاع دی۔ چنانچہ حضور صاحب کی تحریر سے معلوم ہوا کہ میری پہلی اطلاع پر بھیا محمد صدیق صاحب نے اشارۃً خیال دلایا کہ حضور کے طالب ایسے ہی ہیں کہ جن کو حضور کا ایک دن کا قیام بھی اُن کے لیئے بار عظیم ہے۔ اس کی تصدیق بھیا صاحب نے بوقت ملاقات زبانی فرمائی اور افسوس ظاہر کیا۔ حضور نے صرف یہ تحریر فرمایا کہ فقیر کا خیال تمہاری طرف سے بالکل خراب نہ تھا۔ لیکن صرف بھیا صاحب کے کہنے پر میرے سینہ میں قدرے جنبش ضرور ہوئی۔ غرضیکہ مشیّت ایزدی یونہی تھی میرے اعتقاد میں کچھ فرق نہیں آیا۔ اور واپسی میں حضور سے ملاقات کی حضور کی شفقت قدیما نہ پائی۔ غرض اظہار سے صرف یہ ہے کہ فقرا کے آداب بھی نہایت دقیق ہیں۔ شاہان دنیا کے آداب آدمی سیکھ سکتا ہے اور یہ بادشاہ خدائی جس کی بابت حافظ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

میں حقیر گدایان عشق راکیں قوم　　　شاہان بے کمر و خسرواں بے کلہ اند

ان کے آداب اللہ جل جلالہٗ کا جن کے اوپر کرم ہوتا ہے وہی سمجھ سکتا ہے۔ عاشق صادق کا خاصہ ہوتا ہے کہ ہرایک ناز و انداز محبوب کو اتار لیتا ہے اور آخر میں اپنے کو ذات پیر میں فنا کر دیتا ہے اور مراد پیر کو اپنی مراد جانتا ہے۔ اُس وقت پیر کے ادب کا راز کھلتا ہے (اللھم احفظنا من غضب اللہ و غضب الرسول و غضب اولیاء الکرام) اکثر رؤسائے سنڈیلہ بنا بر خوشنودی حضور کوئی شے لطیف حلوا وغیرہ کی قسم سے خدمت میں پیش کرتے کہ حضور اس تحفہ سے خوش ہوں گے۔ بعد ادائے شکریۂ خدا و منت شے آورندہ کسی خاص طالب کو حکم فرماتے کہ دیکھو لنگر خانہ میں کوئی شے ہے۔ کبھی حلواء بعینہ و کبھی لڈو یا چیز شے کہ موجود ہوتی اُس کے ساتھ پیش کرنے اور بکمال اصرار کھلاتے۔ تحفہ لانے والے کا خیال بدل جاتا۔ کہ میرے تحفہ سے حضور کے دربار میں اعلےٰ چیزیں موجود ہیں۔ اور جو شخص محبت و عقیدت سے اگرچہ وہ شے قلیل المقدار ہوتی بطریق تحفہ پیش کرتا اُس کو نہایت خوشی سے

قبول فرماتے اور کمال منبسط ہوتے۔

ایک صاحب طالب مسمٰی یعقوب ساکن موضع کنتاں جو سنڈیلہ سے قریب ہے۔ ہر پنجشنبہ کو ان کا دستور تھا کہ مکان سے ایک موٹی روٹی اور دہی جس میں لسن مرچ پڑا ہوتا لاتے۔ حضور نہایت خوش ہوتے اور ان کے لیئے دعائے برکت فرماتے۔ اور ان کے اخلاص کی وجہ سے اگرچہ کھانے کا وقت نہ ہوتا کچھ تناول فرماتے غرض یہ ہے کہ خلوص آپ کو پسند تھا۔ اور یہ بھی دیکھا گیا کہ جو اخلاص سے کوئی شئے لاتا اُس کو فائدہ پہنچتا اور اگر کسی کی یہ نیت ہوتی کہ میں حضور کو نذرانہ یا کسی چیز کو ہدیتہً پیش کر کے راضی کر لوں گا اکثر دیکھا گیا کہ اُس کو نقصان پہنچا۔ عقیدت میں فرق آگیا اور کام اس کا نہیں ہوا۔

عجب نازک کام ہے کہ ایک صاحب حضور سے بیعت ہوئے اور کام نے بھی اُن پر اثر کیا اور نماز میں بھی رقت اور کیفیت گریہ و لرزہ بہ اندام پیدا ہوا ان کی عورت نے جب یہ حال دیکھا۔ اُس نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ گھر بار چھوڑ کر فقیر ہو جاویں گے اُس کے اس کہنے سے کچھ سوءِ ظنی حضور کی طرف پیدا ہو گئی تھی۔ کیفیت نماز جاتی رہی اور ان کا لڑکا بیمار ہوا اور دفعتہً مر گیا۔ اُسی دن سے اُن صاحب نے سرا حوض پہ آنا جانا چھوڑ دیا اور کہا کہ پیر صاحب نے لڑکے کو کیوں نہ بچایا۔ ہمارے حضور کا معاملہ ابتدا سے انتہائے حیات تک توکل پر رہا۔ لنگر بھی جاری تھا اکثر اوقات دس بیس مہمان دستر خوان پر ہو جاتے اور وہی کھانا جو مہمانوں کے سامنے پیش ہوتا ہمراہ ان کے بکمال سادگی و بے تکلفی سب کے ساتھ تناول فرماتے۔ جب تک حضور کی بینائی میں فرق نہیں آیا تھا۔ مہمانوں کے ہمراہ کھاتے رہے اکثر ایسا اتفاق بھی ہوا کہ حضور کے لنگر خانہ میں جو بقال کہ جنس دیتا تھا اُس کے دو چار سو روپیہ ہو گئے۔ جب اُس نے عرض کیا اُس کے اس خیال نے حضور کو تشویش میں نہیں ڈالا صرف قرضدار کی بے چینی ظاہر ہوتے ہی اللہ جل جلالہ غیب سے سامان کر دیتا اور کل قرضہ ادا ہو جاتا۔ حضور کی اخلاقی کیفیت یہ تھی کہ طالبانِ حق جو باہر سے تشریف لاتے

Marfat.com

جب تک وہ خود ارادہ واپسی نہ کرتے حضور اپنی طرف سے نہ کہتے کہ چلے جاؤ۔ اگر کوئی شخص جس دن آیا اسی وقت جانا چاہتا اُس کو روکتے بھی نہ تھے۔ کھانے پینے میں اسراف کا کمال لحاظ تھا۔ دال۔ چاول۔ گوشت ترکاری کے سوا روزانہ لنگر میں کچھ نہ پکتا تھا۔ کبھی فصلی چیزوں کو مثل انبہ و خربوزہ طالبین کے لیئے بازار سے منگا کر پیش کیا جاتا۔ غرضیکہ جب آپ کی بینائی بہ سبب کبر سنی نہ رہی اور آپ کو ضعف زیادہ ہو گیا تو صاحبزادگان یا جو خادم کہ لنگر کا تحویل دار رہتا حضور کے لیئے پرہیزی کھانے کا خاص انتظام کرتا چنانچہ وصال سے ایک سال قبل آپ کی خدمت میں بنگالی شاہ بہ مسمیٰ عبدالکریم بحالت معذوری حضور رہا اور اُس نے خدمت حضوری سے بہرۂ وافر حاصل کیا غرض یہ کہ مساوات کا لحاظ تو خاص تھا۔ غریب و امیر سب ایک ہی دستر خوان پر بیٹھتے حضور خود و نیز صاحبزادگان کو تاکید فرماتے کہ طالبین کی نگہداشت کھلانے پلانے میں کافی رکھنا ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص شرم لحاظ کی وجہ سے اپنی زبان سے اپنی ضرورت کو نہ کہے اور کبھی خود اپنے پیالے میں بعض کسی طالب کو شریک کر لیتے۔ برتاؤ دنیاوی میں اپنے کو طالب پر ترجیح نہیں دیتے تھے۔ آپ کی تاریخ زندگی یہی بتلاتی ہے کہ ہر طالب کی دلجوئی و خاطر مدارات زیادہ فرماتے جس سے طالبوں پر بھی اثر مساوات و اخوت کا پورا پڑتا تھا گویا طالبین کے لیئے ایک ہدایت تھی آمدنی و خرچ کا کوئی حساب جمع خرچ باقاعدہ نہ تھا جو کچھ خدا نے بھیجا۔ وہ یا تو فرحتہ بقال میں گیا و یا دیگر ضروریات عمارت وغیرہ میں گیا۔ بچت کی کوئی مد نہ تھی۔ عمارت کا شوق حضور کو جب سے کہ منشی قادر بخش صاحب اوورسیر ہردوئی کو داخل طریقہ کیا پیدا ہوا اور اس وقت سے عمارات میں آئے دن اضافہ ہوتا رہا۔ ہمیشہ مزدور لگے رہتے اور ان کو تنخواہیں دی جاتیں۔ طالبین سے وہ شفقت کا برتاؤ فرماتے کہ ہمارا دنیا میں حضور سا شفیق و مہربان کوئی نہیں۔ طالب کی ہر پریشانی و مصیبت میں ظاہری و باطنی اعانت فرمانا آپ کا نصب العین تھا۔ اکثر طالبان دور دراز جو سنڈیلہ سے بہت دور فاصلہ پر رہتے تھے اور انہوں نے

بکمال اشتیاق خود اپنے کو حضور کی خدمت میں پہنچایا۔ واپسی کا کرایہ لنگر سے حضور نے ان کو عطا فرمایا۔ اور ایسا بھی دیکھا گیا کہ حضور نے خود منی آرڈر بھیج کر ان کے اندرونی اشتیاق کے باعث انہیں طلب بھی فرمایا۔ چنانچہ ایک مرتبہ راقم الحروف کو اپنے چھوٹے بھائی کی شادی میں کچھ خرچ کی کمی پڑی۔ اور بھیا محمد صدیق صاحب کو میری ضرورت معلوم ہوئی۔ انہوں نے حضور سے عرض کیا فوراً حکم کیا کہ دیکھو لنگر میں کچھ ہے اور جو کچھ ہے کُل دے دو۔ چنانچہ ۵۰ روپیہ لنگر میں تھے جتنے کی مجھے ضرورت تھی دیا گیا۔ غرضیکہ طالبوں پر آپ کی شفقت و مہربانی بے حد تھی کہ ماں باپ بھی ایسا برتاؤ محبت کا نہ کریں گے۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ اگر ایک طالب نے دوسرے طالب کو حضور کے سامنے تحقیر کے الفاظ استعمال کیے ناخوش ہوتے اور تنبیہ فرماتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ پنجاب میں ایک مولوی صاحب مولوی منقیم الدین صاحب سے کتاب رابطہ نبوت و روح نماز جس میں مولانا نے رابطہ شیخ کو احادیث اور اقوال بزرگان دین سے ہر سلسلہ میں رائج ہونا ثابت کیا ہے۔ کچھ گفتگو ہوئی اور مولوی منقیم الدین صاحب کو کچھ تحقیری الفاظ جو بعید از شان مولویت تھے استعمال کئے اور تحریر میں بھی لائے۔ مولوی صاحب موصوف نے وہ تحریر حضور صاحب کی خدمت میں پیش کی۔ حضور نے الفاظ تحقیری شان مولوی صاحب میں لکھے دیکھے رگِ ہاشمی جوش میں آگئی۔ اور اسی وقت اس خط کا جواب لکھا کہ جس کا نام تنبیہ الغافلین ہے۔

ہمارے حضور روحی فداہ مخلوقات سندیلہ سے یہاں تک کہ اپنے اہل و عیال سے بھی تنگ آکر بوجہ غلو نسبت عالیہ و احتراز انعکاس ہر کس و ناکس علیحدہ ہو گئے تھے اور ہر اوقت ہی پر شبانہ روز رہتے تھے۔ یہاں تک کہ برادری کی تقاریب شادی و غمی و علالت اہل و عیال میں بھی بجز جمعرات کے دن کے نہ تشریف لے جاتے تھے۔ البتہ اپنے طالبین کی رضا جوئی و خوشنودی آپ کو ہمیشہ ملحوظ خاطر تھی اور فرماتے کہ یہ خدا کا طالب ہے اس کی دل شکنی مخالفت حق ہے۔ چنانچہ جب میرے بھائی کا عقد ہوا میں نے بالحاح وزاری صرف عقد پڑھانے کے لئے بنا بر حصول برکت خواہش

Marfat.com

ظاہر کی اور جملہ مصاحبین حضوری کی سفارش ہم رکاب تھے اور حضور کا تشریف لانا باعث فخر تھا۔ منشی امیر حسن صاحب مرحوم و نیز جملہ حاضرین مجلس جو خدمت حضور میں حاضر تھے اور حضور بوجہ اخلاص و عقیدت اُن سے محبت فرماتے تھے عرض کیا۔ میری عرضداشت کو پیش کیا۔ چونکہ مجھے بوجہ کمال ادب جرأت حضور سے عرض کرنے کی نہ تھی۔ غرض منشی امیر حسن صاحب مرحوم نے فرمایا۔ بہتر ہوگا کہ امیر حسن مکان سے بگھی منگوائیں۔ اور وہ بیچارہ مخلص آدمی ہے مع تمامی حاضرین مجلس اُس کے بھائی کے عقد میں شریک ہوں۔ اگرچہ مجھے قبولیت عرض خود کی امید نہ تھی مگر ؎

قرباں نگاہے تو شوم بعض نگاہے   وز دیدہ نگندی بمن از ناز نگاہے

بگھی پر معہ حاضرین مجلس سوار ہو کر غریب خانہ پر تشریف لائے۔ ماحضر تناول فرمایا۔ دعاء برکت فرما کر واپس سراحوض تشریف لائے۔ اس کے علاوہ میرے علم میں کوئی واقعہ ایسا نہیں ہوا جس میں حضور سندیلہ تشریف لے گئے ہوں۔ اِلّا حافظ محمد عثمان صاحب جو آپ کا پوتہ ہے اُس کی روزہ کشائی میں بہ منت صاحب سجادہ معہ واعظ مولوی غلام رسول صاحب نوتکی چند گھنٹوں کے لیئے بنا بر روزہ کشائی تشریف لائے اور فوراً بہمراہی طالبان دیگر واپس گئے۔ خاص سندیلہ حضور کا آبائی مکان ہے اور صاحبزادگان کے اہل و عیال وہیں رہتے ہیں۔ لیکن کبھی آپ بعد وصال والدہ صاحبہ مکان پر اُن کے دیکھنے کے خیال سے نہ تشریف لے گئے۔ والدہ مخدومہ صاحبزادگان جب حیات تھیں کچھ دنوں حضور کا یہ طریق رہا کہ پنجشنبہ کی رات کو مکان پر قیام فرماتے۔ اور جمعہ کی نماز دوست علی خاں صاحب مرحوم کی مسجد میں جو سراحوض سے قریب پڑتی تھی پڑھاتے اور پھر واپس سراحوض تشریف لے جاتے۔ ایک بار صاحبزادہ کلاں یعنی صاحب سجادہ صاحب بیمار تھے اُن کو سراحوض پہ بلالیا اور مکان پر تشریف نہ لے گئے۔ والدہ شریفہ مخدومہ صاحبزادگان سخت بیمار ہوئیں عزیزداری کے عورتوں نے مجبور از حد فرمایا اور بالحاح التجا کی مگر نامسموع ہوئی اور نہ تشریف لے گئے۔ غرض یہ کہ جب سے بے تعلقی لواحقین و متعلقین سے فرمائی نہایت

ثابت قدمی سے اپنے ارادہ پر توکل علے اللہ رہے اور حقوق شرعیہ اہل و عیال اپنی حد مقررہ تک ادا فرماتے رہے۔ البتہ چونکہ ع بوئے جگرِ سوختہ پوشیدہ نہیں رہتی۔ صاحب سجادہ کی اہلیہ ثانی یعنی والدہ غفور احمد و غفران احمد نے بہ نیاز و زاری خدمت میں عرض کیا کہ حضور اپنے مبارک قدم چند منٹ کے واسطے کہ جو اس عاجزہ نے حد بدسکان تعمیر محض بتوجہ و دعائے حضور سے کیا ہے قدم رنجہ فرما کر کلبۂ احزان کو منور و متبرک فرمائیں میرے گھر میں برکت ہوگی اور مجھ عاجزہ کے لئے کمال فخر کا باعث ہوگا۔ پہلے تو سرکار نے بہ لطائف الحیل اعراض فرمایا اور خرچ و اخراجات سے خائف فرمایا جس سے کہ شاید کہ صرف اخلاص کا اندازہ کرنا مقصود تھا منع فرمایا۔ مزید کوشش پہ باوجود معذوری خود بسواری پالکی بہمراہی چند طالبان بوقت تشریف لے گئے۔ غائبانہ کل زنان و مردان طالبان قصبہ کو خبر ہو گئی اور دو بجے رات تک اُن کے کھانے پینے کے نظام میں صرف ہوا جیسے کہ پیشین گوئی سرکار نے فرمائی تھی والدہ غفور احمد نے چونکہ پلاؤ پکوایا تھا۔ حضور نے قدرے تناول فرمایا اور دعائے برکت فرمائی اور اُسی وقت سرا حوض تشریف لے گئے۔

یہ حضور کی آخری تشریف آوری سندیلہ شہر میں تھی۔ جس کے آٹھ ماہ کے بعد سرکار نے وصال فرمایا۔ اور آج بھی والدہ غفور احمد کا قول ہے کہ میرا مکان اُسی وقت سے فیوض و برکات کا مخزن بنا ہوا ہے اور جب تک مکان قائم ہے یہ برکات ہرگز کم نہ ہوں گی۔

اوپر تحریر ہو چکا ہے کہ دوست علی خان کی مسجد میں نماز جمعہ سرکار پڑھاتے تھے۔ یہ ناچیز آپ کے ہمراہ ہوتا تھا اُس ہمراہی کی لذت آج جب یاد آتی ہے وہی لطف ہمرکابی پیش نظر ہو جاتا ہے اور ایک بے چینی و بے آرامی کی حالت لطف آمیز پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ حضرت کا خطبۂ جمعہ سور تہائے قرآنی و دیگر خطب جو آپ پڑھا کرتے تھے آج اُس لطف کو آنکھیں اور دل ڈھونڈھتا ہے کہیں پتہ نہیں چلتا ۵

طبیب عشق را دکان کدام است دوائے دل دہد اورا چہ نام است

کوئی نشان کہیں نہیں ملتا۔

جس وقت سے حضور کی بینائی میں فرق آگیا اور حضور نے مسجد مذکور میں جانا ترک فرمایا اگرچہ نماز جمعہ ادا ہوتی ہے وہ لطف کجا۔ سرا حوض سے مکان تک جانے میں ایک قبرستان پڑتا تھا آپ جوتہ پہن کر قبرستان میں نہیں تشریف لے جاتے تھے نعلین مبارک ہاتھ میں یہ ناچیز لے لیتا آپ ننگے پیر کچھ آیات قرآنی تلاوت فرماتے ہوئے اور دعائے مغفرت کرتے ہوئے قبرستان کو طے فرماتے تھے۔ غرضکہ قبرستان کا ادب فرماتے۔

طالبوں کی تادیب میں اکثر آپ کوشاں رہتے۔ چونکہ آخر عمر میں آپ کی خدمت میں اکثر خدام جہلا تھے اور آپ کی حالت معذوری تھی کچھ انقلابات طالبین میں و تعلیم میں اکثر واقع ہو جاتا جس کی ہمارے صاحب سجادہ نے کمال نگہداشت بفراست فرمائی اور طالبان کو احکام شرعیہ سے مطلع کر کے فہمائش کرتے کہ ادب شرعیہ کی مراعات طالب کو ضرور چاہیے کیونکہ یہ مجلس اور مجلس ہے اور صحبت صحبت عوام نہیں اس مجلس کے لوگوں کا رنگ رحماءُ بینہم کے رنگ میں رنگا ہوا ہونا چاہیے ورنہ ادبار اور خسارت نقد وقت ہوگا اور ناکام اور محروم فیوضات حضور یہ سے رہنا ہوگا اور آخر میں یہ فرماتے وما توفیقی الّا باللہ علیہ توکلت والیہ اُنیب۔ موجودگی صاحب سجادہ میں حضور بھی بوجہ علم و کمال ادب طالبین سے ارشاد فرماتے کہ حکیم جی صاحب کا بہت لحاظ رکھا کرو کوئی امر خلاف شریعت و ادب مجلس اُن کے سامنے نہ کرنا اور فقیر کے رنگ مجلس کو اس اپنے جہل سے منقلب نہ کرو۔ ؎

طاعت و توفیق طاعت درمیاں افگندہ اند کس بمیداں درنمی آید سواراں راچہ شد

شہ سوار کا کام ہے کہ علماء اللہ کا مرتبہ سمجھے اور عمل پیرا ہو کر اُن کے قدم بقدم اقتدا کرے اُن کے رنگ میں اپنے کو رنگ لے۔

اور لبا اوقات کسی کی بے ادبی پر سرکار ایسے جملے ارشاد فرماتے کہ اگر کوئی ذی علم اور صاحب فہم ہوتا تو پھر اُس سے تمام عمر کے لیئے وہ حرکت چھوٹ جاتی اکثر جہلا اُس وقت کے خدمت دینی کے مفاد سے محروم رہے اور بے تمیزی اور بے ادبی

Marfat.com

اور عدم اعتراف جہل سے جہل مرکب میں پھنس گئے اور بزعم فاسد خود اہل علموں کے مقابلہ میں تصوف اور علم حضوری کو ایک دوسری شے علاوہ علم دین کے سمجھ کر ادعائے شیخوخت کا جاہل جن اُن پر مسلط ہو گیا۔ اور صراط مستقیم کی حد مقررہ سے بہت دور اپنے کو پھینک دیا اور اصلی مقصود کو فوت کر دیا۔ اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم۔ اور یہ باوجود فہائش بسیار نہ سمجھے کہ ادب اس دربار کے لوگوں کا اور اس مجلس کا رکن رکین ہے۔ (یعنی مضبوط مکان ہے) اور مقدم یہ کام ہے۔ ورنہ مجلس تضیع اوقات جانبین جس کا (خسر الدنیا والآخرہ) نتیجہ ہے۔ اپنے کو بگاڑ بیٹھے۔

غرض اس کام اور اس نسبت باطنیہ کی اولاً علاوہ تصلوٰۃ و لطف ذکر اور رکام متعلق بہ خیال ہے اور خیال کو بوجہ پاکیزگی و ربط حُبّی طالب عموماً اور پیران عظام خصوصاً اسی کوشش میں اپنے وقت عزیز کو صرف کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو آئینہ جس قدر صاف ہو تھوڑی گرد و غبار سے آلودہ ہو جاتا ہے۔ ہمارے حضور چونکہ آئینہ جمال انوار نبوت کے تھے لہذا تکلیف انعکاس آیند و روند عوام و ناآشنا کار سے مخاطبت بوجہ اخلاق کر بیان نہ فرماتے اُن کے چلے جانے کے بعد آپ کو سخت تکلیف کا سامنا تھوڑی دیر تک ہوتا بلکہ بخار بھی کبھی شدید آجاتا۔ ایسی حالت متواردہ میں آشنا کار لوگ حضور کی پاکوبی و مجلس میں بیٹھ کر قرآن خوانی و ضبط کار باطنی فرماتے تھوڑی دیر میں حضور کی طبع اصلی حالت پہ آجاتی۔

یا حضور خود تنہائی میں خراماں ٹہلتے اور طبع شریف و لطیف کو صاف فرماتے اور کبھی اگر کوئی غیر شخص امامت کرتا ہوتا اور خیالات خود میں نماز پڑھتا اور رکعت کو دراز کرتا تو بسا اوقات آپ کو استفراغ شروع ہو جاتا اور لرزہ آجاتا یہ کیفیت دن بھر آپ کی رہتی اور اکثر طلبائے خاص کام آشنا مزاج پر سی کو حاضر ہوتے اور کلام پاک کی تلاوت خوب گم ہو کر کرتے اور حافظ گلاب و مولوی مقیم الدین صاحب و حاجی بہرداد صاحب وغیرہ حضور کے خوش فرمانے کے لیے غزلیات خواجہ حافظ شیراز پڑھتے بعد چندے وہ کیفیت دفع ہو جاتی اور کبھی

Marfat.com

غسل فرماتے اور اذکار انبیاء اصحاب کرام سے طبع مبارک صاف فرماتے۔ اور ان اعمال مذکورہ سے آپ بشاش ہو جاتے اور حزن و ملال چہرہ پر بالکل نہ رہتا۔ اور طبع مبارک صاف ہو جاتی۔ اور انبساط تامہ حاصل ہو جاتا۔

حضور پُرنور اولاً تعلیم ذکر فرماتے اور زیادہ تر نگہداشت صورت کی تاکید فرماتے۔ اور جب کوئی طالب بارادہ بیعت آتا اولاً اُس کو ایسا مایوس کر دیتے کہ وہ سمجھتا حضور مجھے داخل طریقہ نہ فرمائیں گے۔ اور فرماتے کہ فقیر کے پاس آپ کیوں آئے نہ کوئی کرامت نہ خوارق نہ کوئی عجائب بات یہاں کیا دیکھا ہے۔ دوسری جگہ جائیے ایسے شخص سے آپ کو کیا فائدہ ہوگا۔ اور کیا ملے گا ع من ہیچم و از ہیچ نیاید کارے۔

جب طالب کو زیادہ گرویدہ اور بے چین دیکھتے اُس وقت آپ اول توبہ کراتے اور دو رکعت نماز نماز توبہ پڑھاتے اور سلطان الذکر کی تعلیم فرماتے اور بتوجہ خود ہا اُسی وقت اجرائے ذکر کرا دیتے۔ اور اکثر لوگوں پر اُسی وقت کیفیت گریہ طاری ہوتی کہ طالب دیر تک اُسی کیفیت میں رہتا حضور دعا فرماتے اور بتاکید فرماتے کہ خبردار شریعت سے سرمو تجاوز نہ کرنا۔ و نگہداشت شکل فقیر سے انوار موجودہ و منتظرہ میں سعی بلیغ کرتے رہنا اس طریقہ میں اول ہی سے لذت ایسی میسر ہو جاتی ہے کہ روز بروز طالب کی ہمت بڑھتی جاتی ہے۔ اور حضور کی طرف عقیدت و اخلاص روز بروز بڑھتا جاتا ہے اور انکساری پیدا ہوتی جاتی ہے۔ اور جس قدر محبت بڑھتی جاتی ہے۔ اُسی قدر تماشۂ عالم امر کے کوائف اُس پر کھُلتے جاتے ہیں۔ جب حضور کو یہ کوائف معلوم ہوتے پندرہ دن کے بعد رابطہ کی تعلیم فرماتے۔ اُس وقت طالب نماز میں خصوصاً بحالت سجدہ زیادہ حلاوت و نیاز و شکستگی و بیقراری پاتا۔ اور تقلب قلب و گریہ زیادہ ہوتا۔ آئندہ جتنی ہمت طالب میں ہوتی ترقی کرتا اور واللہ جس کے نصیب جتنا لکھا ہوا ہوتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اور طالب بغیر فنائیت سیر عالم امر کہ جو علم تصوف کا رکن ہے حاصل نہیں ہو سکتا۔ تعلیم دینے کے بعد درود شریف حضوری کے پڑھنے کی مزید تاکید فرماتے اور خیال سے پڑھنے کو ارشاد فرماتے۔ زبان سے پڑھنے کو منع فرماتے۔

Marfat.com

یہی درود حضوری ایک خط میں جو مولوی لطف علی صاحب مرحوم ساکن سندیلہ کو حسب خواہش اُن کے تلقین تحریری میں فرماتے ہیں۔ کہ مخدوما حسب طلب سامی بموجب وعدہ درود شریف با معنیٰ و الفاظ رقم کردہ ارسال خدمت سامی است۔ اگر خواستہ ایزد است نافع خواہد آمد مگر حسب شرائط ملتمس زبانی بالتخیل والتوہم باید خواند کہ ایں راد رود حضوری می نامند و قاعدہ مروّجہ و وقائع ممزوجہ اکابرایں طریق است ایں زینۂ اول است کہ اکابرایں طریق قدس اللہ اسرارہم بدیں شاہراہ پوئیدہ اند و موصول الی اللہ گردیدہ ؎

کار این ست غیر این ہمہ ہیچ ہمہ شیران جہاں بستۂ ایں سلسلہ اند

روبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلہ را ہیچ کس را تا نگردد ایں فنا

نیست رہ در بارگاہِ کبریا

اندک معروضہ را خیلے تصوریدہ بکار پیوندند تا وسیلہ نجات سرمدی باشد ؎

تا بجاروب لا نروبی راہ کے رسی در سرائے الا اللہ

اللہ بس باقی ہوس۔ و وقت خواندن خیالات عاطلہ و باطلہ را گزاشتہ بحالِ باطن کہ گفتہ ام از دل بگزارند کہ شیطان دشمن قوی است۔

(اِن الشیطان للانسان عدوٌّ مبین) انواع انواع خیالات را شیطان برائے شما خواہد آورد ہمہ را گزاشتہ متوجہ کار خود باشند۔ با تفرع و الحاح با خضوع و خشوع نشینند۔ چہ عجب از اکابرایں سلاسل معاونت برائے شما بیاید ؎

گوشت از بار دُر گراں شدہ است نشنود نالہ و فغانِ مرا

از حال مولوی عنایت علی صاحب خبر ندارم۔ تحریص ملاقات است۔ از اخبار مزاج خویش و اوشاں طالب ہستم۔ کنا۔ س۔ جین۔ سا۔ ح۔ ق۔ ن۔ د۔ ز۔ ر۔ ی۔ بارگاہ عاقلہ ۱۲ قرآن ۱۲ وزیر علی ۱۲

ص۔ ف۔ آ۔ ن۔ د۔ ک۔ ہ۔ و۔ صوفی فرزندگل عرف وزیر سرا حوضی۔ صوفی کابلی ۱۲ اندوری

اس درود شریف کا ذکر قلبی ہوتا ہے۔ جو موید رابطہ ہے۔ ایسے رابطہ کو راہ عشق و محبت اور فنافی الشیخ بھی کہتے ہیں۔ یعنی اپنے کورنگ۔ ڈھنگ۔ سنگ و شکل و

Marfat.com

صفت پیر پانا اور ہو جانا ؎

من تو شدم تو من شدی۔ من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں۔ من دیگرم تو دیگری

خواجہ حافظ لسان الغیب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

میاں عاشق و معشوق ہیچ حائل نیست — تو خود حجاب خودی حافظ از میاں برخیز

حجاب خودی کیا چیز ہے۔ انہماک و تعلق ما سوا اور بہ ریاضات شاقہ جیسا کہ بزرگان دین کے حالات سے ثابت ہوتا ہے یا عشق و محبت کے ولولہ میں انسان اپنی ہستی سے گذر کر اور محبوب کی ہستی کو پیش نظر رکھتا ہوا اسی خیال میں محو رہتا ہے۔ جیسا کہ قیس کی حالت پر نظر ڈالنے سے خودی کا جانا بخوبی محسوس ہوتا ہے۔ جب حجاب خودی نہ رہا تو طالب مطلوب کے رنگ میں رنگ جاتا ہے اور انت لیلیٰ و انا لیلیٰ قیس کی زبان کی طرح سنتا ہے۔ اب جس درجہ کا کمال باطنی مطلوب کا ہے اُس درجہ تک عاشق کی بھی رسائی ہے۔ لیلےٰ چونکہ کمال باطنی سے ناقص تھی۔ قیس بھی ناقص رہا اور کمالات مطلوبہ سے ناآشنا رہا۔ حضرت سیدنا ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق و شیدا تھے۔ شب معراج میں بھی رفیق رہے اور ما صَبَّ اللہ فی صدری حتیٰ صَبَبْتُہٗ فی صدر ابا بکرٍ کے مصداق بنی۔ اور واقعہ معراج کی سب سے پہلے تصدیق فرمائی۔ صدیق کا لقب عطا ہوا۔ آج آپ ہی امیر الصادقین کے لقب سے ممتاز ہیں۔ غرضیکہ راہ عشق میں خاصۂ محبوب و ناز معشوق طالب اپنے پیر کا بوجہ اخلاص تامہ اتار لیتا ہے اور بموجب حکم (کونوا مع الصادقین) رفتہ رفتہ اُتر جاتا ہے ؎

گر مصور صورتِ آں دل ستاں خواہد کشید — حیرتے دارم کہ نازش را چساں خواہد کشید

ناز کا اُتارنا طالب اور محب صادق مع الاخلاص کا کام ہے۔ محبت اور فنائیت میں فرق ہے محبت میں محبوب و مُحب دو چیزیں علیحدہ ہوتے ہیں۔ اور فنائیت میں دونوں مل کر ایک ہو جاتے ہیں لیکن رابطہ کامل کا یعنی جو پیر کمالات نبوت سے مقتبس ہوتا ہے

Marfat.com

خشکی سے آتا ہے۔ اور اگر آگیا تو مزہ دے جاتا ہے جس قدر طالب میں لطافت ہوگی۔ اسی قدر پرتو پیر لطیف سے انوار منقش ہوں گے۔ رابطہ حقیقت کا تھوڑا قیام بھی عجیب لذت رکھتا ہے۔ خاصکر اس کا لطف وظیفہ نماز کے ساتھ مخصوص ہے۔ یا جب اپنے چند ہم خیال رہروان سلک ہذا ایک دوسرے میں گم ہونے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اُن لوگوں کو پتہ چلتا ہے۔ ہمارے حضور قدس سرہ العزیز طالبوں کو کہ جو طاقت اس امر کی رکھتے تھے فرماتے کہ ایک دوسرے میں گم ہو کر بیٹھا کرو۔ تاکہ ہر ہر شخص کو اپنی نسبت کا امتیاز ہو جاوے۔ اس رابطہ کی روش میں خطرات (حدیث نفس) خود بخود جاتے رہتے ہیں اور تزکیہ نفس ہو جاتا ہے اور عجز و انکساری طالب میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ شعر حسب حال زبان سے جاری ہوتا ہے ؎

تن مردہ کو کیا حاجت ہے اپنی خود نمائی کی ۔۔۔ کفن کی ایک چادر چاہیئے جس میں ہو تیری

یہ وہی چادر پاک یا ہیولائے نبوی ہے کہ جو سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رض کو اپنے محبوب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بوجہ معیت تامہ بطور نسبت عطا ہوا تھا اور وراثتاً طالبان نسبت صدیقیہ کو تا قیامت یہ ردائے مبارک حاصل ہوتی رہے گی ؎

ردائے احمد مرسل بپوش اے عاشق ۔۔۔ ملائے عشق شنو ہر دم ز روح بلال

اسی چادر نبوی کے حصول کے بعد مرتبہ مقام صدیقیہ ہے جو حضرات خواجگان عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا آخری نقطہ ہے یہ خاص بات حضور کی نسبت میں اللہ نے ودیعت فرمائی تھی۔ خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی طریقہ تعلیم تھا۔ لیکن فرق یہ تھا کہ خواجہ مذکور رح جس طالب کو دیکھتے کہ ولولہ اشتیاق و محبت سے بے چین ہے (یعنی طالب مراد ہے) یہ طریقہ تعلیم فرماتے ورنہ صرف تعلیم ذکر پر اکتفا فرماتے۔ اور ہمارے حضور قدس سرہ طالب کو خود بزور انوار کمالات نبوت اپنا عاشق بنا لیتے تھے کار اصل نسبت کا تعلیم فرماتے۔ اور یوں ارشاد فرماتے کہ جب عکس ظلال نور نبوت کا طالب پر پڑے گا۔ بوجہ آثار نور نبوت طالب خود منجذب ہو جائے گا۔ یہی وجہ تھی کہ حضور کے پیچھے نمازیں لوگوں کی ہچکیاں بندھ جاتی تھیں۔ اور مقتدی خاصکر طالبین ایک دوسرے سے بالکل بیخبر ہوتے۔ نماز میں

Marfat.com

عجز و انکسار جو شان عبدیت ہے۔ اس نسبت پاک کا پہلا سبق ہے۔ یہ حالت طالب شیدا پر اُسی دن بوقت تعلیم اثر کر جاتی۔ غرضیکہ ہمارے حضور کی ذات کو زمانہ موجودہ میں نسبت عالیہ نقشبندیہ مجددیہ بنوریہؒ کا مجدد صدی کہنا زیبا ہے۔ اس صاحب نسبت والے کی ایک خاص شناخت یہ بھی ہے کہ اس کو جمائی نہیں آتی کہ جو مخترعات شیطان سے ہے۔ کیونکہ یہ علامت غفلت کی ہے۔ جس قدر انسان پر غفلت ہوتی ہے جمائی و انگڑائی زیادہ آتی ہے جس کی احادیث شاہد ہیں۔ رابطہ محبت جس قدر طالب میں اثر کرے گا اُس کے کار باطنی میں اُسی قدر ترقی ہو گی۔ انواع انواع تجلیات کے ساتھ معہ تلوینات یوماً فیوماً ترقی کرتا جائے گا۔ ہاں وہ لوگ جو حضور سے طالب نسبت ہو کر خلافت و اجازت جس سے ان کی مراد شہرت و ذریعہ معاش ہوتا اُن پر یہ کام کم اثر کرتا۔ کیونکہ یہ راہ مستقیم جس کا صرف مقصود خدارسی ہے۔ اخلاص طلب کرتی ہے (اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ) ہے۔ نہ کہ دنیا کمانے کے واسطے مثل احبار و رہبان قدیمہ بننے کے لئے۔

اس کام کی تمیز و شعور ظاہری شعور کے برعکس ہے اس میں اصل چیز محویت ہے جس قدر محو ہوتا جائے گا۔ کام میں ترقی پاتا جائے گا۔ محبت شیخ اس کام کا لب لباب ہے۔ صحبت میں طالب فیض پاتے ہیں اور مطابق حب خود منجذب ہوتے ہیں نہ درود۔ نہ وظیفہ کی تعلیم ہے۔ نہ چلہ کشی کی زحمت و نہ تسبیح خوانی و نہ حصول لطائف کی طلب ایک دور ہے کہ جو رواں ہے۔ طالب اُس سے فیض یاب ہوتے ہیں صراط مستقیم کا یقین ہوتا ہے۔ بظاہر کوئی خوارق و کرامات بھی نہیں اگر ہیں تو بقول مجدد صاحبؒ اس خانوادہ بزرگ کی کرامات نماز ہیں ہیں۔ حضور کی صحبت میں وہ لطف میسر تھا جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالی میں تھا۔ اب ایسے پیر کی تلاش کہاں کریں اور کہاں جاویں ہمارے حضور روحی فدا طالبوں سے فرمایا کرتے تھے ؎

کارواں رفت تو در خواب و بیاباں در پیش   کے روی راہ ز کہ پرسی چہ کنی چوں باشی

Marfat.com

ہمارے حضور پرنور کی ذات اقدس کو اللہ جل جلالہٗ سے ہم تیرہ بختان کے لیئے ماہتاب انوارِ رسالت سے منوّر ہتی منجانب حق عطا ہوئی تھی۔ اس موقعہ پر ایک تک بندی کہ جس سے حضور کے دربار کا نقشہ روبرو عاشقان حضور کھینچنا مقصود ہے شاعری سے غرض نہیں نہ فن عروض سے واقف ہوں حظ اُٹھائیں گے ؎

کون ہے وہ بادۂ وحدت میں مست — نام ہے فرزند گل ہیں ساقی جام الست
دون پتہ کچھ اور بھی میں تم کو یار — ہے سکونت اُن کی سندیلہ شہر سے دور پار
ہے سراحوض آپ کا مسکن — ہر کوئی جانتا ہے طفل و کہن
وصف اُن کا بیاں کروں میں کیا — حال کو قال میں مَیں لاؤں کیا
نور ہیں آفتاب وحدت کے — ظل ہیں لمعۂ نبوت کے
پرتوِ نورِ احمدؐی ہیں وہ — شمع بزمِ محمدؐی ہیں وہ
خلق سارا محمدؐی پایا — سماں دربارِ احمدؐی پایا
جو ملا آپ کو عقیدت سے — جیب و دامن بھرا سعادت سے
طالب حق کو دوست رکھتے تھے — زیادہ اولاد سے سمجھتے تھے
عشق میں کر کے پھر اُسے معشوق — آپ شاہد بنے اور وہ مجنوں
جب بہت ہائے ہو کو دیکھا — دامِ گیسو میں مبتلا دیکھا
نخستیں بادہ کاندر جام کردند — زچشم مست ساقی وام کردند
چو خود کردند رازِ خویشتن فاش — عراقی را چرا بدنام کردند
شکل و صورت عجیب نورانی — ہیں ملک جن کی کرتے دربانی
انکساری کی شان اعلےٰ ہے — شانِ بزمِ نبیؐ والا ہے
طالب حق وہاں جو آتے ہیں — فیض صحبت سے لیکے جاتے ہیں
نہ کوئی ورد واں وظیفہ ہے — نہ تو تسبیح نے لطیفہ ہے
دَورِ ساقی نمط رواں دیکھا — کوئی خاموش اور کوئی دواں دیکھا
نہ کوئی ورد برزباں دیکھا — نہ ریاضت کا کچھ سماں دیکھا

Marfat.com

کھایئے کھیلئے مزے کیجے لطفِ صحبت سے فیض لے لیجے
راہِ حق کا پتہ بتا دیں گے راہ سیدھی یہ وہ چلا دیں گے
ہیں کرامات یاں نمازوں میں ہیں خوارق یہاں نمازوں میں
لطف صحبت نبیؐ میسر ہے شمع بزمِ نبیؐ منور ہے
راہِ حق کی اگر تمنا ہے نہ کہ صوفی۔ خلیفہ بننا ہے
شرک و بدعت سے پاک ہے یہ راہ دزد و رہزن سے صاف ہے یہ راہ
جاننا چاہو گر طریقت کو اور شریعت کی تم حقیقت کو
رازداں تم ہوگے قرآں کے حل یہیں ہوں گے رازِ قرآں کے
ہے محبت کا کھیل یاں سارا قیس بننے کا ہے اگر یارا
عشقِ لیلےٰ کی یاں ضرورت ہے تلد من مل کے ایک صورت ہے
شیام رادھے میں جس طرح ہے ربط شیریں فرہاد میں ہے جیسا ضبط
خود کو جب تک مٹا نہ لے کوئی تر فخری کا لے سبق کوئی
ولولہ شوق اپنا رہبر ہو میکدہ پیر کا میسر ہو
جذبِ الفت کا جو مزا جانے درد و کلفت کو جو روا جانے
رابطہ شیخ سے ہو جب اتنا نظر آئے نہ جسم و جاں اپنا
ایک قالب میں دو رفیق رہیں دو ہیں کیا لاکھ گر شفیق رہیں
یار ہی یار بس رہے باقی میکدہ بھی نہ ہو نہ ہو ساقی
یہ طریقہ حضورؐ اقدس ہے منضبط خواجگانِ قدس ہے

الغرض

ساغر ہو محمدؐ کا ہو بادہ نبیؐ اس میں ساقی ہو مرا احمد غنی شارب ہو یہ دیوانہ
جب حرص و ہوا دل میں کچھ باقی نہ رہ جائے تب آنکھوں میں کھل جائے یہ رازِ فقیرانہ

حضور کے عبادات و ریاضات نہایت پابندی کے ساتھ مطابق احکام فقہیہ عم
درآمد تھا اکثر نماز خود پڑھاتے۔ کبھی مولوی مقیم الدین صاحب اور کبھی مولوی تاج الدی

Marfat.com

یا کوئی دوسرا مولوی جو اس کام کا آشنا ہوتا حسب ارشاد حضوری امامت کرتا اگرچہ حاضرین جلسہ حضور کی امامت پر راضی تھے۔ اس نماز میں خاص لطف جو پہلے بیان ہو چکا ہے طالبین کو حاصل ہوتا۔ نماز تہجد آپ کی کسی موسم میں آخر حیات تک قضا نہیں ہوئی۔ آپ بعد تہجد صبح تک منت و زاری میں الفاظ دعائیہ کہ جو مولوی صاحب نے فیضانِ حضوری میں نقل فرمائے ہیں تلاوت کرتے رہتے تھے۔ وہ وقت ایک عجیب لطف کا ہوتا تھا۔ طالبان مست ہے

صحن مست و باغ مست و کوچہ و بازار مست   یار مست و حوز مست و طالب دیدار مست

اذانِ فجر کبھی خود آپ فرماتے کہ ایک لرزہ طالبین کے بدن پر پیدا ہوتا اور عام سننے والوں کے رونگٹے تھرّا اٹھتے۔ اور نماز ہمیشہ باجماعت ادا فرماتے۔ بعد نماز ظاہر میں حقہ حضوری کا دَور اور باطن میں شراب خمخانہ نبوی فیضان عامہ کے طور پر رواں ہوتا۔ اس ذائقہ کی حلاوت سے وہ کار آشنا لوگ کہ جنہوں نے اُس خمخانۂ نبوی کے کاسہ لبریز کو پیکرِ قیامت تک مدہوش اور مست رہنے کا بیڑا اٹھایا تھا۔ پوچھنا چاہیئے

در مجلسِ صبوحی دانی چہ خوش نماید   عکس عذار ساقی در جام مے فتادہ

مولانا مقیم الدین صاحب کبھی اور صاحبزادہ حکیم محمد عثمان صاحب یا حافظ گلاب صاحب کلام مجید کا کوئی رکوع تلاوت فرماتے یا کوئی غزل حضرت خواجہ حافظ یا اپنے پنجابی زبان کے اشعار پُر جوش لہجہ میں جو حضور کی شان میں زیبا و لائق تھے اور مصداق تھے سناتے۔ اس مجلس میں طالبین پر ایک خاص قسم کی کیفیت طاری ہوتی۔

آپ ہمیشہ ذکر قلبی کو منع فرماتے تھے۔ اور کہتے کہ اس میں بیماری کا اندیشہ ہوتا ہے اور آپ ذکر قلب سے قالب کے ذکر کو مقدم سمجھتے۔ آپ نے بارہا فرمایا کہ دیکھو ذاکر کی پہچان یہ ہے۔ آستینِ مبارک اپنی اُٹھا کر اپنے ہاتھ کے رونگٹے دکھا دیتے کہ سارے کھڑے ہوتے۔ آپ فرماتے کہ اسی کو ذکر دوام سے تعبیر کرتے ہیں۔ آپ اکثر نماز زمین پر ادا فرماتے۔ خصوصاً جب نیا لباس زیب بدن فرماتے قصداً زمین پاک پر پڑھتے۔ جس سے عاجزی و فروتنی کا لطف آتا اور نفس کشی پر دال ہوتا۔ اور بہتر معالج

Marfat.com

نفس شریعت کی کمال اتباع کو فرماتے نماز عیدین عید گاہ میں ادا فرماتے۔ دل بہ یار دست بکار آپ کا خاص مسلک تھا۔ کبھی تسبیح و مصلے کی مثل صوفیان صافی آپ کو ضرورت نہ پڑتی۔ اکثر آپ مراقب رہتے اور صلوٰۃ دائمون میں معروف رہتے۔ خاص خاص طالبین کو بھی اس نماز کی ہدائیت و مزاولت کے واسطے فرماتے اور تنہائی میں زیادہ ٹہلتے کبھی یہ شعر بھی پڑھتے

کس نیست در جہاں کہ کند ناز ما قبول — یارب قبول کن تو منِ نا قبول را

جو مناجات اس وقت آپ پڑھتے تھے اس مناجات کو فیضانِ حضوری میں مولوی مقیم الدین صاحب نے لفظ بہ لفظ نقل کیا ہے۔ رمضان المبارک کے روزے باوجود کبرسنی اور علما کے اصرار پر کہ آپ اب مرفوع القلم ہیں کبھی نہیں چھوڑتے۔ وقت آخر میں جب آپ پر سکر ہروقت رہنے لگا روزہ سے معذور تھے مگر انتظام افطاری و سحری طالبان میں بلیغ کوشش فرماتے اور ملازم کو اور صاحبزادگان کو حکم ہوتا کہ اس نظام مقررہ میں فرق نہ آئے۔ گرمیوں میں آپ آبشورہ کا انتظام خود فرماتے اور دال نخود خام معہ پودینہ وادرک وغیرہ ڈال کر نہایت دلچسپی سے تیار فرماتے اور اس سے افطار فرماتے۔ مغرب کے ایک گھنٹہ کے بعد تراویح شروع ہوتی۔ بیس رکوع تراویح میں سرکار خود پڑھتے اور بیس رکوع تہجد میں معہ تین یا چار نفر طالبان دو رکعت میں پڑھتے اور آخر وقت میں ایک حافظ قرآن تراویح پڑھاتے رہتے۔ مطابق دستور مقررہ بعد تراویح کھانا تناول فرماتے۔

حضور کی بیداری و خواب میں تمیز مشکل سے ہوتی تھی۔ اکثر معلوم ہوتا کہ حضور خواب میں ہیں جب کوئی چارپائی کے قریب پہنچا فوراً پوچھتے کون ہے۔ علیٰ ہذا نماز میں بھی مقتدیوں کے اس طرح نگراں رہتے کہ اگر کسی کے خیالات نماز یا مصلے سے ہٹتے یا کوئی اسی قبیل کی بات ہوتی جس سے نماز کے خضوع و خشوع میں فرق پایا جاتا اور بعد نماز ایسی تقریر فرماتے کہ مقتدی خطا کنندہ خود سمجھ لیتا کہ یہ حرکت ہم سے نماز میں ہوئی ہے۔ آپ فرماتے ؎

کہ گر با منی در یمنی پیش منی — گر بے منی پیش منی در یمنی

اگر کوئی طالب حضور کی مجلس سے غیر حاضر ہوتا اور حضور کے پاس بھیجا ہوتا۔ فرماتے کہ جاؤ کنارے علیحدہ بیٹھو اور جو کچھ بتایا ہے کرو۔ اوقات فقیر ضائع نہ کرو۔ جمائی سے نفرت

Marfat.com

کرتے تھے جیسا کہ اوپر گزرا۔ اگر مجلس میں کسی کے جمائی آتی فرماتے جاؤ دور بیٹھو اور مجلس کو خراب نہ کرو۔ آپ کی توجہ باطنی نزدیک و دور کے لیئے یکساں تھی بشرطیکہ طالب آپ کی طرف مخاطب رہے۔ اکثر طالبین کو میرا حونش سے لکھا گیا کہ تم ان دنوں کام میں مخاطب نہیں رہتے اور تمہاری توجہ آج کل خلاف طرف ہے جس سے طالب کو شوق اور تنبیہ پیدا ہو جاتی اور عقیدت زیادہ ہوتی۔ چنانچہ ایک واقعہ راقم الحروف پر گزرا جس کو مولینا مقیم الدین صاحب نے فیضان حضوری میں درج کیا ہے۔ غرضیکہ بے ادبی اور بے تمیزی سے حضور کی خاطر پراگندہ ہوتی تھی جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے ؎

حافظا علم ادب ورز کہ در مجلس شاہ ہر کرا نیست ادب لائق صحبت نبود

اولیا اللہ کا کام بددعا کرنا نہیں صرف بے ادبی کی وجہ سے ان کے قلب میں ایک تحرک پیدا ہو جاتا ہے جس سے نقصان پہنچ جاتا ہے۔ صاحب عقیدت کو تنبیہ ہو جاتی ہے اور اہل غرض دنیادار کا نفاق بڑھتا جاتا ہے جس سے وہ بالکل تباہ برباد ہو جاتا ہے ع غبار خاطر ما چشم خصم کور کند۔

ہمارے سرکار فرماتے کہ جو مجھ کو جیسا دیکھے اور سمجھے ویسا ہی میں ہوں اگر بری نظر سے دیکھے کل جہان سے بدتر پائے گا اور اگر اچھے خیال سے دیکھے گا۔ اچھا پائیگا ؎

ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است گل است سعدی و در چشم دشمناں خار است

آئینہ کے سامنے جیسی شکل ہوگی ظاہر ہوگی۔ واقعہ مشہور ہے ایک حبشی نے اپنی شکل آئینہ میں دیکھی اس کو اپنی شکل بری معلوم ہوئی اس نے آئینہ پھینک دیا کہ یہ آئینہ اچھا نہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوجہل نے بھی دیکھا اور حضرت صدیق اکبرؓ نے بھی دیکھا ایک زندیق ہوا دوسرے نے صدیق کا لقب پایا ؎

بر مسند فقر چو بینی شاہے ز اسرار حقیقتت بہ یقین آگاہے
گر نقش کنی بلوح دل صورت زاں نقش بہ نقشبند یابی راہے

حضور کا قول تھا خالی آؤ اور بھرے جاؤ۔ جو شخص بھرا آئے گا وہ خالی جائے گا۔

اگر کوئی صاحب نسبت دیگر سلاسل کے تشریف لاتے اور [illegible]

Marfat.com

توجہ فرماتے آپ فرماتے کہ آپ اس قاسی قلب پر بفائدہ تکلیف گوارا نہ کریں۔

عرس شریف یا دیگر اوقات میں جو طالب دور دراز سے آتے اور ہفتوں قیام فرماتے جس وقت واپس ہوتے عجب شور شین بر پا ہوتیں حضور کی صحبت اور مشاہدہ چہرۂ انور کا یہ خاصہ تھا۔ طالبوں کو خصوصاً اور عوام کی عموماً یہ حالت ہوتی کہ دنیا اور اہل دنیا کی طرف سے بالکل بے تعلقی اتنی دیر کے لیئے ہو جاتی اور سوائے چہرۂ انور کے کسی طرف دیکھنا اچھا نہ معلوم ہوتا تھا۔ چہرہ انور سے انوار کی طالب کے قلب پر ایسی بارش ہوتی کہ گویا آفتاب کی کرنیں سینہ میں مسلسل چلی آتی ہیں۔ اور طالب اپنی جاں نثار کر دینے پر حضور کے قدموں پر تیار رہتا۔ بعض چیخ اٹھتے اور بعض پر ایک حالت محویت طاری ہو جاتی۔ ایک دوسرے کی خبر نہ رہتی۔ طالبان کے واسطے مثل دیگر سلاسل کوئی وقت حلقہ کا نہ تھا بلکہ وہ آفتاب معرفت پر تو نبوی ہر وقت قلوب طالبین پر منور و ضیا بخش رہتا۔ اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد ا ۔ ا لخ

غزل حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ

صبا بسوئے مدینہ روکن ازیں دعاگو سلام برساں ۔۔۔ بگرد شاہ رسل بگرداں بصد تضرع پیام برساں
بنہ بچندیں ادب طرازے سر ارادت بخاک آں کو ۔۔۔ صلوٰۃ وافر بروح پاک جناب خیر الانام برخواں
بباب رحمت گہے گزر کن بباب جبریل گہہ جبیں سا ۔۔۔ صلوٰۃ ربی علے نبی گہہ بہ دار السلام برساں
بہ لحن داؤد ہم نوا شو بہ نغمۂ درد آشنا شو
بہ بزم پیغمبر ایں دعا را زعبد خاص نظام برخواں

میرے خیال میں حضور کی ہر ادا ایک کرامت خاص تھی۔ مولوی مقیم الدین علیہ الرحمۃ نے کتاب فیضان حضوری میں مفصل لکھا ہے ؎

دل فریباں نباتی ہمہ زیور بستند ۔۔۔ دلبر ماست کہ با حسن خدا داد آمد
آں دلبر یگانہ پروائے کس ندارد ۔۔۔ گوہر شناس داند در یتیم ما را
ز عشق ناتمام ما جمال یار مستغنی است ۔۔۔ بہ آب رنگ و خال و خط چہ حاجت روئے زیبا را
شاہد آن نیست کہ موئے و میانے دارد ۔۔۔ بندۂ طلعت آں باش کہ آنے دارد

Marfat.com

حضور کی سیر و سیاحت

حضور کا تاحیات خیال رہا کہ جو کام صوفی صاحب علیہ الرحمۃ نے مجھ کو عطا فرمایا ہے مطابق حکم اُس کی اشاعت کامل ہو۔ اسی خیال میں آپ ہندوستان کے ہر چہار طرف پھرے اور تکالیف و مصائب سفر برداشت کئے اور جو ملا اُس کو کام کی ترغیب دی کیونکہ اس وقت اور طرق اور روشیں بہت موجود ہیں اور ہر زمانہ میں رہیں۔ مگر حلاوت نماز کہ جو بعض خاندانوں کی آخری منزل ہے۔ اور خدشہ و خوف سے خالی نہیں عنقا صفت مفقود ہے جس کی بابت مجدد صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ کل اذکار وغیرہ واسطے یکسوئی و جمعیت خاطر کے ہیں اور جمعیت و یکسوئی واسطے درستی نماز کے ہے (حدیث قُرَّۃُ عَینِی فِی الصَّلٰوۃِ ۔ الصلوٰۃ معراج المؤمنین۔ الفاظ خضوع و خشوع اس بات کے مؤید ہیں) کم مجلسیں ایسی ہیں۔ جن کے پیچھے نماز میں لذت حاصل ہو اور جن کی تعلیم کا نتیجہ درستی صلوٰۃ کامل ہو۔ مولوی مقیم الدین صاحب نے جو حضور اقدس کے خلیفہ تھے۔ کتاب روح نماز حسب ارشاد عالی نیاز کی جواب تک کئی بار طبع ہو چکی ہے۔ بنگال کے اکثر اضلاع مثلاً صوبہ بہار ضلع چھپرا و ضلع چورانواں میں جو کہ اکثر علماء اور حفاظ کی خاص آبادی ہے۔ زیادہ عرصہ تک ایک باغ میں قیام فرمایا۔ اور چند مولویان و حفاظ کو مثل حافظ عبد الغفور صاحب و مولوی محمد عارف صاحب و مولوی محمد فائق صاحب اور ان کے تمام اعزا معہ اکثر اطراف و اکناف کے لوگ آپ کے حلقہ بگوش ہوئے ہیں اور کارکردہ نسبت ہذا ہیں حقیقت الصلوٰۃ کی چاشنی سے خبردار اور لطف اٹھانے والے ہیں (اللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ) اُسی نواح میں ایک موضع لبِ دریا جواہی کے نام سے موسوم ہے وہاں ایک حاجی صاحب کی ہستی بہت قابلِ قدر ہے۔ اور با اثر شخص ہیں جو حضور کے عقیدت کیش و خادم ہیں آپ کے ایک جوان بچے نے جو دہلی بغرض علاج گیا تھا۔ اور مرضِ دق میں مبتلا تھا حالت غیر ہونے پر وہاں سے واپسی میں قریب اسٹیشن سنڈیلہ میں پہونچکر ریل گاڑی میں لقمہ فوت چکھا۔ افسران ریلوے نے ریل سے اتار دیا۔ اور سراح وض شریف کے مغربی ٹکڑے زمین میں بہمراہی دیگر یاران مدفونہ خواب راحت میں مصروف ہیں۔ زیر درخت

Marfat.com

شیشم قبر بنائی گئی - حاجی صاحب نے کچھ اراضی سر حوض پر بطور وقف رجسٹری شدہ جس کی سالانہ نکاسی تقریباً ۵۰ یا دس روپیہ ہے - جو سالانہ عرس ہیں ان کے خویش بذریعہ محمد نذیر صاحب آجایا کرتی ہے - اور ضلع چمپارن ہیں ایک مقام دریاپور ہے - معرز و شرفاء و اہل دل کی بستی ہے - اچھے لوگ اس میں آباد ہیں اور تھے - بڑے خوش عقیدت اور محب فقراء چنانچہ فہیم خانصاحب کہ جو حضور کے بہت جاں نثار اور پیارے اور طلب نسبت میں بہت سرگرم تھے - اور طالب اور عاشق صلوٰۃ حضوری تھے - عموماً تہجد سرکار کی خدمت میں جو آبادی سے الگ ایک باغ تھا - اور حضور کا وہیں قیام تھا ادا فرماتے - اللہ انکو مغفور فرمائے - ایک بچہ ان کا مظہر الحق ایک واقعہ اوس کی صغر سنی کا عجیب و غریب ہے اور قابل عبرت ہے - صاحبزادہ خواجہ محمد عثمان صاحب جواب صاحب سجادہ ہیں ان سے وہ بہت مانوس تھا - بوجہ زیادہ قیام دریاپور اس کو کمال ربط اندرونی پیدا ہو گیا - بوقت واپسی سرکار آپ کے ہمراہ جانے کو تیار ہوا - اور اگر کوئی مانع اس کو روکتا بوجہ سرعت طبع و ذکائے خود اس کو پریشان کرتا یہاں تک کہ تین میل دریا تک اس نیت میں پختہ رہا جو وقت سرکار کی خدمت میں پہونچا حضور نے اس کو پیار کیا اور کمال شفقت سے اس بچہ کے سر و چشم پر بوسہ دیا اور تسکین دی کہ تم اپنے باپ کے ساتھ عرس میں آنا - بدشواری وبدیدہ جوش و ولولہ اس کا کم ہوا اب ماشاء اللہ وہ بچہ صاحب اولاد ہے اور نہایت مخلص خدائے تعالےٰ برکت دیوے اور اس موضع کا بچہ بچہ سرکار کے اسم گرامی پر فدا اور لطف نماز کے شائق اور نسبت کے تشنہ ہیں اور بعضے کار سرکار سے آشنا اور اس نسبت سے بہرہ وافر رکھتے ہیں اسی موضع کے ایک رئیس جناب علی خانصاحب تھے عجیب ہستی رکھتے تھے - فقیر دوست مخیر مزاج ہیں سادگی و خیرات و صدقات و امورات خیر کے حصہ لینے ہیں ید طولیٰ رکھتے تھے آپ بھی ہمارے سرکار نامدار کے عقیدت کیشوں اور جاں نثاروں میں تھے - اگرچہ اس خاندان کے لوگ دوسری جگہ کے مرید تھے مگر حضور نے بوجہ فیوض عامۂ خود کسی کو اس نور نبوت کے برکات سے محروم نہیں رکھا ان کے صاحبزادہ اخوی محمد خانصاحب کہ جو اکثر عرس میں سالانہ میں حاضر ہوتے ہیں مجھ نیاز مند کو بھی جن سے نیاز حاصل ہوا ہے جن کو رابطہ نسبت حضوری میں کمال غلو اور ذوق و شوق رہا ہے اکثر صاحب سجادہ حضوری وہیں تشریف لے جاکر طالبان کو اس نسبت پاک

Marfat.com

کی تازگی بخشتے ہیں اور جدید قسم کی روح اپنے قیام سے طالبین کے اندر پھونکتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کو صاحب سجادہ سے کمال تعشق ہے اور چھوٹے و بڑے سب فدائی ہیں (اللّٰھمّ زد حبًّا واعتقاداً و شوقاً وازدد اشتیاقاً) محمد خان صاحب موصوف نے بھی کچھ زمین جس کی آٹھ دس روپیہ سالانہ نکاسی ہے وقف سراحوض رجسٹری کرادی ہے (اللّٰھمّ بارک بجمیع امورہم فی الدنیا والاخرۃ ببرکت انوار النبوت و برکات انوار ذوات النقشبندیہ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہم اجمعین وافاض الطالبین بانوارہم و برکاتہم الیٰ یوم الدین وصل وسلم علیٰ نبیہ الکریم علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ التسلیم والتعظیم والتکریم علیہ من الصلوٰۃ اتمہا وافضلہا واکملہا وادومہا۔

اور اسی اطراف میں لاتعداد ہستیاں ایسے حضور پرنور کی فدائی مع زن و بچہ ہیں کہ راقم کو صرف ان سے نسبتی تعلق ضرور ہے مگر نام و سکونت سے ناآشنائی ہے کس کس کے واقعات تحریر کروں اور اس بحر ذخار کے جس قدر غوطہ خور ہیں ان کی تعریف اور جاں نثاری کا اسماً اسماً کہاں تک بیان کروں ؎

ہر گلِ را رنگ و بوئے دیگر است ابں گلستاں را ہوائے دیگر است

کاتب الحروف کی یاد میں کبھی کل مجموعی طور پر طالبان کا اجتماع عرس کے موقعہ پر نہیں ہوسکا بہتوں کو بوجہ عسرت اور بہتوں کو بوجہ اتفاقات زمانہ و عسرت بہر نقد بر اس قدر لوگ پروانۂ نور نبوت کے فریفتہ آتے تھے کہ جنگل سراحوضی ان کے وجدان ذوق سے صدائے حضوری ہیں گونجتا تھا اور پیش پیش اس بادی انوار نبوت کا ہم جلیس رہتا تھا اور آج بھی بعد حضور وہی رنگ مجلس ہے

جمالِ یار بہر شش جہت تماشہ کن کہ او نقاب ندارد تو دیدہ پیدا کن

اس مجلس کا رنگ ہی کچھ اور رنگ کا ہے خدا صاحب سجادہ کے کام میں برکت عطا کرے اور استقامت میں کمال من مزید ترقی بخشے ؎

دیدۂ بینا لقائے حق بود حق کجا ہمراز ہر احمق بود

ہمارے سرکار روحی فداہ ہمیشہ ہر طالب کو اتباع سنت مصطفویہ وغلو اتباع شریعت سنت سنیہ کے لئے تاکید فرماتے کہ یہ اس راہ والوں کا مقدمہ راہ ہے بغیر اس کے یہ نسبت اثر

Marfat.com

نہیں کر سکتی۔ راہ بند۔ یہ بھی فرماتے ہے

دام تزویر پیش ما نرود
شیر سرخیم افعی سیہیم

بغیر اطاعت طریق سنت سنیہ وکمال مطابعت شریعت غرہٗ مصطفویہ راہ دشوار اور خسارت نقد وقت ہے۔ عمر کو ہرگز صوفیائے خام کی صحبت میں جا کر ضائع نہ کرنا چاہیئے

کارواں رفت تو در خواب کمیں گاہ بہ پیش
کے روی رہ زکہ پرسی چہ کنی چوں باشی

ہر امر میں طلبا کی نگہداشت اتباع شریعت میں ملحوظ فرماتے رہتے تھے۔ اور رہروانِ راہ کو جب کدورت یا قبض اس نسبت میں پیدا ہوتا تو بکمال محبت استفسار فرماتے کہ تم سے کوئی امر نامشروع تو اتفاقاً صادر نہیں ہوا ہے۔ اس کے جواب دینے پر ہر حال میں توبہ و استغفار کا حکم صادر فرماتے اور کبھی کلمہ تمجید) اس عمل سے اس کی گتھی سلجھ کر بہ معونت توجہ خود طالب کو اپنے اصلی مقام پر لے آتے اور فرماتے کہ

ہزار نکتہ باریک تر زمو ایں جاست
نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند
نہ ہر کہ چہرہ برافروخت دلبری داند
نہ ہر کہ آئینہ دارد سکندری داند

یہ نسبت پاک نسبت صدیقیہ رضؓ کے نام سے موسوم ہے جب تک کُونوا مَعَ الصّادِقین کا مصداق نہ بنے یعنے مطابعت مصطفویہ علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں اپنے کو خاک میں نہ ملادے اور مثل صدیق رضؓ اپنی ہستی کو فنا کرکے مُردہ زمین پر نہ چلے پھرے راہ دشوار ہے

دام سخت است مگر یار شود فضلِ خدا
ورنہ آدم نبرد صرفہ ز شیطان رجیم

علی ہذا اور ممالک پنجاب۔ بنگال و آسام میں بھی سفر فرمایا چنانچہ چاء جو لنگر عُرس میں صرف ہوتی ہے۔ وہ ایک طالب مُلک آسام ڈبہرو گڈہ سے معہ دیگر خدمات آتی ہے جن کا نام رحمت علی ومیاں علی محمد تاجران پارچہ وغیرہ تھے اور خط وکتابت ان کے آتے رہتے ہیں ان کا تمام گھر جاں نثار حضور ہے۔ ایام عُرس میں صدہا طالبان خدا دور دراز سے بعد مستقل قیام سرکار سرا حوض حاضر ہونے لگے جن کے نصیب میں ہوتا صحبت سے فیض یاب ہوتا صوبہ بہار و بنگال کے طلبا کی تعداد کو اللہ خوب بہتر جانتا ہے۔ عجب عجب خوبی کے لوگ ہیں۔ انکسار عجز گویا ان کا فطری خاصہ ہے۔

Marfat.com

حضور قدس اللہ سرہٗ العزیز سالانہ حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ کا عُرس (فاتحہ) فرماتے۔ ۲۶۔۲۷۔۲۸ صفر میں طالبان جو دور دراز کے فاصلہ پر ہیں ان کو اطلاعی خطوط لکھتے طالبین ذوق وشوق میں ۲۶ یا اس کے قبل آجاتے ۲۸ یا بعد اس کے رخصت ہوجاتے جب تک حضور میں طاقت جسمانی وبصارت رہی نہایت ذوق وشوق سے خود انتظام مہمانداری وانصرام عُرس فرماتے اور طالبین اس موقعہ کو غنیمت ونعمت عظمیٰ سمجھتے قرآن خوانی ووعظ ۲۸ صفر کو ہوکر بعد پنجایت دن کو تقسیم چاول اس کے بعد جس قدر خواہ طالب ہوں یا عوام باشندگان سندیلہ واطراف سب کو بٹھلا کر کھلاتے اور بعد کو تقسیم بھی کرادیتے اور شب کے وقت بعد وعظ میوہ تقسیم ہوتا یہ زمانہ بھی عجیب نزول رحمت بلکہ نزول ملائکہ کا ہوتا کہ جس وقت حضور نفیس پوشاک زیب بدن فرماتے اور دائیں بائیں دونوں صاحبزادگان مدظلہم العالی تشریف رکھتے اور خاص طالبین حضور کو حلقہ کر بیٹھتے آغاز پنجایت حضور فرماتے۔ سامعین پر جو وجد وکیفیت طاری ہوتی اس کا اظہار الفاظ میں نہیں ہوسکتا۔ آپ کے بعد ہر دو صاحبزادگان اپنے اپنے خوش آواز لہجہ میں کلام پاک تلاوت فرماتے عجب پر لطف کیفیت سامعین پر ہوتی۔ کوئی روتا کوئی اچھلتا اور وہی کیفیت رفتہ رفتہ عام حاضرین مجلس پر متاثر ہوتی۔ آج حضور کے وصال کے بعد بھی سجادہ نشین صاحب مدظلہ العالی عرس مجدد صاحب علیہ الرحمۃ اسی پیمانے پر بتقلید حضوری کرتے ہیں اور حسب مشورہ خاص طالبین بوقت انتخاب سجادہ نشین طے پاگیا تھا۔ کہ جس طور پر حضور نے اپنے پیر حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عُرس نہیں فرمایا بلکہ آپ نے مجدد صاحب علیہ الرحمۃ کا عرس مصلحتاً اپنی حیات میں کیا اور کل خواجگان معہ حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو شامل عُرس ہذا فرماتے وَلِلْاَرْضِ لِلْکَاسِ الکرام نصیبٌ سجادہ نشین صاحب بھی اسی طرز عمل حضوری کی عامل رہیں سالانہ عرس میں حضور کا بھی فاتحہ شریف بہ تقلید حضوری داخل کیا گیا ہے اور بہ باتفاق جملہ مریدین ومتقدین حضور کے بعد عمل درآمد جاری ہے جس کو آج با پنج چھ سال ہوئے عمل درآمد ہے حضور کی ولادت ۱۰ ذی الحجہ یوم پنجشنبہ ۱۲۴۰؁ ہجری نبوی اور تاریخ وصال ۵ جمادی الثانی ۱۳۴۸؁ یوم شب جمعہ اس حساب سے ایک سو آٹھ سال اور ۱۷ یوم آپ کی عمر شریف ہوئی۔ آخری حصۂ عمر میں آپ بہت نحیف وکمزور ہوگئے تھے۔ وصال کے پندرہ روز پیشتر آپ کو نمونیہ کی

Marfat.com

شکایت ہوئی۔ ڈاکٹر کا علاج ہوتا رہا اور حضور پرنور کا انتقال پُرملال چار بجے صبح کو واقع ہوا۔ وقت ارتحال حضور غلام رسول لاہوری معہ بچگان و سراج الدین لاہوری معہ اہل وعیال و بادشاہ خاں علاقہ گمل کا رہنے والا اور صاحب سجادہ حکیم محمد عثمان صاحب بھی حاضر تھے دوسرے دن اتوار تھا بوجہ تعطیل میرا بھی قیام سندیلہ میں تھا۔ حضرت صاحبزادگان ونیز حاضرین مرحوض کی بہ رائے قرار پائی کہ حضور کے کل طالبین کو وصال کی اطلاع جابجا کر دی جاوے اور تاریخ ۷ ؍ دسمبر ۱۹۲۹ء واسطے فاتحہ حضور پرنور قدس سرہ العزیز وانتخاب سجادگی مقرر ہوکر خطوط تحریر کر دیئے گئے۔ چنانچہ تاریخ مقررہ پر شیدایان و مشتاقان و طالبان حضور بحالت اضطراری و بیچینی حضور حاضر جلسہ ہوئے رسم فاتحہ خوانی نہایت وسیع پیمانہ پر ادا کی گئی۔ ملک پنجاب۔ بنگال و آسام ونیز اودھ کے طالبین شریک فاتحہ ہوئے۔ مولوی امام الدین صاحب و مولوی احمد اللہ صاحب ندوی جو حضور کے خاص طالبین میں سے ہیں تشریف فرما ہوئے جنھوں نے اپنی اپنی تقاریر میں حضور کے فضائل خاصہ سے حاضرین جلسہ کو محظوظ کیا۔ بعد ختم وعظ اسی مجلس میں مسئلہ جانشینی چھیڑا۔ مولانا صاحبان موصوفین ونیز میاں محمد مرتضیٰ صاحب سب انسپکٹر پولیس جو حضور کے خاص عزیز و پیارے تھے بہ کاتب الحروف معہ دیگر صاحبان کے مشورہ سے بعد افہام تفہیم بسیار جناب سیدنا حکیم محمد عثمان صاحب مدظلہ العالی جو حضور اعلے واقدس رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر ہیں اور ذی علم ہیں جانشین مقرر ہوئے۔ صاحبان پنجاب و لاہور نے بہ وساطت مولوی صاحبان دستار بندی فرمائی۔ پہلے مخدومنا سید محمد صدیق صاحب برادر عزیز سجادہ نشین نے بطیب خاطر و باعقیدت مصافحہ تجدید بیعت معمولہ کیا از دست حق پرست اپنے برادر معظم پر فرمایا۔ اس کے بعد جملہ حاضرین و مولوی صاحبان ونیز جملہ صاحبان شیفتگان حضور پرنور نے نہایت عقیدت و نیازمندی سے بعد تجدید بیعت رسم نذرانہ ادا کی۔ اللہ جل شانہٗ جانشین صاحب مدظلہ العالی کی عمر میں برکت فرماوے۔ آپ کے فیوض سے طالبان حق نسبت حضور یہ سے فیضیاب ہوں اور آپ کو قدم بقدم حضور پرنور رحمۃ اللہ علیہ پر چلنے کی ہمت واستمداد غیبی بطفیل نبی الامی المدنی القرشی علیہ الصلوٰۃ والسلام حاصل ہو۔ ہمارے حضرت جناب سجادہ نشین صاحب مدظلہ العالی باوجود علوم عربیہ میں مہارت تامہ رکھنے کے علم طب میں بھی قابلیت تامہ رکھتے ہیں اور مستند طبیب ہیں۔ دو سال قبل وصال اکثر حضور رحمۃ اللہ علیہ طالبین کی تعلیم کے لئے جناب

Marfat.com

سجادہ نشین صاحب کے سپرد فرماتے اور اکثر بوجہ ضعف خود زیادہ لوگوں پر زور دینے کی طاقت نہ رہی۔ طالبین کو اپنے سامنے بلا کر صاحب سجادہ صاحب سے دو رکعت نماز جس کو صلوٰۃ حضوری کے نام سے موسوم کرتے ہیں پڑھوا دیتے حضور کے حیات میں ہی جس پر آپ توجہ کرتے توجہ کا اثر ہوتا اور آپ کی شان میں شاباش وجزاک اللہ فرماتے نسبت باطنی کا زور جس طالب پر آپ دیتے فوراً اثر ہوتا حضور کی موجودگی میں آپ فرمایا کرتے کہ میرے واسطے پیشہ طبابت اللہ نے مجھے عطا کر دیا ہے یہ حضور کی دعا کا ثمرہ ہے یہ مجھے بس ہے میں اس فقر کے کوچہ میں آکر فقیر بننا اچھا نہیں سمجھتا اور اکثر راقم الحروف سے تکرار کر بیٹھتے۔ چنانچہ آج بھی آپ کی استغنا کی کیفیت اور وفور علم و زور نسبت حضوری قابل مشاہدہ ہے آپ کے بفضلہ تین صاحبزادہ ہیں کہ جو آپ کے زیر سایہ ہیں۔ حافظ محمد عرفان عفور احمد و غفران احمد عرف منے اللہ ان کی عمر میں ترقی عطا فرمادے اور علم دین میں کامل و مکمل ملکہ بخشے۔

فرزند ثانی حضور پر نور مخدومی سیدنا محمد صدیق صاحب ہیں۔ آپ کی شان بھی نہایت ارفع و اعلیٰ ہے آپکو شرف صحبت حضور پر نور کے ساتھ نہایت کم سنی سے ہے۔ سفر و حضر میں ہمراہ رہے آپ کے پیچھے بھی نماز میں ذوق حاصل ہوتا ہے آپ کے بھی تین صاحبزادہ ہیں۔ محمد رفیق و محمد شفیع و محمد عتیق مس عمر ھمہ ہیں جن کے تعلیم میں آپ کو زیادہ مصروفی ہے حضور اقدس کا اصل مقصود اشاعت نسبت ہے لہذا جس طالب میں کام اثر کر جاتا آپ فرماتے کہ دوسروں کو بھی بتلاؤ اور اس کام کا پتہ دو جس سے تمہارے کام میں استحکام ہو۔ آپ خلیفہ کا لقب دینا کسی کو پسند نہ فرماتے۔ خاص خاص طالب اس نسبت کی اشاعت میں حضور کی حیات میں اور اب بھی نہایت سرگرمی سے اپنے منصب کو انجام دیتے ہیں۔ مولانا مولوی متیم الدین صاحب خلافت نسبت حضوریہ پر فائض تھے۔ آپ کے مفصل حالات فیضان حضوری میں خود آپ نے درج فرمائے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مرید کا ایک پیر کے ساتھ کیا برتاؤ ہونا چاہئے جس کے کہ وہ عامل تھے۔ چونکہ آپ عالم تھے۔ اس نسبت عالیہ کے کوائف و واردات جو حضور کی فیضان صحبت سے طالبان پر گذرتے تھے۔ اس کی تصدیق قرآن و حدیث سے آپ فرماتے تھے اولاً ایک کتاب روح نماز حسب ارشاد حضور آپنے طبع فرمائی جو قابل ملاحظہ طالبین ہے جو

Marfat.com

اس نسبت کا اثر اطراف پنجاب میں پھیلا اور نماز میں گریہ و بکا شروع ہوا۔ وہاں کے علما نے طالبوں پر نکتہ چینی و اعتراض شروع کئے آپ نے رسالہ نور نبوت و فنا فی الشیخ جس میں حدیث و قرآن و اقوال صحابہؓ و بزرگان دین کے حوالے سے رابطہ شیخ و تصور برزخ (جو ہر چہار سلاسل کا معمول ہے) نہایت شرح اور بسط سے لکھا اور آپ کو اس نسبت کی اشاعت میں نہایت درجہ کمال حاصل تھا۔ چند کتب اور بھی صداقت الاسلام صیقل شریعت۔ منصف الادیان وغیرہ بھی آپ کی یادگار ہیں جس سے آپ کا فدائے اسلام اور عاشق حضور ہونا پایا جاتا ہے مولوی صاحب موصوف بعض اوقات جوش محبت میں حضور کو اشعار عاشقانہ سناتے آپ کے دل میں کمال تمنا تھی اور بارہا بمنت عرض بھی کیا کہ حضور ایک مرتبہ کلبۂ احزان کو خصوصاً ملک پنجاب کو عموماً اپنے قدم سے شرف اندوز فرمائیں۔ حضور پر نور بجلۂ عقد جناب مولوی مقیم الدین صاحب پنجاب تشریف لے گئے۔ چنانچہ وہاں طالبوں کا اژدحام یہاں تک کہ علاقہ سرحد بلکہ پہاڑ کے اندر بھی کوہ سلیمان تک تشریف لے گئے۔ صاحبان نسبت اور تشنہ کامانِ عرفان کو شادکام فرمایا۔ اس طول و طویل سفر کرنے . . . میں یہ نتیجہ ہوا کہ پہاڑوں سے بھی صدائے حضوری ابتک جاری ہے اور مولوی صاحب کا موضع ممریز علاقہ ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں بوجہ گرویدگی طالبان کئی ماہ تک قیام فرمایا۔ وہاں کے قیام میں عرس معمولی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی بھی فرمایا۔ جلہ معرکہ ممریز خصوصاً نور خاں مرحوم و حافظ گلاب مرحوم کہ جن کو نسبت حضوری میں یہ کمال تھا کہ امام جس حصہ ارکان نماز میں مصلی سے الگ ہو (یعنے تجلی انتقال) بعد فراغت نماز اس کو بتا دیتے کہ بھائی صاحب اس دربار میں امامت کے لئے ہوش سے کھڑے ہوا کرو اور مصلے سے ہٹ نہ جایا کرو۔ اگرچہ حضوری دربار خداوند منجانب حق ہے افسوس کہ حضور کی حیات میں ہی دونوں صاحب نے لقمۂ فوت چکھ ان کے ہمراہیوں میں بہت سے لوگ اس موضع ممریز میں ایسی ہی نسبت رکھتے تھے۔ نواب فقیر ایک مجذوبانہ روش رکھتا تھا۔ اور نہایت سیف زبان بوجہ اخلاص و معیت حضوری ہو گیا تھا۔ ان اصحاب میں سے چند احباب مثل ملک شہزاد خاں و اسکندر خاں و دیگر برادران جن کو خدا سلامتی ایمان و ایقان کے ساتھ زندہ اور خوش رکھے موجود ہیں اور مصروف بکا

Marfat.com

ہیں اور تمامی ساکنان ممریز معہ زن و بچہ فدایان وجاں نثار حضور ہیں - ملک شہزاد کے کئی بھائی تھے - اکثر فوت ہو گئے - ایک بھائی آپ کے ملک حیات ہیں - نہایت سادہ لوح حضور کے نام لینے سے اُن پر حالت گریہ طاری ہوتی ہے - روتے بہت ہیں - اور صلوٰۃ حضوری کے عاشق ہیں - خدا اُن یاران طریقت کو خوش وخرم رکھے تمام معرکہ ممریز برکات حضوری سے لبریز اس موضع میں اچھے اچھے لوگ پہلے تھے بعد ممات مولوی صاحب اب چند لوگ ان میں باقی ہیں جو نہایت قابل قدر ہیں - مثل اسکندرخاں مذکور و دیگر صاحبان فدایان نام حضوری و شیفتگان نسبت حضوری معہ خورد و بزرگ فدا ہیں سے

اَحَبُّ الصَّالِحِیْنَ لَسْتُ مِنْهُمْ لَعَلَّ اللّٰہَ یَرْزُقَنِیْ صَلَاحًا

اسی مقام پر مولانا مولوی حاجی حافظ مہر داد صاحب چسن کھی - ۱۹۰۳ء میں شہرت نماز حضوری سن کر تشریف لائے - باوجودیکہ صاحب موصوف خاندان معصومیہ رحمۃ اللہ علیہ کے سترہ اسباق کو سبقاً سبقاً طے کئے ہوئے تھے - اور صاحب ارشاد و مجاز بھی اس خاندان کے تھے - چونکہ اُس خاندان مذکور کا آخری سبق حقیقت الصلوٰۃ ہے اس کی چاشنی سے بھی واقف تھے - مگر حیران تھے کہ طالب از خود رفتہ قرأت کلام اللہ اور نماز میں اپنے جینے کی اور مرنے کی کیوں نہیں پرواہ کرتا - چونکہ راہ بین وراہ دان طریقت تھے - صرف اشارہ کی ضرورت تھی - رخیال ارادت حصول نسبت فرماکر تعلیم نسبت ہذا لی - آپ کو کہ رہبر طریق تھے - تاہم بہت دقتوں سے اصل مقصود جو اس نسبت نماز کا تھا حاصل کیا اور حضور نے آپ کو اجازت تعلیم نسبت کی بھی فرمائی - آپ نے چند طالبان خاص اپنے کو بجیس اطلاع نسبت ہذا حصول اس نسبت پر آمادہ کیا اور وہ سب کے سب پروانہ وار نثار حضور ہوئے چنانچہ آپ حالت حیات حضور میں ہر سال اکثر معہ چند طالبان چسن داطراف عرس سالانہ میں بصرف زر کثیر باوجود معذوری بینائی خود [illegible] اور خود حضور کے صحبت سے اور دیگر طالبان موجودہ کو اپنی صحبت سے مستفیض فرماتے -

ہمارے حضور پر نور موضع چسن بھی تشریف لے گئے ہیں - یہاں کے لوگ کل پشتو ی اقوام بھٹی ہیں - مگر آہ صد آہ کہ وہ باغیچہ حضوری جس کو چشمہ آدم غار سے دیہاں ایک چشمہ

Marfat.com

ہے جس کا نام آدم غار ہے) آبپاشی نصیب نفی عجیب وغریب پود ہے سرسبز و شاداب مثل گل خاں وحمزہ خاں وجنگی خاں وملا توران ومولوی سیف اللہ ومولوی عبدالرحمن ودیگر نمبرداران موضع مثل احمد خاں وغیرہ بقیہ لوگوں کے نام سے کاتب الحروف نابلد ہے۔ ہفتہ عشرہ کے قیام میں اس قدر شاداب باغ بمعونت حافظ حاجی مہرداد صاحب تیار ہوا کہ جس میں کے کئی پودے بحالت حیات حضوری باد صرصر کے تند و تیز جھونکوں سے مُرجھا و کملا گئے اور دامن پہاڑ میں اپنے محبوب رعنا کو بغل میں لئے ہوئے کسی آنے والے دن کا انتظار کر رہے ہیں۔ ؎

ہمہ آہوان صحرا سرِ خود نہادہ برکف　　بہ امید آں کہ روزے بشکار خواہی آمد

اور کوئی مست الست مزار سے آواز دیتا ہے ؎

روزے قیامت ہر کسے در دست دارد نامہ　　من نیز حاضر میشوم تصویر جاناں در بغل

اور جو موجود ہیں وہ برکات انوار نبوت کے باردار و بار آور شجر ہیں خدا ان کو اپنی امان میں صاحب ایمان رکھے۔ بوقت دورہ صاحبزادہ کی مہمان نوازی لطف صلوٰۃ حضوری کے لئے پروانہ وار پیچھے پھرتے ہیں جب تک آپ اُس اطراف میں رہتے ہیں اکثر ہمراہ رہتے ہیں۔ چشمہ مذکور آدم غار میں ایک خداداد قوت ہے جس دامن میں یہ چشمہ ہے اس پہاڑ میں سلاجیت کی کان ہے اور روحانیت بھی اکثر چشموں میں اگر تازہ پانی پیا جائے دیکھی جاتی ہے عجیب جگہ ہے اور گمل و ٹانک میں بوجہ طلب طالبین و مخلصین ہمارے سرکار روحی فداہُ قیام فرماتے۔ وہاں کے شیخ زادگان عموماً پیر و مجاز و صاحب کرامات ہیں۔ اگرچہ چند لوگوں کو اس غرہ شیخزادگی نے جو کہ اس نسبت کی ضد ہے۔ اس نسبت کی کمالات خاصہ سے کافی فائدہ نہیں پہونچا مگر تاہم مخلص و عقیدت کیش اور جاں نثار معدزن و مرد ہیں۔ گمل بازار کہ جو درہ کابل ہے اس میں معز خانان کی آبادی ہے اور اکثر نمبردار ہیں بہت شاداب جگہ ہے۔ پہلے مخدوش مقام تھا۔ مگر اب امن ہے اس بازار میں ایک ہستی عطا محمد خان صاحب کی ہے کہ جو اس وقت سفید پوش بھی ہیں۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ایک رکن ہیں آپکے صاحبزادہ غلام رسول اکسٹرا اسسٹنٹ کی پیشی میں رہے ہیں۔ محرم شاہ میں یہ مقام ضلع بنوں کے پہاڑ میں ہے اور صاحب سجادہ وہاں

Marfat.com

ہو آئے ہیں۔ معزز خاندان کے لوگ ہیں۔ تعلیم یافتہ ہیں اور دیگر ساکنان گُمل معین الدین قریشی
و مولوی زید گل صاحب قریشی و زر داد خاں و غلام حیدر خاں و شیخ زادگان گُمل حلقہ بگوشان حضور و
صلوٰۃ حضوری کے شائق و اخلاص مند ہیں۔ بلکہ اکثر ہندو بھی عقیدت کیش حضور ہیں۔ ان میں
سے اکثر حضرات ملازمین سلطنت انگریزی بھی ہیں۔ ہمارے حضور ایک مرتبہ بطلب ڈپٹی سعد اللہ
خاں صاحب پشاور بھی تشریف لے گئے ہیں۔ وہاں کے واقعات کا لکھنا طوالت سے خالی
نہیں۔ خاں بہادر کے تمامی اعزا و محبان و برادران اس نسبت کے اکثر تعلیم یافتہ اور صلاۃ نماز کے
گرویدہ ہیں۔ اگرچہ بوجہ ملازمت انگریزی عدیم الفرصت ہیں۔ عبید اللہ خانصاحب وارباب محمد عمر
خانصاحب ضلع پشاور اور دیگر طالبان شیر دل خاں صاحب واکبر خانصاحب و عبد الرحیم خان
صاحب انسپکٹر مرحوم و شیر محمد خان صاحب ضلع میاں والی و نور احمد سوار روکھڑی والا
معہ اہل وعیال و فتح محمد خانصاحب سراغی کیمبل پوری معہ زن و فرزند و حافظ عبد الخالق
صاحب معہ نبیرگان واکبر خانصاحب سابق انسپکٹر بہ مخدومین سب کے سب داخل
طریقہ ہذا ہیں۔ اور ان کے کل خاندان کے لوگ داخل طریقہ و عقیدت کیش حضور ہیں و مولوی محمد
حیات صاحب مصنف کتاب خطبہ ہذا و دیگر اصحاب ڈیرہ کہ جو آج بھی اُس شمع برکت نبوت کے
شیدائی اور صلوٰۃ حضوری کے دلدادہ پروانہ وار مثل مورد ملخ صاحب سجادہ کی صحبت سے مستفیض
ہو رہے ہیں۔ اللہ ایمان وایقان میں ان کے اور ترقی مراتب باطنی میں ھَلْ مِنْ مَزِیْد تزاید
فرمائے اور اپنا کر کے دنیا میں رکھے اور اس نوری جامہ کے لباس عطائے شاہی میں گم کر کے
دنیا سے باایمان لے جاوے۔ اور بھی لاتعد ہستیاں تاکوہ سلیمان و بلوچستان ڈیرہ غازیخاں
و مظفر گڈہ میں بڑے بڑے علماء و فضلا مثل مولینا مولوی فضل الحق صاحب مہتمم مدرسہ نعمانیہ
ڈیرہ غازیخاں جو عقیدت کیش مخلص ہیں۔ اگرچہ آپ کا سابقہ سلسلۂ طریقت خاندان چشتیہ
رحمتہ اللہ علیہم سے وابستہ ہے مگر اخلاص وحسن عقیدت ہمارے سرکار سے ازحد ہے
آپ فن مناظرہ میں شیعہ و قادیانی وغیر مقلدین وہابیہ کے لئے ایک سدّ اسکندریہ سے
بھی زیادہ مضبوط و مستحکم ہیں اور علم ادب میں دوسرا صیبویہ کہنا آپ کی رفعت مکانے کے لئے
بہت تھوڑی سی بات ہے آپ کئی مرتبہ معہ اپنے فرزند ارجمند مرحوم جو درس و تدریس میں متقدمین

Marfat.com

علما کے ہمعصر ہونے کے جس سے امید رکھی جاتی تھی سراحوض شریف پر تشریف لائے ہیں۔ صاحبزادہ بزرگ محمد سعید مرحوم ذ جو اپنے علمی کمالات میں یگانہ و فرزانہ اور اخلاص و محبت فقرا میں فطری خاصہ رکھتے تھے جو ورثہ آبائی آپ کا ہے۔ صد آہ کہ ع

روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

اس مرضِ دق نے تمامی کمالات کا خاتمہ کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ہمارے مولوی صاحب کے اور صاحبزادگان درس و تدریس میں مصروف ہیں۔ خدائے تعالےٰ ان کی عمر دراز کرے۔ علوم دینی کے بہترین حد کمال کے عروج تک پہونچائے۔ دیگر یاران طریقت بھی بے انتہا اس ضلع میں ہیں۔ چنانچہ مولوی محمد یوسف جو کہ مولانا موصوف کے شاگرد ہیں اور اس وقت مدینہ طیبہ میں پانچ سال سے معہ اہل و عیال کسی مدرسہ میں ملازم ہو کر قیام پذیر ہیں۔ اکثر خطوط ان کے بھی ہمراہ حجاج صاحب سجادہ کے پاس آتے ہیں۔ حافظ مولوی قادر بخش صاحب و حاجی صاحب و میاں ابراہیم مستری و نیز دیگر احباب جن کے نام کاتب کو یاد نہیں۔ اللہ ان سب کو خوش و خرم رکھے اور مظفر گڈھ میں حکیم مولوی سید غلام حسین شاہ صاحب مرحوم نہایت عالم زبردست اور حکیم حاذق اور مولوی فضل حق صاحب کے ہم مکتب و دوست عجیب و غریب ہستی اس مقدس ذات کی تھی۔ نہائت سادہ طبع۔ طبیعت مسکین طبع درویش فقیر دوست حضور کے عاشق زار اور صلوٰۃ حضوری کے شیدا انہوں نے بھی لباس نوری شرعی زیب بدن فرمائے ہوئے کھجور کے درخت کا سایہ پسند فرما کر اس جہان سے منہ پھیرا۔ ان کے چند بچہ ہیں خدا انکو ذی علم کرے اور مولوی فضل حق صاحب زیر نگرانی شاید بموجب وصیت مرحوم وہ بچہ ہیں۔ الغرض اوائل میں اکثر علما اور زیادہ گروہ علما کا اس نسبت میں رہے اور ہیں۔ کیونکہ عالم کے سوا اس دُر نایاب کی قدر کہی کون سکتا ہے اور جمیع حضرات مذکورہ بالا میں کوئی فرد ایسا نہیں کہ جو ذائقہ صلوٰۃ حضور و خشوع سے بصحبت حضوری ناواقف ہو۔ و کو الف صحبت حضوری سے نابلد ہو۔ ایک طالب موضع ممریز جائے سکونت مولوی مقیم الدین صاحب نواب فقیر کہ جس کا ذکر مفصل اوپر ہو چکا ہے۔ جس نے سندیلہ میں آکر اپنے کرامات کا ڈنکا بجا دیا۔ چونکہ حضور سندیلہ میں تشریف نہ رکھتے تھے۔ بفور علم بہت جلد اُسے اپنے وطن واپس روانہ

Marfat.com

کرنے کی کوشش کی اور فرمایا کہ اس جگہ دوکانداری نہیں۔ اور نور خاں و حافظ گلاب کی شیدائیت کا حال کس طرح بیان ہو کہ چار چار ماہ اس انتظار میں سرا حوض پر قیام کرتے کہ حضور کب فرمائینگے کہ اچھا چلو میں تیار ہوں، کبھی صاحبزادہ محمد صدیق صاحب ہمراہ ہوتے بلکہ حضور کے سفر سابقہ میں اکثر ہمراہ رہے اور ایک مرتبہ ہمارے صاحب سجادہ صاحب بھی اپنے درستئی کار باطن کیلئے ہمراہ حضور ملک داماں تشریف لے گئے اور بحمد اللہ کامیاب ہو کہ اس نسبت سے واپس آئے۔ حافظ گلاب بحالت استغراق تہجد کے وقت جب تمام طالب مستغرق کار ہوتے اور سرکار بھی متوجہ طالبین ہوتے کلام پاک کے قرأت فرماتے انوار قرآنی و فیوضات نسبت امام ربانی کی بارش وہ ہوتی کہ نابیناؤں کی بھی چشم بصیرت کھل جاتی۔ افسوس کہ زیادہ حصہ طالبان و شیدایان جلوہ حضوری کا اس جہان سے ردلائے احمد مرسل زیب بدن فرمائے ہوئے رخصت ہو چکا ہے اور جو لوگ باقی ہیں اللہ تعالٰے انکو اپنے حفظ و امن میں اس ردلائے نورانی کو زیب بدن اور ملبوس اُن کا رکھے۔ اور انوار قرآنی اور حلاوت عبادات رحمانی سے رگ و ریشہ اُن بزرگان کا پُر رکھے۔ آمین۔ اسی ضلع میں ایک قصبہ پرّوا بھی ہے۔ جہاں ہمارے سرکار کی تشریف آوری بوجہ خرابی راستہ و تکلیف مسافت اتفاق نہیں ہوئی مگر ایک سید مسمی سید رب نواز شاہ صاحب کہ جن کے آباد اجداد کے بہت بزرگ ہستیاں تھیں اور خود بھی بے مثل شخص ہیں۔ حضور سے نسبت تعلیمی کا فخر حاصل ہے بلکہ آپ کے جملہ برادران و اہل و عیال بھی اسی سلسلہ بانوریہ میں منسلک ہیں۔ آپ کے بھائی سید خدا بخش شاہ صاحب اس نسبت کے اثر سے ایسے مست رہتے ہیں سننے کہ آئے دن اُن پر کوائف جدیدہ کا ورود ہوتا ہے۔ اور دو بچین و بے آرام ہوتے رہیں قابل زیارت شخص ہیں۔ اور بہت سے یاران طریقت بوجہ تشریف بری صاحب سجادہ قصبہ میں منسلک نسبت ہوئے ہیں وہ بھی لاتعد ہیں۔ اس سے پہلے کاتب نے عرض کیا ہے۔ کہ یہاں مریدین۔ مخلصین و مسترشدین کی کوئی فہرست نہیں و تقسیم شجرہ و عطاء خرقہ کی ضرورت نہیں صرف صراط مستقیم کی تعلیم ہے۔ اس تعلیم سے ایک ردائے نورانی کا پتہ چلتا ہے۔ کہ جو طالب کو بکمال اخلاص کی وجہ سے خود اس سے آکر لپیٹ جاتی ہے ؎

ردائے احمد مرسل بپوش اے عاشق　　　صلائے عشق شنو ہر دم ز روح بلال رضؓ

Marfat.com

یہ رنگ مجالس رنگ صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سا ہے۔ اتباع شریعت اس کا پہلا زینہ ہے اور اعمال صالحہ دوسرا۔ اُن اعمال میں اخلاص حاصل کرنا تیسرا۔

درخلوصِ منت ار ہست شکے تجربہ کن کس عیارِ زر خالص نہ شناسد چو محک

اس خاندان علیہ بنوریہ کے خوارق وکرامات وکمالات اندرون نماز ہیں۔ یہی ایک کسوٹی ہے کہ کامل سے ناقص کو جُدا کرتی ہے۔ ہمارے سرکار روحی فداہٗ طالب کو حکم دیتے کہ نماز میں اگر فقیر کے پیچھے وساوس وخطرات کم ہوں تو اس فقیر سے طالب بیعت ہونا چاہیئے یا تعلیم لے اور اگر اس کی تلاش نہیں تو فقیر کو تعداد مریدوں کی بڑھانا مقصود نہیں۔ المختصر بہت سے مَلِک دنمبر داران دیہہا پنجاب وذیل داران اس نسبت کے واقف تھے۔ اکثر فوت ہوئے اور اب جدید طلبا جو کہ فیضیاب صاحب سجادہ سے ہورہے ہیں خصوصاً قصبہ پروا ودیگر اطراف ڈیرہ کہ جن کے لکھنے سے بخیال طوالت اعراض کیا گیا ہے وہ بھی بعض عرس میں شریک ہوتے ہیں اور بعض بنا برحصول برکت نذر بغرض شرکت لنگر شریف بذریعہ ڈاک یا کسی آنے والے کے ساتھ بھیج دیتے ہیں۔ اللّٰھمّ زِدْ فَزِدْ۔ ڈیرہ غازی خاں کے ضلع میں جن کے آباواجداد سید وصوفی گزرے ہیں۔ مولوی فضل حق صاحب سے کمال محبت رکھتے تھے اور خود بھی صاحب سجادہ تھے ہمارے حضور کا پتہ بھی مولوی صاحب موصوف نے انکو دیا ان کا نام گرامی احمد علی شاہ صاحب مرحوم تھا۔ آخر عمر حضوری میں دو سال کامل رہے آپ حاجی بھی تھے۔ اور کمالات باطنیہ نسبت بنوریہ بمعہ صاحب سجادہ موجودہ مقامات عُلیا پر بصورت ومعونت حضوری پہونچکر منازل کو طے کیا اور بالآخر مرخص ہوکر مجبوراً جب ان کے صاحبزادہ محمد علی شاہ لینے کے واسطے آئے وطن مالوف چلے گئے اور صاحب سجادہ پنجاب کو آپ خود تیار تھے۔ دعوت طلبی دی کہ فقیرخانہ کو ضرور سرفرازی بخشئے۔ بعد ہفتہ جب صاحب سجادہ پنجاب جارہے تھے کہ خط انتقال شاہ صاحب موصوف ملا جس میں آپ کے انتقال کی صرف چھ گھنٹہ علالت معمولی تحریر تھی۔ المختصر زیادہ یہ دیکھا گیا کہ طالبان حضور میں جو قریب نقطہ مقام صدیقیہ یعنی جو اس منزل طریقت کی انتہا ہے پہونچنے پر راہی ملک بقا ہوئے۔ اور اب حیات ابدی کے بحر ذخار میں غوطہ زن ہیں۔ اب قبروں میں صاحب انوار کار نبوت کے منتظر ہیں۔ یہی ایک بزرگ ہستی تھی کہ ہمارے صاحب

Marfat.com

سجادہ تین سال قبل ارتحال حضوری ملازمت درس و تدریس ترک کرا کر خدمت حضوری میں رکھنا اور ورزش کار حضوری میں کرانا انھیں بزرگ کا کام تھا۔ اگرچہ صاحب سجادہ کے زور نسبت سے لوگوں کو کافی توقع تھی کہ بعد حضور یہ ایک ہستی ہو گی کہ جس کی شکل دیکھتے ہی جلوہ یار سامنے آجائیگا چنانچہ ویسا ہی آج ہے۔ ایک مرتبہ زمانہ عُرس میں تمامی طالبان و یاران کا مجمع تھا۔ حضور و مولوی مقیم الدین صاحب و حاجی مہرداد صاحب و طالبین مراد آباد و دیگر اطراف و اکناف موجود تھے کہ حضرت مولوی صاحب نے مایوسانہ لہجہ میں فرمایا۔ کہ میں بھی بوڑھا ہوا اور حضور بھی بوڑھے ہوئے اس نسبت کی اشاعت غالباً مسدود ہو جاویگی۔ صاحب سجادہ چونکہ خدمت مہمان نوازی باورچی خانہ میں تھے ایسا شور و غل مجلس حضوری سے اٹھا۔ یہ سنکر صاحب سجادہ اوپر بالائے بام خدمت حضوری میں تشریف لائے اور رنگ مجلس کو متغیر اور مایوسی کا عالم مجمع پر طاری دیکھ کر مولوی صاحب و حضور کے درمیان جا بیٹھے اور دو شعر بنا بر تسکین و تبادلہ خیالات سرکار و برادران طریقت عرض کئے جن سے طالبان جوش میں آئے اور مجلس سے نعرۂ آفرین و صد آفرین بلند ہوا۔ حضور بھی خوش ہوئے اور شاباش وَجَدَ اِلَیکَ اللّٰہ فرمایا وہ کاتب الحروف نقل کرتا ہے۔ اگرچہ کاتب بھی اس جلسہ میں موجود تھا۔ مگر مسجد میں مراقب تھا جب حاضر مجلس ہوا تو وہی اشعار لوگ نقل کر رہے تھے۔ آپ نے بحالت گم شدنی مجلس حضور میں فرمایا سے

تا قیامت ترا میخانہ نہ یہ مٹنے کا نہیں ۔۔۔ سب دعا گو ہیں یہ جتنے ہیں شرابی ساقی
توڑ ڈالینگے ابھی شیشہ و پیمانہ کو ۔۔۔ مست بگڑے تو بہت ہو گی خرابی ساقی

عجب انبساطی کیفیت اس وقت تھی کہ حضار مست ہو کر حضور کی دست بوسی و ریش بوسی و چشم بوسی مصافحہ و معانقہ فرما کر دعائے ترقی نسبت فرماتے اور حضور آمین بشمول مجلس دعا فرماتے پھر چائے کا دور شروع ہوا۔ المختصر یہ مجمع کا حال تھا کہ باہم دگر گم شدنی جنکا طریقہ عام تھا۔ رنگ مجلس صحابہ کبار اور خوشبو اس دربار کی ملتی تھی سے

گلے خوشبوئے در حمام روزے ۔۔۔ رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری ۔۔۔ کہ از بوئے دل آویز تو مستم

Marfat.com

بگفتا من گلِ ناچیز بودم ولیکن مدّتے با گل نشستم
جمالِ ہمنشیں در من اثر کرد وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

آہ اس جمال ہمنشیں نے ظاہری آنکھوں سے پردہ کیا۔ خدا صاحبزادہ صاحب سجادہ کی قوت باطنی میں ھَلْ مِنْ مَّزِیْد روز افزوں ترقی فرمائے کہ آج بھی وہی خوشبو مشام کو معنبر و معطر فرماتے ہیں۔ اور تا قیامت انشاء اللہ یہ مجالس معنبر و معطر ہوتے رہیں گے۔ ضلع مونگیر کے اکثر علما مثل مولوی ابو محمد جن کا ذکر پہلے بھی آچکا ہے اور اکثر علما جو مدرسہ الہیات میں پڑھتے تھے۔ اسی سلسلہ کے منسلک ہیں اور فقیر محمد علیم الدین وغیرہا حضرات بھی منسلک نسبت ہذا ہیں۔ اور حضور کے شیدائی ہیں۔ اکثر طومار حضوری پڑھنے کے بہت وجد سے منہمی رہتے ہیں۔ اچھے اور بڑے جاں نثار لوگ ہیں ایک طالب حضور کے جاں نثاروں میں بڑے مسلم دوست خیر خواہ مسلمانان اور ہمدرد اسلام کہ جن سے صدہا مخلوقات خدا کو دنیاوی مفاد ہوئے۔ منشی قادر بخش صاحب اور سیر ہردوئی بھی تھے۔ چنانچہ ان کے واقعات سابقہ بوجہ طوالت نظر انداز کر دیئے گئے۔ آپ کو ۱۹۰۲ء میں مولوی مقیم الدین صاحب کے پیچھے نماز پڑھنے کا ہردوئی میں اتفاق ہوا۔ مولوی صاحب بسبیل جلسہ سالانہ تقریب انجمن ہردوئی تشریف لے گئے تھے۔ منشی صاحب چونکہ انجمن کے خاص رکن تھے۔ مولوی صاحب موصوف سے مل کر گونا اشتیاق ظاہر کیا۔ مولوی صاحب نے حضور کے کوائف بیان کرنا شروع کیا۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد بسا کیں دولت از گفتار خیزد

می سن شریفہ ہمارے سرکار کے سن کہ منشی صاحب موصوف سندیلہ بنا بر زیارت حضور پُر نور تشریف لائے اور لطف صحبت سے منفعل ہو کر ارادت خود کو خدمت عالی میں پیش کیا۔ چند ہفتوں کے بعد بوجہ پختگی کار خود سرکار کو ہردوئی لے گئے اور اپنے باغ میں معہ چند طالبان طریق کئی ماہ قیام کرایا اور چند اہلکار ان عدالت وران کے بھائی منشی شاہ محمد صاحب معہ اہل و عیال و چند ٹھیکہ داران کہ جن کے ناموں سے عاجز کو اطلاع نہیں اس نسبت خاصہ میں داخل ہوئے آپ کے متعلق بارک ماسٹری کا کام تھا۔ نہایت عدیم الفرصت تھے۔ اکثر

Marfat.com

رات اُسی باغ میں خدمت حضوری میں بذوق وشوق اُسی کارِ باطنی میں مصروف رہتے اور حضور کی خوشنودی مزاج کے واسطے درختان امرود و شریفہ نصب کرائے گو کہ وہ سوکھتے رہے اور لگتے رہے۔ ایک درخت شریفہ اب بھی یادگار منشی صاحب مرحوم سراحوض پر موجود ہے۔ جب بعد ایک سال تبادلہ منشی صاحب اناؤ میں ہوا اور یہ وقت وہ تھا کہ کام نے بوجہ صحبت حضوری آپ کو پکڑ لیا تھا۔ مفارقت میں بے چینی افزوں تھی۔ ہر روز شام کو سراحوض پہونچتے رہے بالآخر حضور کو اناؤ لانے پر مجبور کیا۔ (اور مطابق (اقوال حضور) فقیر خادم مددگار مخلوقات ہونا ہے اور یہ فقیر طالبان حق پر جاں نثاری اپنا فخر سمجھتا ہے آپ کو اناؤ تشریف لانا پڑا) ۱۹۰۳ سنہ سے تا ۱۹۱۲ سنہ اناؤ میں مستقل قیام فرمایا۔ اس قیام میں ضلع اناؤ اور کانپور مدرسہ الٰہیات کے طلبا اور دیگر حضرات اخلاصمند اور طالب نسبت ہذا پیدا ہوئے۔ ان تمامی برکات کی علت فاعلی ذات منشی صاحب تھی۔ شکر اللہ تعالےٰ سعیہم۔ عرس سالانہ مقررہ بھی کئی سال مجدد صاحب علیہ الرحمۃ کا یہیں کیا۔ بلکہ سندیلہ والے عقیدت کیشوں کو گمان ہوا کہ حضور صاحب نے سندیلہ سراحوض شریف کے قیام کو ترک فرمایا۔ تب یہاں کے ایک رئیس منشی محمد نعیم الزمان صاحب نے اپنے خرچ سے یہ انتظام مولوی محمد رضا مختار عام خود لنگر عرس کا کرا کر لوگوں کو کھانا وغیرہ بدستور حضوری کھلوایا اور خود حضور کو آکر اطلاع دی۔ اناؤ میں چونکہ سرکار نے کئی عرس کئے اور طالبان اطراف واکناف پنجاب۔ بنگال وبہار حسب دستور و لاہوریان معہ بال بچوں عرس کے موقعہ پر حاضر ہوتے ہیں۔ ہمارے سرکار اس اجتماع کو بغرض اصلاح کار باطن یاران طریقت وجمعیت خاطر طالبان فرماتے تھے جس سے صرف مقصود ترقی کار باطن وباہمدگر گم شدنی لب لباب اجتماع یاران کا مطلب تھا۔ اور اس جگہ جس زمانہ میں اجتماع خاص ہوتا لطف صلوٰۃ حضوری وبرکات انوار قرآنی ومفارقت خطرات اندرون صلوٰۃ وانوار برکات صحبت نبوی جو صحبت ومحفل صوفیان کا اصل مقصود ہونا چاہیئے۔ اس مجمع میں حاصل تھا اور اس لطف کو بیان کے لئے یہ ہیچمدان اپنے دماغ میں الفاظ نہیں پاتا کہ پیشکش محبان کرے بے شک وہ میرے برادران طریقت جن کو اس صحبت سے باطنی حظ وافرہ ہوئے ہیں۔ آج بھی وہ بے حجابانہ اُس نظارہ جان فزا کا مشاہدہ عالم خیال میں کرتے ہیں۔ بیان کی

Marfat.com

ضرورت نہیں۔ ؎ بُعد منزل نہ بود در سفر روحانی

آج بھی تقلیدی حکم کے ماتحت مطابق آرائے جملہ یاران عُرس میں مقررہ مذکورہ حضوری یعنے امام ربانی مجدد الف ثانی میں یاران طریقت دربار حضوری میں تشریف لاتے ہیں اور وہی لطف پارینہ کا ذوق وشوق یاران طریقت کو کشاں کشاں کھینچ لاتا ہے۔ اور وہ صاحب سجادہ کے فیضان حضوری سے اسی طرح مستفیض ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہ عاجز بھی بموجودگی صاحب سجادہ سراحوض شریف پررد بروئے دربار بنابر استفادہ حاضر ہوکران کے برکات سے مستفیض صحبت ہوتا ہے۔ اسی قیام اناؤ میں منشی نبی اللہ صاحب و محمود میاں صاحب نہایت متین اور سنجیدہ کریم الاخلاق لوگ کہ جو حضور کے شیدائی ہیں کانپور میں تاجر چرم تھے۔ یہ صاحب بھی بہت لوگوں کے لئے علت فاعلی حصول نسبت کے ہوئے۔ اللہ اُن کو اجر دے۔ وہ جوان صالح اور محب فقرا تھے اور صرف آڑھت میں اپنی برکت کی دعا کیلئے ہفتہ عشرہ میں حضور پُر نور کو ضرور کانپور لے جاتے تھے۔ اس وقت مدرسہ الٰہیات میں بڑے بڑے منتہی طلبا علما کا مجمع تھا۔ فن مناظرہ کی تعلیم تھی۔ منجملہ دیگر یاران کے حکیم مولوی نواب علی برق سنڈیلوی مصنف شجرہ حضوریہ و مولوی امام الدین صاحب الٰہی واعظ اسلام کہ جو اس وقت ملازم جمعیت علما ہیں۔ ایسی ایسی نایاب ہستیاں داخل طریقہ ہوکر صلوٰۃ حضوری سے باخبر اور نسبت پاک سے بہرہ ور ہوئیں۔ اور کانپور کے بہت سے لوگ کہ جن کو کاتب الحروف نے دیکھا بھی نہیں اور اُن کے نام و پتہ سے بھی نابلد ہے اور چند احباب بابو قربان حسین صاحب محلہ نہر والے اور ان کے والد بزرگوار حضور کے جاں نثار تھے۔ بعد ارتحال فوراً سراحوض پہونچے اور جلوس سجادگی میں بھی حاضر تھے۔ اور مرادآباد و سنبھل وغیرہ کے ہفتہ عشرہ قیام میں بہت سے لوگوں کو داخل سلسلہ کرکے اس نسبت سے فیض یاب کیا۔ چنانچہ منشی مولوی عبدالہادی خان صاحب وکیل کہ جو نہایت متقی اور مسلم دوست اور سادہ روش لوگ ہیں۔ اخلاص فقرا خصوصاً حضور کے کمال جاں نثار ہیں و حاجی محمد صالح صاحب و مولوی ابراہیم صاحب کتب فروش اور ان کے بھائی محمد یعقوب صاحب و عمر دراز خانصاحب سنبھلی و دیگر ذکور واناث مسترشدین حضور ہیں جو اکثر شریک عُرس ہوتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

صحبت طالبان اناؤ

نور محمد وشکر اللہ واکبر علے وقادر بخش وحافظ بدلو جو حضور کے ساتھ پنجاب کے سفر میں بھی تھے۔ قلندر میاں چپراسی مرحوم ومیاں حفیظ صاحب مرحوم کے بیٹے وحافظ مولا ومولا بخش صاحب ٹھیکہ دار ودیگر اطراف اناؤ وجملہ شیخ زادگان وعقیدت کیش وبعضے داخل سلسلۂ عالیہ حضوریہ بانوریہ میں ہیں۔ بعض اون میں سے حیات ہیں۔ کہ حُبِّ نسبت حضوریہ میں خدا انکو مستغرق رکھکر خاتمہ باایمان فرماوے ودنیا میں ببرکت حضوری خوش رکھے اور بھی کئی ٹھیکہ دار اناؤ کے عقیدت کیش ہیں۔ کہ جواب بھی اسی طرح کارِ حضوری میں مصروف وشیدائی حضور ہیں۔ من جملہ ٹھیکہ داران ایک ہستی خاص مبارک علے صاحب کی ہے جو موضع گونٹہ ضلع بارہ بنکی کے رہنے والے ہیں۔ جو اپنے عقائد مخصوصہ کی بنا پر صورتاً حضور جیسے ہوکر رہ گئے ہیں۔ اور اُن کا مقولہ اُن کی عقیدت کا مقر ہے کہ مجھ جیسے دس روپیہ کے چاکر کو حضوری ہی کی توجہ نے ٹھیکہ دار بنایا اور اکثر خدمات لنگر حضوری اب بھی بعد وصال بوجہ فرط محبت حضوری اونسے ہوتے رہتے ہیں۔ اور موصوف کے اکثر اعزا عقیدت کیش اور ان کے متعلقین حسن اخلاص رکھتے ہیں۔ اللھم زد حُبّاً وذوقاً وشوقاً ویقیناً بعد تبادلہ منشے قادر بخش صاحب آپ کو رائے بریلی جانے کا اتفاق ہوا۔ اس وقت حضور پرنور واپس اپنے جائے قیام یعنے سراحوض پر قیام پذیر ہوئے۔ اور مکان خام منہدمہ پر پختہ عمارت بننا شروع ہوگئی۔ اور معتمد طالبین کہ جن کے نام سے بے خبری ہے موجود ہیں۔ شیخ نبی اللہ صاحب رتجبر محکمہ جنگلات حالت بچگی میں اس نسبت سے مستفیض ہوئے۔ اچھا اعتقاد اور کام رکھتے ہیں۔ اور آپ کی والدہ نو اپنے کام کی حیثیت سے دوسری رابعہ بصری ہیں۔ وجملہ شیخ زادگان اناؤ تقریباً عقیدت کیش حضور پُرنور ہیں۔ اللہ اس سلسلۂ بانور کو نورٌ علےٰ نور کرے اور ھل من مزید ترقی صاحبان نسبت کو اور طالبان عقیدت کیش کو آئے دن دینی ودنیوی اونچے اور احسن پیمانہ میں دیتا رہے۔ اطراف اناؤ کے لوگوں کا جو کہ مرید ہیں ان کا نشان وپتہ لکھنے سے معذور ہوں۔ آپ کا قاعدہ تھا۔

Marfat.com

کہ اکثر غربائے اوناؤ کو اپنے لنگر سے کچھ رقم دے کر تجارت کا حکم فرماتے اور رقم دیکر اُن کے لئے خاص وقت میں دعائے برکت فرماتے کہ جن کے برکات اب تک ظاہر ہیں اور وہ لوگ خود مقر ہیں اور ایک بچہ کو حافظ بھی بہیں آپ نے بتعلیم خود بذریعہ حافظ بدلو کرایا۔ اگرچہ وہ حافظ بچہ بھی فوت ہو گیا۔ حافظ محمد عرفان کو جو آپ کا پوتہ تھا۔ اُسی کے ساتھ حافظ کر لیا بحمد اللہ کہ وہ بھی حافظ ہیں اور مثل حضور پڑھتے ہیں اور نہایت اچھا یاد ہے۔

اکثر آپ اُمراء سے بہت کم صحبت کرتے تھے۔ جب ہمارے سرکار بعد تبادلہ رائے بریلی منشی صاحب تشریف سرا حوض لائے۔ منشی صاحب موصوف کو آپ کی جدائی کا کمال صدمہ ہُوا۔ آپ کو ہر وقت یا روزانہ آپ کی صحبت کا لطف جو اناؤ کے قیام میں حاصل تھا۔ جاتا رہا۔ اُس وقت آپ کا صرف یہ خیال ہوا کہ باوجود اس قدر خدمت کے حضور نے میرا خیال نہ فرمایا۔ کچھ کدورت آگئی اور شاید عقیدت میں فرق آگیا۔ پنشن لینے کے بعد آپ نے اجودھیا میں قریب مزار حضرت نوح علیہ السلام جاکر معہ اہلیہ خود قیام کیا۔ اور یہ تشنگی جو راہ حق میں آپ کو تھی کسی دوسرے مقام پر چارہ کار کی فکر کی۔ اور چند دیگر طلبا کو بھی کہ جو اس نسبت کے آشنا تھے لے گئے۔ مثل قاضی مبارک علے ذاکیر علی و مولا بخش ٹھیکہ دار و مولوی تاج الدین و نواب علے برق و ننھو میاں وغیرہ کو بھی لے گئے۔ اکثر لوگوں کو جو نسبتوں میں خام تھے۔ وہاں پہنچنے پر اُن کے اخلاص میں فرق پڑ گیا جس سے حضور پُر نور کو تکلیف پہونچی اور کار باطنی میں ان سب کے فرق آگیا تھا۔ پھر جب بعض حضور کی خدمت میں واپسی حاضر ہوئے۔ اور معذرت فرمائی اور معافی طلب کی۔ شفقت مزید فرمائی اور ان کے کاموں کو مطابق ان کے یقین کے پھر حسب طلب اجرا کر دیا اور جو واپس نہیں گئے۔ واللہ اعلم اُن کا کیا حال ہے بے شک کاتب الحروف نے چند اصحاب مذکورہ کے پیچھے ان کے ہمراہ نمازیں ملاحظہ کیا کہ اُن سے لطف نماز کہ جو اس نسبت کا خاصہ ہے جاتا رہا چنانچہ مولوی تاج الدین صاحب کی ابتدائی نمازیں بعد واپسی کی ان کی خدمت میں عرض بھی کیا کہ جناب مولوی صاحب یہ حضور کا قدیم خادم ہے اور بارہا نماز میں آپ کی اقتدا کی۔ آج وہ بات جناب میں نہیں۔ مولوی صاحب خاموش رہے۔ حضرت منشی صاحب کی قبر بھی اجودھیا قریب مزار حضرت

Marfat.com

نوح علیہ السلام ہے۔ قاضی مبارک علی صاحب و رونق علی صاحب و اکبر علی صاحب سالانہ فاتحہ بھی منشی جی کا حسب وصیت فرماتے ہیں۔ ہمارے سرکار کی واپسی کابل کے وقت جو جو طالبین مشق کار نسبت میں مصروف تھے مثل تاج الدین و مولوی مظہر الحق صاحب قنوجی جو درسیات عربیہ کے طالبعلم تھے۔ اور مولوی صاحب کے شاگرد تھے۔ ان صاحبان کے متعلق حضور نے جو عریضہ قدس اللہ سرہ العزیز یعنے اپنے مرشد کی خدمت میں لکھا ہے بنابر دعا طلبی ذکر فرمایا ہے۔

شروع میں عرس شریف کا انتظام آپ خود ہی فرماتے اور صرف چاء پر فاتحہ امام ربانی صاحب ہوتا۔ اور خاص ہی خاص طالب اور معتقدین شریک عرس ہوتے اور بعض اہل قصبہ بھی۔ بعد چاء نوشی عرس ختم ہو جاتا۔

• منشی محمد مرتضٰے صاحب سب انسپکٹر پولیس حضور کے عزیز خاص ہیں۔ علاوہ اس کے حضور سے نسبت کا کام بھی حاصل کیا ہے۔ آپ حضور کے پیارے طالبوں میں سے ہیں آپ کو حضور سے اخلاص تھا۔ حضور کے اکثر فرمائشات بوقت تعیناتی لکھنؤ پورا فرمایا کرتے۔ آپ میں صفت انکساری باوجود ملازمت پولیس اعلٰے درجہ کی ہے۔ اس وقت آپ شاہجہانپور کے ضلع میں تعینات ہیں۔ جب سندیلہ آتے ہیں حضور کے مزار پر تشریف لاتے ہیں۔ کسی زخم کی وجہ سے آپ کی ایک ٹانگ بھی کٹ گئی ہے۔ لکڑی کے پیر پر چلتے ہیں آپ کے بڑے بھائی میاں محمد رضا صاحب کو بھی حضور سے خلوص اور عقیدت تھی۔ اور آپ کو بیعت مولوی نعیم الدین صاحب سے تھی۔ نہایت خوش سلیقہ اور منتظم آدمی تھے۔ اکثر قانونی رائے آپ کی اچھی تھی۔ علم الاراضی میں ملکہ تام رکھتے تھے مسلمان دوست تھے۔ عرس شریف کا انتظام روز لنگر آپ ہی کے سپرد ہوتا۔ آپ نے آخر وقت میں وصیت کی کہ میری قبر سر احوض پر بنائی جاوے بلکہ اشتداد مرض میں اپنے کو سراحوض ہی رکھا اور وہیں انتقال کیا۔ اخلاص میں کامل تھے۔ اور حضور کو برگزیدۂ پروردگار تسلیم کئے ہوئے تھے۔ چنانچہ اپنی بیوی کی قبر کے پاس ان کی بھی قبر باغ سراحوض حضوری میں جانب مغرب بنی ہوئی ہے۔ آپ نے ایک اراضی اپنے حیات میں المسمّٰے خان والا باغ جو باغ حضوری کے متصل ملا ہوا نمبر الفشہ واقع ہے

Marfat.com

خریدکردہ خودکو وقف زبانی فرمایا ہے۔ کہ جس کی نکاسی حضور کی حیات تک چھ روپیہ سالانہ لنگر حضوری میں داخل ہوتی رہی چونکہ وقف زبانی تھا لہذا صاحب سجادہ نے اس کی طرف اپنی توجہ مبذول نہ فرمائی واللہ اعلم کیا حشر اُس اراضی کی آمدنی کا ہوا۔ مولوی بشیر علی خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ سائیں توکل شاہ صاحب کے خلیفہ تھے۔ اور کام درجہ ولایت کا رکھتے تھے۔ اور اس راہ ولایت کے کل مراتب طے کئے ہوئے تھے۔ اکثر اہالیان سندیلہ دیکھتے ہوئے آپ کے خوارق اور کرامات کی وجہ سے آپ کے معتقد اور مائل تھے ایک وقت بوقت شب سرا حوض پر آپ تشریف رکھتے تھے۔ مولوی حکیم نواب علی صاحب برق مرحوم اور مولوی مقیم الدین صاحب اور سجادہ نشین حکیم محمد عثمان صاحب بھی موجود تھے حکیم محمد عثمان صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ چاند آپ کی چارپائی کا طواف کر رہا ہے حضور کی جناب میں حکیم صاحب نے یہ واقعہ عرض کیا حضور نے فرمایا کہ بیٹا یہ کام ولایت کا رکھتا ہے اور اس درجہ کا کامل فقیر ہے اُس کمال کے یہ آثار ہیں۔ المختصر اس نسبت صدیقیہ نوریہ کو بھی حضور سے بکمال اخلاص خود گرویدہ ہو کر حاصل کیا اور معیت کی تعلیم کرلی اس نسبت کے حصول کے بعد آپ کا یہ حال تھا کہ آپ لکھنؤ میں ڈاکخانہ نولکشور میں اسی روپیہ ماہوار کے ڈاک منشی تھے۔ ہر ہفتہ سندیلہ تشریف لاتے اور حضور پر پروانہ وار نثار ہوتے اور یہ مصرعہ شوق اور وجد میں فرماتے ہے کانٹے رندھوا دو جہاں تک سایہ دیوار ہے۔

آپ اپنی تنخواہ کا زیادہ حصہ حضور کے لنگر خانہ اور عمارت میں صرف فرماتے۔ ہفتہ وار مزدوروں کی اجرت کا حساب کرکے ادا فرماتے اپنے آخری وقت میں سرا حوض ہی پر آپ نے قیام فرمایا اور وہیں انتقال فرمایا۔ آپ کی قبر حافظ گلاب صاحب خادم حضور پنجابی رحمۃ اللہ علیہ کے قریب خام بنی ہے۔ آپ کے ساتھ عوام کو اور نیز باشندگان لکھنؤ و سندیلہ کو عقیدت خاص تھی۔

سال میں موقعہ عرس مجددی پر لکھنؤ کے لوگ اُن کی زیارت کو آتے ہیں اور خوش عقیدگی سے چادر وغیرہ بھی چڑھاتے ہیں اس خانقاہ میں زیادہ حصہ عمارت کا جناب ممدوح کی تنخواہ سے بنا ہے جو آپ کے خلوص و عقیدت کا ثبوت ہے چونکہ خانقاہ و باغ میں حضور نے

Marfat.com

ہزار ہا روپیہ صرف کر دیا اور کل روپیہ طالبان صادق و مخلصین اپنے اخلاص و محبت سے حضور کو پیش کرتے تھے صرف ہوتا رہا اور حضور نیاز باغ و خانقاہ و مہمانداری طالبان میں صرف فرماتے رہے اور اسی خیال سے کہ حضور اپنے طالبان کو اولاد سے بھی زیادہ مقدم سمجھتے تھے۔ ایک کتبہ منقش سنگ مرمر جس میں ہر مصرعہ سے تاریخ تعمیر نکلتی ہے۔ دو منزلہ پر نصب کرا دیا ہے بجنسہٖ درج کیا جاتا ہے۔

صَلوٰۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم علی النبی

المنان وَ اِنا لَہٗ لحافظون

۱۳۳۹ھ

خانقاہ جدید وقف برائے سالکان

۱۳۳۹ھ

سالک کامل حافظ کلام مجید

۱۳۳۹ھ

یگانہ زمان شاہ وزیر علی نقشبندی

۱۳۳۹ھ

تعمیر فرمود بارک اللہ

۱۳۳۹ھ

شیر حوض آباد باد

۱۳۳۹ھ

مرشد اہل صفا شاہ وزیر نقشبند

۱۳۳۹ھ

رہبر اہل طریقت پیشوائے سالکان خانقاہ خوش نما تعمیر شد در شیر حوض

از رہ ایثار کردہ وقف بہر طالبان خانقاہ طالباں احقاف وقف طالباں

۱۳۳۹ھ

Marfat.com

باز گفتم نور افزا خانقاہ صوفیاں　　باز دیگر از سر الہام کلکم نقش بست
نقشبندِ کن فکان نگران نگہبان آلمکان

۱۳۳۹ھ

حضور کے حیات میں فصل انبہ وغیرہ فروخت نہ ہوتی تھی۔ اور طالبان جو حاضر ہوتے ان کو عام اجازت پھلوں کے کھانے کی تھی اور اکثر دور دراز کے طالبان کو انبہ بسبیل ریل بھیجے جاتے اب بعد وصال حضور پُر نور سجادہ صاحب اُسی دستور العمل کے کاربند ہیں۔ جیسا ایک مقلد اور جانشین کو ہونا چاہیئے۔ منشی عاشق علی صاحب حضور کے عزیز و مرید ہیں۔ اکثر اُمور میں حضور آپ سے مشورہ فرماتے تھے۔ اللہ نے آپ کو خوش اخلاق اور خوش سلیقہ فطرتاً پیدا کیا ہے۔

میاں ظفر احمد صاحب بھی حضور کے عزیزوں میں ہیں آپ کو نیز آپ کے والدہ چچا و والد کو حضور سے عقیدت ہے۔ آپ حضور کی خدمت میں اکثر حاضر ہوتے رہتے تھے۔ کام جو حضور سے نسبت کا ملا۔ اُس کا بھی اثر آپ میں قدرے پایا جاتا ہے نہایت متین طبیعت ہیں جو اس نسبت حضوریہ کے قبول کرنے کی صلاحیت خاصہ رکھتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ انکی افلاس اور بیکاری کا علاج صرف محبت و اخلاص حضور ہے اور بہتوں کو فائدہ پہونچا۔ موصوف مزار اقدس حضوری پر اکثر حاضر ہوتے رہتے ہیں اور ایام عُرس مجدد الف ثانی بھی لنگر حضوری میں مہمانان عُرس مبارک کو نہایت خلوص نیت سے گرمیوں میں برف وغیرہ پلاتے ہیں اور صاحب سجادہ نے بکمال محبت تقسیم لنگر و نظام لنگر آپ ہی کے سپرد بعد وصال حضور کیا ہے اکثر نظام آپ ہی کرتے ہیں آپ کو اس نسبت علیہ کے لوگوں سے خاص اُنس ہے آپ کی عطاری کی دوکان ہے غرضکہ فی الجملہ اخلاص ہے اللہ اُن کی عمر میں برکت دے۔ اگرچہ اور بھی عزیز حضور کے بلکہ موصوف کے چچا وغیرہ بھی داخل سلسلہ ہیں مگر علاوت نماز سے بوجہ قرابت قریبہ بے خبر ہیں مگر اخلاص رکھتے ہیں۔ گھورے میاں حضور کے قدیم طالب ہیں۔ کام نسبت حضور سے لیکر اجودھیا میں منشی قادر بخش صاحب مرحوم کے ساتھ بہت قیام کیا۔ جب موت کا زمانہ قریب ہوا حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے

Marfat.com

اپنی آپکو راہ حق میں ایسا مٹایا۔ اور فنا کر دیا کر اچھے کھانے پینے اور اچھے ملبوس کا آپ کو ادراک نہیں رہا اور اسم باسمے مجبور اٰبن گئے تھے۔ آپ کی اذان میں ایک خاص درد پیدا ہو گیا تھا۔ کہ جو لطف اذان بلالی کی خبر دیتا تھا چھ بندے کیڑے کے زہریلے اثر سے آپ نے انتقال کیا۔ جس وقت آپ کو کیڑے نے کاٹا حضور کے قدموں پر جا گرے اور عرض کیا کہ گھورے آپکا اب حضور سے رخصت ہوتا ہے خیال رکھیں اُس کے بعد تکلیف میں زیادتی ہوئی۔ زبان اینٹھ گئی صبح ہوتے ہی اِس دارِ فانی۔ کو چھوڑ کر گلیم فقر حضوری اوڑھے ہوئے رخصت ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ سرکار نے نماز پڑھائی۔ آپ کی پختہ قبر راستہ میں چبوترہ پر جاتے ہوئے درخت انبہ کے نیچے جو آپ کا نصب کردہ درخت ہے پڑتی ہے۔ گھورے میاں کے نام سے یہ درخت مشہور ہے۔ حکیم نواب علی صاحب برق سندیلوی۔ آپ شاعر تھے۔ حضور کی شان میں اکثر آپ نے غزلیں لکھیں اور شجرۂ منظومہ بھی۔ آپ کو حضور سے اخلاص وعقیدت سابقہ تھی۔ کانپور مدرسہ الٰہیات کے پروفیسر تھے۔ علوم عربیہ وطب میں مہارت کامل رکھتے تھے۔ معزز خاندان عالیہ سے تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد مولوی حمداللہ صاحب کے سی ہستیاں ہیں۔ بعارضہ ہیضہ انتقال فرمایا۔ اللہ مغفرت کرے۔ سندیلہ کے رؤسا میں سے ڈپٹی کرامت حسین صاحب و منشی نعیم الزمان صاحب منشی امیر حسن صاحب و مولوی عبدالرزاق صاحب منشی مقبول احمد صاحب اکثر حضور کی خدمت میں خاص عقیدت سے تشریف لاتے اور حضور بھی محبت فرماتے۔ چودھری براتی صاحب نے مولانا مقیم الدین صاحب سے کار تعلیم نسبت حاصل کیا۔ اکثر حضور کی خدمت میں آتے اور آپ کے صاحبزادہ حافظ محمد صغیر صاحب بنا بر برکت حضور کو کلام پاک سناتے۔ اور خدمت میں حاضر رہتے۔ حضور آپ سے کمال محبت کرتے۔ متاخرین طالبوں میں میاں یعقوب ساکن موضع گنگادو میاں قاسم کہ جو حضور کے ساتھ پنجاب بھی جا چکے ہیں اور قاسم رضا ساکنان کہلا دلاور نگر اور محمد حسین ساکن پارہ اور بھی بارہ کے نمبر دار و چند پٹھان و نیز نورانواں کے لوگ شرف بیعت حضوری سے سرفراز ہیں۔ یعقوب زیادہ خدمت میں رہے ہیں۔ اور محمد حسین کو بلکہ ان دونوں شخصوں کو اجازت تعلیم طریقہ تحریری بھی کسی طریقہ سے حاصل ہے

Marfat.com

واللہ اعلم بحقیقت الحال

حضور کے مریدوں و طالبوں کی تعداد غیر منتہائی ہے۔ خطوط جو دور دراز اضلاع میں جاتے تھے۔ وہ قریب پانچسو کے ہوتے تھے۔ اور ہر مقام پر ایک کارڈ بھیجا جاتا تھا۔ مکتوب الیہ کو اجازت ہوتی تھی کہ جملہ برادران کو اطلاع کر دے۔ چنانچہ عرس میں اکثر آتے تھے اور بعضے کار نسبت بھی رکھتے تھے۔ لیکن عاجز کو ان کے نام وجائے قیام پورے طور سے معلوم نہیں حالانکہ جب وہ صاحبان عرس میں تشریف لاتے ہیں۔ ان کی صحبتوں سے لطف اُٹھاتا ہوں اور ہر ایک صاحب نسبت اُس میں ہیں ضلع پرتابگڈھ کے طالبین جو بذریعہ مولوی حافظ احمد حسن صاحب رام نگری خدمت حضور تک پہونچے اون کی بھی تعداد بے شمار ہے۔ اس ضلع میں ایک قصبہ ندورہ ہے جسمیں ہمارے سرکار بھی تشریف لے گئے ہیں۔ اور صاحب سجادہ کے وہ لوگ مخلص اور عقیدت کیش ہیں۔ قابل قدر لوگ ہیں عبد الجلیل و پھیکو و منشی عبدالغنی صاحب و محمد حسین و حاجی صاحب و حافظ صاحب مع متعلقین عقیدت کیش و فدا مان سرکار ہیں۔ بعض ان میں کار نسبت بھی رکھتے ہیں۔ اور اعتقادات میں حضور کے مستحکم ہیں۔ اور عبادت نماز و قرآن سے بھی بے خبر نہیں ہیں اور اسی ضلع میں ایک صاحب عاشق محمد اور ان کے تمام برادران کہ سابق میں ایک بزرگ کے مرید اور خلیفہ مجاز بھی تھے جو اپنی تشنگی کی سیرابی میں کوشاں تھے۔ سرکار کی خدمت میں پہونچے۔ آپ نہایت خوش عقیدہ اور بانسبت شخص ہیں سرکار کے خاص جاں نثاروں میں سے ہیں۔ آپ کا طریقہ یہ تھا کہ جب خدمت حضوری میں حاضر ہوتے صرف چہرۂ مبارک حضور کے اور کسی طرف توجہ نہ فرماتے۔ اور بوقت واپسی آپ کو اس قدر صدمہ مفارقت حضوری کا ہوتا۔ کہ تمام حاضرین بھی اس سے متاثر ہوتے۔ اب بھی جب آپ عرس میں تشریف لاتے ہیں۔ آپ کی وہی حالت گریہ و زاری و بے قراری کی ہوتی ہے۔ اور موصوف صاحب سجادہ کے معہ برادران و متعلقین والہ و شیدا ہیں۔ اور مجھ کو بھی موصوف سے بوجہ کمال خلوص خصوصیت ہے۔

مولوی احمد حسن صاحب رام نگری جونپوری آپ واعظ اور حافظ قرآن ہیں۔ اور فقیر دوست مجلس فقرا میں اکثر حاضر ہوتے ہیں۔ حضور کے یہاں قریب بیس یا پچیس سال سے

Marfat.com

حاضری عرس شریف معمولاً سرکار میں بذوق وشوق داخل ہوتے ہیں اور اپنے وعظ سے لوگوں کو مسرور فرماتے ہیں۔ اور آپ کی زبان سے سنا گیا ہے کہ آپ مرید بھی کرتے ہیں۔ صاحب سجادہ سے آپ کو کمال عقیدت ہے بلکہ اکثر طلب فرماتے ہیں اور ہفتہ عشرہ آپ کی صحبت میں رہ کر آپ کو رخصت فرماتے ہیں۔ اور سرکار نے بھی وہاں جلوہ فرمایا ہے جس کی وجہ سے بہت طالب اس موضع میں ہیں۔

اور حاجی عبدالکریم عرف بنگالی شاہ بوقت معذوری حضور خدمت اقدس میں تین سال تک رہے۔ اور حضور کی کل خدمات کو بخیر وخوبی انجام دیا۔ حضور پر نور شاہ صاحب موصوف کی خدمت سے نہایت خوش تھے اور ان کی تشریف آوری کی علت فاعلی صاحب سجادہ صاحب ہوئے۔ آپ کا اب بھی دستور ہے کہ فاتحہ حضوری جا بجا قیام خود پر متعدد جگہ فرماتے ہیں اور صاحب خدمت درویش ہیں اور بڑے صحبت یافتہ فقرا وعلما کے ہیں۔

آخر وقت حضوری میں حبیب شاہ ومحبوب شاہ کہ جواب آستانہ عالیہ حضور یہ پر مستقل باجازت صاحب سجادہ مقیم ہیں اور صاحب سجادہ اونکو چار روپیہ ماہوار بغرض تحفظ سرا حوض بالاستقلال عطا فرماتے رہتے ہیں۔ آپ ہر دو زن وشو حضرت وارث علی شاہ صاحب کی صاحب سجادہ حضرت ابراہیم صاحب کے مرید ہیں اور یہ نام دونوں کے اوسی خاندان کا عطیہ ہے۔ صاحب سجادہ ان دونوں کو بہت محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور بڑی وقعت کرتے ہیں اور کل خرچ سرا حوض مزدوران وغیرہ وروشنی ولنگر وغیرہ آپ ہی کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ کیوں کہ صاحب سجادہ اکثر سفر میں ہوتے ہیں۔ اور موصوفین بھی صاحب سجادہ کے عاشق جانباز ہیں۔

ہمارے سرکار کے واقعات زندگی سے پتہ چلتا ہے کہ ایک کامل مکمل ولی فنا فی اللہ بقا باللہ کے جو کوائف ہونا چاہئے سرکار میں مکمل طور پر موجود تھے۔ قبل وصال دو تین سال سے حضور تنہائی کو پسند فرماتے اور ایک کیفیت محویت آپ پر ہر وقت طاری رہتی۔ اگر کوئی آپ کا جاننے والا بھی آپ کے پاس آتا تو آپ اس کو بعد اسکا نام معلوم کرنے کے دیر میں شناخت فرماتے اور تھوڑی بات کر کے پھر خاموش ہو جاتے۔ اور کیفیت غیبت

Marfat.com

ازخود حضوری یا حق سبحانہ تعالےٰ آپ پر ایسے غالب رہتی کہ اپنی ہستی آپ کو بالکل پوشیدہ ہوگئی جو فنا در فنا کا خاصہ ہے۔ آپ کو تکلیف وآرام کا احساس بالکل اٹھ گیا تھا۔ اور حدیث (مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا) کے مصداق حقیقی بن گئے تھے۔

چہ دانی تو کہ در باطن چہ شاہے ہمنشیں دارم

عوام چونکہ گرویدہ کلام حضوری واخلاق حضوری کے دلدادہ تھے۔ وہ حضور کے سکوت سے اور لطف کلامی سے محروم واپس جاتے تھے۔

چند خطوط جو حضرت حضور اقدس واعلیٰ نے مریدین کو تحریر فرمائے اور جنکی روانگی کا یہ طریقہ تھا۔ کہ چودھری حسن جان صاحب مرحوم کے محض درستی خط وکتابت کے حصول علم کے لئے اور افزائش قابلیت کے لئے بہ ترکیب تعلیم فرمائی تھی کہ فقیر کے خطوط کی نقل کرکے اصل کو اپنے پاس رکھ لیں اور اس کو دیکھنا معمول کرلیں خط بھی صاف پختہ ہو جاوے گا۔ اور قابلیت وملکہ خطوط نویسی بھی حاصل ہو جائیگا۔ چونکہ آپ سے حضور کو بوجہ فرط حاضری محبت زیادہ تھی اور روزانہ حضور کی خدمت شریف میں حاضری دیتے تھے۔ اور وہ کاتب الحروف کی معرفت چودہری حسن جانصاحب مرحوم کے پاس بھیجے جاتے تھے۔ بعد نقل اصل کتابت قلمی حضوری کو کاتب الحروف اپنے پاس رکھ لیتا تھا۔ چونکہ یہ خطوط بہت زمانہ سابقہ قریب ساٹھ سال کے جو اوائل قیام مراحوض شریف سرکار کا تھا۔ کہنہ ہوگئی اور کاتب الحروف کے جا بجا تبادلہ ہونے سے کچھ ضائع بھی ہو گئے۔ جو خطوط کہ میرے پاس ہیں ان کی نقل لفظ بہ لفظ اس موقع پر درج کئے جاتے ہیں جس سے طالبان حضور کو زر کلام اور کلمات مفیدہ جو خاص زبان مبارک اور قلم مبارک سے برآمد ہوئے ہیں باعث ہدایت اور از دیاد محبت کا سبب قوی پڑینگے۔

پہلا خط بنام چودہری حسن جانصاحب خلف الصدق چودہری محمد عظیم صاحب تعلقہ دار سندیلہ

عزیز بزم سلمہٗ ربہٗ خط مسرت نمط ورود افتخار آور ومباہات بخشید۔ غیر حاضری اینجا بوجہ شکستگی بگھی ونیز التہاب نائرہ تشویش وتنویہ مثل شعلہ جوالہ وفور طنطنۂ اذواق واضطرابی وبے چینی انعکاس یگانہ وبیگانہ ونیز خبر ترخیص وتجہیز مولوی مقیم الدین صاحب بوجہ مایوسی وبے بسی وبے کسی تنہائی خود ونیز دیگر حال متضمن براں نگاشتہ بود دید مطمئن نمود۔ شفقتا بارہا از ماشنیدہ

باشی۔ کہ اگر بامعنی در معنی پیش معنی۔ و اگر بے معنی پیش معنے در معنی۔ پائے ماندہ ذوق و شوق بدیں امر خدا ہر آدمی را ترقی دہاد بحرمۃ النبی و آلہ الامجد۔ ہمیں راہ سنت۔ مولوی منعیم الدین اگرچہ الحال میرود مگر شما خوب میدانید کہ مولوی صاحب مطیع و منقاد سند بلہ واللہ اعلم بچہ وجہ است بانزود بتو خواہند رسید غم نباید کرد و تحیر و تحسر بخود راہ ندہند۔ صلاح وقت ہمیں است۔ نسبت امامت جمعہ و تفویض بار امامت مسجد جامع محض بفضل و کرم۔ کہ مستحق کرامت گناہ گارانند۔ ہر کس را بجادۂ قابلیت ہر شے بدہند۔ از ما نہ بند ایں ہمہ الحان زمطرب است فرحت بادا ہزار فرحت بادا۔ چہ عجب کہ ازیں ذریعہ مقبولاں شمرند و دیگراں را برائے ہدایت در شد ایں بار امانت را بسر تو نہند بسپرند۔ کارہائے اخفا را بزبان آوردن نمی زیبد یک نہ یک روز خود افشا خواہد گشت و با بخلا خواہند آورد صابر و ساکت باشی و ہر کہ بیاید بہ تسلیم و رضا بہ پسند۔ و چوں و چرا میارد عدم قبول معذور ایں فضل در فضل است حاصل آنکہ خوشخبری فال از جناب حافظ شیرازؒ واضح دلائح کہ بوئے ریا از دلق تو نشنی۔ صومعہ رسم ظاہر است کہ از خواستۂ خود و عنایت بزرگان دعوتم رد نکردند و منظور و مقبول سازند ایں کار بتو سپردند حاصل در بارۂ تو عبط و عظ پند حکم و فرخندہ بخشے بوجہ صغر سنی سامی بطرز فال خوشحال ساختند و کنایہ سمع رضا نسبت مسموع بسامع است کہ گوش شما سماعت کم دارد مگر از فیض تو بلکہ محض از فضل او بسیار انرا ہادی خواہی گشت بسا نور و راہ ارشاد و ہدایت از تو بیابد یافت و ہر کہ را آبرو و عزت میدہند بازمی گیرند۔ علی الخصوص مالک علی الاطلاق کہ تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ فرمودہ اوست برائے تسکین تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ است و برائے عبرت تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ فرمودۂ اوست۔ کہ خدا نکند کہ غرہ عبادت جاگزیند بس ہمیشہ ملتجی و متضرع بہ نیاز و شکستگی خاطر خواہند ماند کہ نتیجۂ احسن و ثمرات مستحسن روز بروز بار آور و مترتب شود۔ کہ دوستان شما خوش و دشمنان خوار و بے اعتبار گردند۔ تعویذ طلبیدند۔ اگر ایقان کامل دارید۔ ہر کہ گویم بآں باشید۔ انشاء اللہ جملہ کار بہ تدریج بہ بہبودے انصرام خواہند گشت۔ آیہ کریمہ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي۔ بر طشتری چینی سفید بدست خود نبشتہ یوم جمعہ بعد نماز صبح نہار ہر جمعہ قدرے

Marfat.com

آب در طشتری انداختہ روشنائی اورا بانگشت شہادت دست راست غلط آب کردہ آں آب را بنوشند و ہر جمعہ ایں طور کردہ باشند۔ ببینید۔ کہ خدا چہ می کند۔ حاجت اظہار و بیان نیست۔ انشاء اللہ زبان جری و مطلب ہم صاف و رفتہ رفتہ وجدان ہم بدرستی خواہد آمد (مگر رابطہ رانگذارند) ایں ہم یک حزب کلاں ست خوب بدانی کہ ایں رابطہ محمدیست صلعم قدرِ او بشناس و تعظیم و تکریم اورا از دست مدہ و خائف و ترساں بالحاح و زاری منکسر گشتہ ازاں خدا بخواہ خود بخود تقریر ہم صاف خواہند گردد لہجہ شیخ خود بخود بیار ہر کار آسان خواہند گشت ایں لہجہ و گفتگو شیخ۔ تو بر خود بیاری چیست یعنے ایں لہجہ و بیان عبارت از لہجہ و تقریر او صلی اللہ علیہ وسلم است شنیدہ باشی کہ مشہور است۔ حیرتے دارم کہ نازش راچساں خواہد کشید۔ ایں یک کنایہ و رمز نیست (فَافْهَم) و صورت تحریر مطابق حکم فقیر کہ درست گردید۔ کہ درست کرد از تحریر خطوطہائے آمدرفت اینجا و نیز مولوی مقیم الدین صاحب وغیرہ ہم ہمیں طور اگر تقریر و لہجہ ام بچندیں محنت کردہ قبل رابطہ بر خود بگیری المضاعف المضاعف مرا بری۔ کارا نیست وغیرایں ہمہ ہیچ۔ خبردار خبردار کار را چہ نماز جمعہ و چہ وعظ اول رابطہ پختہ کردہ انجام بنما۔ آیندہ تو دانی۔

مرا چو شرط بلاغ ست با تو مے گویم ... تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

افسوس افسوس چندیں مدت گذشت و ترقیات رابطہ راندانستی و نفہمیدی خدا صحبتے حاصل آرد کہ تا آگاہ باشی۔ خبردار خبردار ہیچ اشتباہ در راہ ندہی کہ خدائے بے ہمتا ہمراہ تست ہمہ اسباب درست خواہد گردد

در طریقت پیش سالک ہر کہ آید خیر اوست ... در صراط المستقیم اے دل کسے گمراہ نیست

وَالسَّلام علیٰ من اتبع الهدیٰ والتزم مطابعة المصطفےٰ علیہ من الصلوٰة انمہا و اکملہا فقط فقیر حقیر پُر تقصیر وزیر سرا حوض۔

Marfat.com

انیس جانم راحت روح و روانم مولوی سید ابوالقاسم و مولوی سید عبدالغنی صاحب محدث بہاری زید اللہ خلوصکم و ایقانکم

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ و علی آلہ و اصحابہ و ازواجہ و اہل بیتہ و ذریاتہ و علے سائر اخوانہ اجمعین۔ نامۂ عالی مضمون گرامی مشحون تشریف ورود آورد و مباہات بخشید مہربانا نسبت فطور نسبت ورزش رابطہ نبشتہ بودند۔ بدانند و آگاہ باشند کہ التذاذ و حلاوت نماز گم شدن ہمیں فتور ورزش رابطہ است۔ ہر کہ یک جا ہمہ جا۔ شنیدہ باشند و جز دو ور حضور نسبت باطن ضرور در کار است۔ یکے اتباع صاحب شریعت حقہ و دیگر اخلاص و محبت شیخ مقتدا اگر این دو امر فتور زرود اگرچہ سزاراں سزار کدورت طاری گردد متوقع خواہد گشت و اگر ناخواستہ خدا دریں دو امر فتور یافت شنیدہ باشند ؎

ہر کہ گیرد علتے علت شود کفر گیرد کاملے ملت شود

پس مکرما دوای بہ ازیں نیست کہ استغفار و توبہ و انابت والتجا و افتقار و انکسار و تذلل بخشوع و خضوع بجنابے غفار کار کن تاکہ غفور الرحیم از محض فضل خود ازیں بلا ہا رہا گرداناد و بدونہ خرط القتاد و وردوسے بشما گفتہ شدہ۔ او را مگذارند۔ اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ تَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُهُمۡ بِذِكۡرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ۔ پس اکثر اوقات بذکر مشغول باشند ؎

ذکر گو ذکر تا ترا جان است پاکی دل زذکر یزدان است

ورزش رابطہ در ذکر کردن التذاذ و حلاوت کثیر وارد بجبر کردہ شود کہ شما بہ ملاقات کردہ زود وسے تعلیم گرفتہ بعجلت رفتید۔ ایں کار را صحبت در کار است و بدون قرب ابدان کارش ازاں افزودنی محال پندارند۔ بہر طور یکہ باشد رابطہ از دست نہ دہند و کثرت بلیغ بتضرع والحاح بکار برند تا نسبت گم نہ شود

کار این است غیر این ہمہ ہیچ افسوس کہ من بینش تو باگل نگری

بہ فہمند۔

یک چشم زدن خیال او پیش نظر بہتر ز وصال خوبرویاں ہمہ عمر

شکایت بلائے قرض خواہاں و نزاع برادراں باہمہ توہم و تیز پریشانی دریں امر لکافتہ

Marfat.com

اُلقلیلُ یدُلُّ علیٰ الکثیرِ - جمعیت خاطر در تفرقہ محال دانند وازیں بلاہائے گوناگون تاحیات مستعار کسے را رستگاری نیست - اللہ تعالیٰ فضل خواہد کرد - در کار خود مستغیث وملتجی باضابطہ ورابطہ از دلہا طرف خدا مشغول شو - تا ایں کار اہم انصرام با انتظام درآید واز دیدہ دانش بہ قدرت ایزدی کار ابتر بصورت انوار مثل صبح فلق نمایاں ظہور پذیرد وحیران ومشوش مشو - خطرہ واندیشہ اگر زیادت گردد از ایشاں متشبث مشو - تا جملہ کار را بخدا گذاشتہ ایں طرف کار کن شاید کہ دریں مصلحت باشد - باقی من از دعا بطرف سامی وجملہ برادران طریقت ظاہر وباطن غافل نیم وتسلی بلی درزم فقط فقیر حقیر وزیر علی سرا حوضی سندیلوی - ۸ محرم ۱۸۹۲ء

خط ۳ - ہادی علم دین وہادی شرع صراط مستقیم راہ مبین مولوی سراج الدین صاحب زیدکم الخلوص والیقین - بعد دعوات موفورہ وتملقات نامحدودہ معلوم ومفہوم باد خط مسرت نمط کہ از فرط محبت داد وا ظہار اشتیاق وآرزومندی نگاشتہ بود یدافتخار آوردہ بہجت بے پایاں وابہت فراواں حاصل ساخت معلوم شریف ارشدی باد - کہ علوے ایں طریقہ علیا ورفعت طبقہ نقشبندیہ بواسطہ التزام سنت سنیہ است واجتناب از بدعت نامرضیہ لہذا اکابر ایں طریقہ علیا از ذکر جہر احتراز نمودہ وبذکر قلبی دلالت فرمودہ - واز سماع ورقص وتواجد وتفاقد کہ درزمان آں سرورودرزمان خلفائے راشدین علیہم الرضوان نبودہ منع فرمودہ وخلوت واربعین کہ در صدر اول نبودہ بجائے آں خلوت درانجمن اختیار کردہ - لاجرم نتائج عظما بریں التزام مترتب گشتہ وثمرات کثیرہ برآں اجتناب متفرع شدہ - ازیں جاست کہ درانتہائ دیگراں بدایت - ایں بزرگواراں مندرج است ونسبت ایشاں فوق ہمہ نسبتہا آمدہ توجہ وفیض پاک ایشاں حاضر وغایب طالباں را از گرفتاری کونین نجات می بخشد وہمت رفیع شان مریداں را از حضیض امکان بذروۂ علیا می آرد ے

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار آنند — کہ برند از رہ پنہاں بحرم قافلہ را

از دل سالک رہ جاذبہ صحبت شاں — می بردوسوسۂ خلوت وفکر چلہ را

ہمہ شیران جہاں بستۂ ایں سلسلہ اند — روبہ از حیلہ چساں بگسلد ایں سلسلہ را

لیکن دریں آوان کہ ایں نسبت شریفہ عنقائے مغرب گشتہ است وزود بہ استتار

Marfat.com

آورده جمع از نایافت آں دولت عظمیٰ از فقدان آں نعمت قصوای دست و پا بہر سوزده
اند و از جواہر نفیسہ بخذف ریزۂ چند خورسند گشتہ۔ در رنگ طفلاں بجوز و مویز آرام یافتہ و از
غایت اضطرابی حیران و پریشان نشستہ گاہے بہ ذکر جہر و زمانے بسمع و رقص آرام می طلبند
و چوں در انجمن ایشاں را خلوت میسر نشده و خلوت اربعین اختیار می نمایند و عجب تر ایں کہ
ایں بدعتہا را متمم و مکمل بدرجۂ اعلیٰ مے انگارند و ایں تخریب را عین تعمیرے می نامند حضرت
سبحانہ تعالےٰ انصاف دہد از تحریر مولوی مقیم الدین صاحب معلوم گشت کہ در آں دیار انواع
انواع محدثات شیوعی پیدا کرده اند و وضع فصیح شریعت آنجا رہانیده و وضع محدث و جدید را اختیار
نموده و از طریق اصل و قدیم اعراض نموده ــــ

خوابم بشد از دیده در ہی فکر جگر سوز

کہ آغوش کہ سفر منزل و آسائش خوابت و مولوی صاحب را برائے شما نشنام و نزا
ہم می نگارم کہ حتے الواسع در ترویج انتظام شریعت بکوشید و از انتظام بپند و نصائح مردماں
کوشش بکار برید کہ چند سطور رشو دمند آنجا افتند۔ باقی مانده کار خاص او ہم بہ اصلاح مولوی
مقیم الدین صاحب وقت شب فراغ است و ایام سرما ست بالطن بطون پردازند
و معیار خاص کار را پردازند۔ بخط مولوی مقیم الدین صاحب برائے شما نگاشتہ ام
و مولوی صاحب واقف کار و آشنائے ایں نسبت است۔ گم شدنی ہا از او آموزید
و ایں را بد و بینانید کہ دو حرف برائے اوشاں بنگارم۔ برادر ارشد مولوی مقیم الدین صاحب
چہار بد وزگذشتہ است کہ خط بسامی روانہ کرده ام یقین کہ رسیده باشد۔ مشفقا و برادرا
در ہر خط سامی و شکایت عکوس مردماں و تکلیف چند در چند از انعکاس آدمیاں کذا و کذا می
نگارید۔ آدمی را ہمچناں کہ از امتثال اوامر و نواہی حق جل و علےٰ چاره نیست از مراعات
ادائے حقوق خلق و مؤانسات نسبت چاره نہ۔ التعظیم لِاَمرِ اللّٰہ والشفقۃ علےٰ
خَلقِ اللّٰہ۔ بیاں ایں دو حقوق می فرماید و غیر اعانت ہر دو شطر آں دلالت می نماید
پس اقتصار بر یکے ازاں دوام منصور است و اکتفا بر جزع از کل از کمالیت دور است
پس تحمل از انے خلق ضروری آمد و حسن معاشرت با ایشاں واجب گشت بے دماغی

Marfat.com

نمی زیبد و بے پروائی نمی سزد ؎

ہر کہ عاشق شد اگرچہ نازنین عالم است ۔ نازکی کے راست آید بار می باید کشید

وچوں مُدتہا در صحبت بُودہ اید واز آئین وروش آیندگان وروندگان سراحوض بخوب آشنا و واقف اید۔ واز نخستین مواعظ ونصائح شُنیدہ از اطالت سخن اعراض نمودہ بر فقرہ چند اختصار نمودہ ثبّتنا اللہ سبحانہ علیٰ جادۃ الشریعۃ المصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ۔ واز اسباب تفرقہ مشوش نشوید۔ برائے چندی بمسبب الاسباب گذارید۔ وصیہ کردہ کار فرمائید ومولوی سراج الدین صاحب را از طریق تعلیم محروم ندارید از کریما کارہا دشوار نیست۔ ومولوی تاج الدین صاحب بوطن خود رفتہ۔ فقط فقیر وزیر سراحوض

خط ۴ برادر دین مولوی تاج الدین صاحب زہید کہدا لخلوص والیقین بعد سلام علیکم وعلےٰ من لدیک واضح رائے عالی ہو۔ یہ خط مُرسلہ آپ کا پہونچا۔ کوائف من وعن معلوم ہوئے۔ کل تاریخ ۹ شوال یوم ہفتہ مولوی سرفراز علی صاحب واسطے عقد اپنے فرزند کے بارات بڑی شان وشوکت سے مرتب کرکے اُس لڑکے کے سسرال کہ حافظ محمد اسحٰق کے یہاں ہے گئے تھے۔ وقت ۸ بجے شب کے قاضی عابد علی صاحب واسطے نکاح کے تشریف لائے۔ کچھ مہر شرعی ورواجی پر تکرار ہوئی۔ محمد اسحٰق نے کہا۔ کہ پچاس ہزار دینار سرخ پر ہمارے یہاں رواج ہے۔ چنانچہ ردّ وقدح بسیار مولوی صاحب نے قول طرف ثانی کی۔ قاضی صاحب نے فرمایا بسم اللہ اور سر فروع کیا۔ اُسی دم آناً فاناً دم نکل گیا۔ سخن دیگرے کے ملک الموت نے مہلت نہ دی۔ فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی الْاَبْصَار کہاں سامان شادی اور کہاں یہ غم۔ ایک کہرام عظیم برپا ہوگیا۔ آج یوم یکشنبہ قریب ۴ بجے وقت عصر اپنے قدیم باغ اسمی بحافظ مولانا دفن کئے گئے۔ اور یوم مسعود تعطیل انگریزی تھا۔ اس وجہ سے بہت جم غفیر اہلکاران کا تھا اور قصبہ والے بھی تھے۔ آپکو مناسب ہے کہ وہ آپ کے شیخ مقتدا تھے۔ اس واسطے خط تعزیت بنام مولوی فضل رحیم یا برخوردار محمد صغر فرزند مولوی مرحوم روانہ کریں۔ اور اپنی کیفیت کار باطنی سے اس فقیر کو اطلاع دیں۔ اور مولوی مقیم الدین صاحب ایک ماہ ہوا کہ سخت بیمار ہیں۔ سلام قبول ہو۔ قریب المرگ ہوگئے تھے۔ مگر

Marfat.com

کسی قدر افاقہ ہے۔ اور سنا ہوگا کہ مولوی ہدایت رسول قید ہو گئے تھے۔ تین ماہ قید میں رہ کر رہا ہوئے اور اب اس فقیر کے پاس موجود ہیں۔ سلام منظور ہو اور تا دم تحریر ریزگان و متعلقین فقیر سب بخیر ہیں اور تمہارے دیکھنے کو ہمارا بھی جی چاہتا ہے۔ مگر تمہاری طبیعت سے مجبور ہیں۔ جو خط لکھتا ہوں اُس کا اصل جواب نہیں لکھتے ہو۔ کبھی پانی تا یہ طلب کیا مگر جواب نہیں آیا۔ والسلام فقط از طرف والدہ شما سلام باد سراحوض

خط عـ۵ راہ جوئے صراط مستقیم و سبیل پر یس جادۂ کریم بذریعہ پیرو دین نعیم راہ متین سلکم وزیدکم السبیل الرشاد المستقیم۔ بعد از تحیہ وافیہ اظہرمن الشمس باد۔ واقعہ موقوعہ ۵ رجب ۱۳۰۸ھ دوستان ہمراہی تو ہمہ رہروان ہمیں دین متین اند و بزرگان طریقت بتوسل ارواح انکشاف تعبیر تواند وصحرا اے اوکہ بمعائنہ آورد برداشت امور علمیہ باطن است۔ کہ عقل و ذہن وادراک او گنگ و کور عاجز و قاصر است و گورستان کثیر کہ وانمودند او زیارت گاہ حضرت لمک علیہ السلام است کہ در کابل واقعہ است وہمہ مسترشدان اینجا را پیشش بہ اول قدم می آید و بنا کردۂ سلطان محمود غزنوی است۔ قریب ہفت وصد سال گزشتہ است وغایت درجہ پُرفضا است و اُو چاہ۔ کنایہ ازاں باولی چاہ آنجا است کہ زیر کوہ واقع است۔ و قبرستان شہنشاہان غزنوی کہنہ و قدیمہ شکستہ آنجا موجود اند۔ و قبر کلاں قبر حضرت لمک علیہ السلام پیغمبر است و خانقاہ مجاوراں کہ زیر آں یک مطبخ است شخص کلاں نوجوان ہم عمر تو صاحبزادہ صوفی صاحب کہ آغا گل نام دارد و آنجا ہر دم بخدمت اُدمی باشد کہ اُورا آب گرفتہ۔ بالا رفتن دیدی۔ ایں از کنایہ علم باطن است کہ صوفی صاحب بہ تعلیم او مشغول است و بہ عروج و نزول کار او بہ سعود می برند بوجہ اخلاص و تصدیق تو۔ تُرا جواب بہ دلیری داد کہ ہمہ زینہ بالائے کوٹھا خانقاہ رسانیدند و نیز از عالم ارواح است و حال آنجا یک بزرگ منظفر علی شاہ صاحب خادم و خاکروب بارگاہ آں حضرت اند و واقعی یک بیت بر پشت کواڑۂ قبر نوشتہ است از چشم ظاہر ہم فقیر دیدہ آمدہ۔ او مضمون ازیں طور است کہ ہر کہ صدق دارد برائے ہر مطلب کہ بیاید بمنزل خواہد رسید و اگر ایمان ندارد مخذول است و محروم خواہد گردید و ہمیں روش تُرا طاقت نیست۔ آں آدمی کہ گوید ہمراہ من بیا من ترا ہم

Marfat.com

خواہم رسانید۔ ایں کمال صداقت است کہ اُو می فرمایند کہ تو از خود رفتن نمی تانی من ترا می برم بس کار خود کردہ باش و گم شُدنی ہار آتو غُل بر خود دبرتن استیلا بگیر۔ دا ور وغن وچال شطر نج اشارہ از منزل سلوک است کہ ہماں منزل را بدون پیر و راہ رفتن نمی تانی۔ آنہا می آموزند کہ بدیں روش یا برخاستن لازم است۔ ایں ہمہ تماشا ہائے صدق اندو رستی ہم دارند فَاعْتَبِرُوْا مِنْهُ يَاُولِي الْاَبْصَارِ۔ چونکہ تو از راہ نا آشنا ہستی گفتند کہ ہمیں راہ است۔ برو و بکستر احوال ساعتے باش و زد دبرو چرا کہ خس وخار سے طریق دیگر حائل راہ نباشند۔ او شعر برائے تسکین خاطر وجرات و دلیری و تبقن آں صاحب پیش نمودند تا راہ گم کردہ نباشی وکار گزاری وچوں آں مجاور نہ صاحب علم است ونہ از علم باطن خبرے دارد۔ بدیں وجہ ترا جرأت ہمکلامی ہمراہ اُو ندادند وہوشیار و بیدار ساختند وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔ مخدوما ایں ہمہ تماشا دیدنہا از شرافت وہم وخیال تست ؎

کار ایں است غیر ایں ہمہ ہیچ

شنیدہ باشی زنلك الاوهام والخيالات تُرَبِّي بِهَا اَطْفَالَ الطَّرِيْقَةِ

خبردار خبردار غرہ نکنی و تعجز والحاح و تضرع وانکسار کار گیرو بخضوع وخشوع ملتجی و متضرع خود را ناپاک و پلید گنہگار از ہمہ عالم بدتر تصور دیدہ وبریں امر استیلا بر خود مجوز یدہ کار بیغش برتناعت وغش نا بلغ راہ نگود دور نہ در راہ مانی ؎

خاک شو خاک تا بروید گل ✿ کہ بجز خاک نیست مظہر گل ✿

خاک شو خاک کہ تا کوزہ گراں کوزہ کنند تا خاک نہ گردی لبِ یارش نرسی

ایں وقت آغاز بعالم ارواح تیران شروع ست بالکلیہ خود را غلیظ وگندہ بتصوری دار محض عنایت بفضل او از خاص کرم مترسد از فدایابی چناں نباشد کہ بازپایاں تر انتی زیادہ بس۔ فقط فقیر نقیر وزیر سر احوص۔

خط ۶ روح روانم بلکہ دیدۂ نور وجانم مولوی رحمۃ اللہ خانصاحب سلمکم اللہ والبقاہ۔ بعد سلام علیک دعلی من لدیک امروز قبل نماز فجر ایں طور ظاہر ساختند کہ تو بنیز دما حاضر ہستی وکیفیت چنبرۂ وجودی ما حجب حجرۂ نفسی کہ مرات حقیقت انسانی است از من می پرسی

Marfat.com

دہر کہ آندم بتو نمایاں گشتہ است استفسار می نمائی - وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الحال -
محبت اطوار ابدانند وآگاہ باشند کہ زبان مرأت قلب وقلب مرأت روح و روح مرأت حقیقت
انسانی وحقیقت انسانی مرأت حق سبحانہ وتعالے - پس ہرکہ درحجرۂ انفس دیدہ می شود و انوار
وتجلیات منکشف می شود واز شطحیات مشائخ وبرابر ابرانفسی اعتبار نہادہ اند - داخل دائرۂ
امکانی ومرأت حقیقت است وایں حقیقت انسانی گویا انموزج است از مرأت آسمانی و
صفاتی وشیون واعتبار عرشی وذاتی کہ سالک رابوجہ مرأت عکوس جز ظلال از اصل الاصل بوقت
عروج منعکس گشتہ است معاملہ ماوراء ایں باید جُست مصرع .

بکوش کوش کہ تا صاحب خبر شوی ؏

ہمیں راہ تا مقام اصل الاصل برسند - دیگر قدم گاہ نیست - پروردگار عالم ترقیات
بے نہایت بخشاد ومطلوب راحالات نوبیاں باشند وہر کہ گفتہ ام رفتہ رفتہ آید دراں فتوری
حتے الوسع راہ نیارند - اللہ جل وعلی محض از فضل وکرم خود بخود خواہند کشید واز برکت خاک
قدم آں سرور دین ودنیا علیہ الصلوٰۃ والسلام بمقام خاصہ خواہند رسانید (واللّٰہ یَخْتَصُّ
بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاءُ) برادرا ہر کہ در قلب حقیقت جامعۂ انسانی ہویدا ومنکشف می گردد
ہمہ داخل سیر انفسی است - حالانکہ اکثر مشائخ کبار ایں تجلیات را نہایت النہایت گفتہ
اند - بلکہ انموزج عرش گفتہ - وسیر فی اللہ نامیدہ - مشائخ مستقیم الاحوال راازیں گذشتن
لازم ست ومطلب خود را بیرون دائرۂ انفس باید جُست - آگاہ باشی کہ قلب انسانی آں حقیقت
جامعہ انسانی است - سیر از ظلال وشیون است وقلب مضغہ کہ از اں انعکاس انوار ربی
ست دیگر است - ایں مضغۂ قلب وپارچۂ گوشت را محض لایعنے نہ تصور نمودہ پندارند دراں
حکمتہائے مکنونہ از لطائف عالم واسرار ہا پندارند از خصائص عالم امر - لطائف خاص آں
از ظل اصل ایں را مخزونہ ومفوض ساختہ اند - کار را تا بآنجا خواہند رسانید - ایں را کارخانہ
بلند است ودولت افزون - ؎

ایں کار دولت است کنوں تا کرا رسد

حالانکہ ظہور لامع عرشی از یں قلب حقیقت جامعۂ انسانی ست . مگر اصل آنجا ست

Marfat.com

وازیں حقیقت گذشتہ بآں حقیقت خواہند پیوست۔ تفصیل ایں از بیان و تحریر بیرون ست
واز توہم وتخیل اغیار افزوں تر یعنے آں وقائع را اعتباری دارند۔ و بآنجا قصور نظر نیست
وکیفیت مجہول حاصل۔ وامکان ساقط ہمیں طور وقائع او صحیح احکام امکان را آنجا جولانگا
نیست۔ از مانیند ایں ہمہ الحال زمطرب است۔ فقط فقیر وزیر

خط ے یار صادق و برادر موافق مولوی رحمۃ اللہ صاحب تہید عزکم وشانکم
بعد سلام علیک وعلی من لدیک واضح ولائح باد خط سامی متواتر رسیدند۔ یکی نسبت ابتلاء
آسیب یک زن محلہ و دیگر بوجہ تفرقہ اسباب جمعیت ولحاظ وخیال رابطہ با شیخ مقتدا۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
علٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ہ مخدوما بازن آسیب زدہ بارابطہ
آسیب زدہ بارابطہ وباضابطہ پیش آیند اگر دفع شود فبہا ورنہ بارابطہ شیخ محول کردہ عکس
زن را بخود بگیرند۔ وآثار مرتبہ او را بوجدان او نگرانی باطن بعروج یا اسفل بہر طوریکہ باشد
باآثار خود بیارند و زائل گردانند و اگر متحمل نشود رابطہ منعکسہ آسیب را بوجدان خود بردہ حوالہ
شیخ خود سازند۔ ازیں بہ کدامی فکر وتدبیر اندفاع آسیب نیست و دریں امر مکرر سہ کرر
بشما فہمانیدہ وبنیانیدہ شدہ است وبارہا بہ تجربہ آمدہ مگر شما برائے خود اید۔ سخن دیگر
بیسر شما کم است۔ شما دانید وکار شما۔

دیگر نسبت شکایت تفرقہ اسباب جمعیت معیشت نوشتہ اند۔ مکرما عجب است
کہ خود در العالم اسباب واگذاشتہ است۔ ہر چند مسبب الاسباب تعالے وتقدس
اشیاء را بر اسباب مرتب ساختہ ست وعلل رد پوش ساختہ گذاشتہ۔ اما چہ درکار کہ نظر
بر سبب معین دوختہ شود۔ مصرعہ

گر درے بستہ شد ے دل درگرے بکشائد

ایں قسم کوتہ نظری بازو یا واستعداد آنصاحب ازیں بے مناسبتی می طلبد واز شما مردم
بسیار مستہجن ومستنکر ومستقبح است۔ ساعتے بحالت وجدان خود فرو باید ریخت۔ و
ایں شناعت را نیک باید فہمید۔ تا انشراح آں بوضوح آید۔ در کسوت فقر ایں ہمہ

تلاش در تحصیل مبغوضهٔ حق جل شانہ چہ بلائے مستنکر است - ترا منی سزد - خلوص چہ گردید عجب ہزار عجب کہ این مستنکر را در نظر سامی چہ طور زیبا نمودہ آوردہ اند - برادرا در تحصیل امور ضروریہ بقدر ضرورت باید کوشید - تمامی ہمت خود را بادمصروف ساختن وتافتن سفاہت محض است - فرصت چند روزہ بسیار غنیمت است - ہزار افسوس است کہ این اقل عمر را کسے در تحصیل علوم لاطائل صرف کند وفلاح وسود جوید خبر شرط است - مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغ

اندکی پیش تو گفتم غمِ دل ترسیدم　　　کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

مہربانا وکرم گسترا وعزیزا از تشتت اوضاع دنیوی دل تنگ نہ گردید کہ کدامی آن نمی کند زیرکہ این نشأت در معرض فنا است - بمرافقی حق سبحانہ وتعالیٰ بسر می باید برد - درین ضمن عُسر باشد یا یُسر - شایان مطلوبیت را جز ذات واجب الوجود جل شانہ نیست علی الخصوص امثال شما مردم کہ با وصف واقفیت کار شناسا طریق دانندہ حسن وقبح این جیفہ رنا بکار دنا پائدار منت وسعی در طلب دنیا بردن ودرین مکروہات پوچ ولچر غم وغصہ خوردن وکار پاک را بالکلیہ گذاشتن خسر الدنیا والآخرہ بودن است وباستعداد شما بسیار مستقبح ومستنکر

مرا چو شرط بلاغست باتو میگویم　　　تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

دیگر درباره رابطہ نوشتہ اند - برادرا منصفا وعادلا - بتو مخفی مباد مردمان از دور دور خود بخود بذریعہ خواب تصور فقیر گرفتہ بعض شاذ ونادر مع رابطہ بلا دیدہ وشنودہ اینجا میرسند وشمارا با وصف محنت شاقہ ومشقت مشکلہ فہمانیدہ وروبروے خود گرداندہ متحمل ساختم وبارزش شما کی منزل رابطہ یافتم - خیر این خوبی قسمت ما ست - این حال وکار از دو علت خالی نیست - یا محبت وخلوص شیخ مقتدا الطالب ابتدائی پذیرفت یا باتیان احکام اوامر ونواہی شرعیہ قصورے راہ یافت - دارو ئی این ہر دو ازین نیست کہ با نابت واستغفار والتجا والحاح از درگاہ ایزد غفار رستگاری خواہند وبگریہ وزاری ویاس وبیقراری برین دو امر بنند کہ بالا استقامت از خداء بے ہمتا طلبند با ستغنا این دو امر اگر ہزار ہا کدورتے وضلالت وسقمہا بمیان آیند باکے نیست - باندک التفات شیخ ناچیز ونامراد نباید ماند - واگر درین دو امر فتورے رفت خرابی در خرابی ست وہیچ علاج رفع نہ پذیرد نجانا اللہ سبحانہ وایاکم عن طعن اہل الھواء الاکابر

Marfat.com

سکندر را نمی بخشند آبی　　　بزور و زر میسر نیست این کار

کار شما خوب بود مگر خود شما جواہر نفیسہ را بسرگین انداختید و کار خود از دست خود دادید۔ سراسر نقصان در نقصان و حرمان در حرمان۔ بعد از من دست تحسر خواہند مالید و دست برسر کردہ ملامت و تشنیع بہ نفس خود خواہند نمود و گریہ خواہند کرد و وقت سود مند نخواہد گشت و این وقت تسویف و تاخیر از ان طرف۔ و ملامت و زجر و توبیخ ازین طرف وقتے از اوقات بیاد خواہند آورد و دم نافع و مفید نخواہد آمد۔ آئندہ اختیار بدست مختار۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْاَنَام۔ راقم کناس و خاکروب بارگاہ نقشبند بندہ وزیر فقیر گندہ از نسبت مجددیہ تہ نشین خاک پراگندہ سَتَرَ اللّٰہُ عُیُوْبَہٗ۔ سراحوف۔ از طرف مولوی مقیم الدین صاحب و مولوی تاج الدین صاحب و مولوی ہدایت رسول صاحب و مولوی سراج الدین صاحب و مولوی غلام حسین شاہ صاحب موجود الوقت ہدیہ سلام قبول باد و تا دم تحریر لواحقانم بخیریت ہستند۔ خیریت شمایان و متعلقان شمایان از خدا بذریعۂ دعا جویان و نیز میخواہند و تحریص ملاقات شما دارند۔

خط ۸ اخوی و ارشدی میاں غلام حسین شاہ صاحب زید المخلوص والیقین بعد السلام علیک و علی من لدیک۔ آنکہ صحیفہ شریفہ بعد از منۂ بسیار متطاولہ روزگار مورخہ ۲۰ ربیع الاول ہمراہی لفافۂ سامی یک خط مولوی سراج الدین صاحب مرسلہ مورخہ ۲ ربیع الاول از ڈاک بیک تاریخ و یک ساعت قریب نہ نواخت یوم چہار شنبہ نزول و ورود افتخار آوردند و اتفاق وقت کہ ہر دو خط بیک مضمون و یک روش ہستند رفرحت باد ا ہزار فرحت باد آئین محبت و انس یک جہتی ہمیں طور باید۔ محبت از شمایاں آموز دہمیں اطوار پروردگار جل و علی محض از فضل و عنایت خویش از نسبت باطن ہر دو صاحبان را متمتع ساز د و برخوردار گرداناد

بادشاہیست کہ از عنایت خویش　　　ہر دو عالم بیک گدا بخشد

مخدوما تعویذی برائے امتحان ارسال است بہ پیشانی خط نبشتام باید کہ زیر کلاہ نہادہ بامتحان روند۔ بخواستۂ ایزدی انشاء اللہ ضرور کامیاب خواہند گشت و ہر کہ اعلالت دو صحت آوردہ ایداین ضعف جسمی بچند روزہ زائل خواہد شد باک نیست و فقیر از دعا بہبودی

Marfat.com

وفلاح سامے غفلت نورزیدم چہ عجب کہ مجیب گردد۔ نظر بخدا دارید وایں ہمہ کدّ و کاوش را پوچ ولچر تصور ید چوں مادر مہربان تا کے برخود باید لرزید وتا کے برخود از غم وغصہ باید پیچید۔ ہمگیں را مردہ باید انگاشت ومثل جماد چند بے حس وحرکت بباید پنداشت (اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ) نص قاطع است۔ فکر ازالۂ مرض قلبی دریں فرصت بسر بردن بذکر کثیر کہ از اہم مہام است۔ وعلاج علت معنوی دریں محنت قلیل بیاد رب جلیل از اعاظم مقاصد قلبی ست کہ گرفتار غیر است۔ از وچہ توقع خیر۔ (روے کہ مائل بہ کہتر است نفس اتارہ از و بہتر است) آنجا ہمہ سلامتی قلب می طلبند وخلاصی روح می جویند وما کوتہ اندیشاں در فکر تحصیل اسباب گرفتاری روح وقلبیم۔ ہیہات ہیہات چہ تواں کرد (وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ) ازیں ہم ضعف ظاہر اندیشہ نکنند انشاء اللہ بصحت وعافیت مبدل خواہد گشت۔ خاطر اینجانب ازیں رہگذر جمع است۔ وحالت مرزا غلام احمد قادیانی بدعوے مسیحائی کہ نکاشتی مفہوم کردہ (فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ) انشاء اللہ خدا او را ز ود متنبہ ومطرود ومردود خواہند نمود باک ندارند ودر کام خود گرم باشند (كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ) مگر ہر کسے را بہر کارے ساختند (وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ) از کتاب باہرہ ظاہر جائے اندیشہ واضطراب نیست خاطر جمع دارند وحاضر وغائب فقیر را خیر سگال خود انگارند وبجز از علم غوطہ زدنی وآشنائی او غافل نباشند۔ والسلام علی من اتبع الہدی والتزم متابعۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔ مولوی تاج الدین صاحب بوطن خود رفت۔ از سر اخوض (تعویذ) ۱۱۱۰ آمر بس ۱۱۱۱ ودوالاسکوس انیست یکی نام خدائے اکبر۔

خط ۹ برادر احسن واخی مخلص منشی امیر حسن صاحب منصرم زید اللطف الاحسن من اللہ المحسن از طرف بندہ فقیر کندہ عاجز حقیر پراگندہ وزیر بعد از سلام مسنون درود وصلوٰۃ بر پیغمبر برحق ولہ پیرمون خواطر مشحون اطوار دکہ از زمنہ بعید و آوانے بدیج یا خیریت بابان بودم حسب اتفاق مولوی فرید الدین صاحب سکنہ قصبہ کاکوری محلہ مولوی تشریف آوردن زبانی ایشان مفہوم ومعلوم گردید۔ کہ آں صاحب خانہ نشینی اختیار کردہ اید۔ وبہ کاکوری استقامت دارید سو برائے معیشت خود بنا بر کسب خود حیلۂ کشتکاری کردہ بجمعیت وانفراغ می گزرانید

Marfat.com

واز پوچ و لچر چاکرے کہ درآں جا تخوف و ہراس وار جاع میزان استہلاک دین نعوذ باللہ متصور بود احتراز کردید و بخانہ نشستید الحمد للہ ثم الحمد للہ خوب کردید خدا ہمہ مسلماناں ایں وقت راہمیں توفیق دہاد واز پردۂ غیب الغیب راہ جمعیت و انفراغ بہ اوشان المضاعف کشادہ و دا لبستہ و پابند خود داراد۔ اخویہ بکرمہ جادۂ صراط المستقیم را یعنے نماز پنجگانہ را دست ندہند۔ و استقامت از خدا بریں طریق جویند و طلبند کہ الصلوٰۃ عماد الدین و حق وارثاں و متعلقان خویش را حتے الوسع ادا نمودہ متراضی و خوشنود دارند مہما امکن مربوط دارید و شما خودم دشاطر و عاطر اید ایں کار دولت است کنوں تاکرا رسد۔ پدرے خویش باش اگر مردے۔ مگر جائے حیف کہ ایں ذلیل و بے نوا را گاہے از یک پرچہ قرطاس ویا بذریعہ یک پیسہ کارڈ تا ایں دم ہم ممتاز نہ نمودید واللہ اعلم ایں را چہ طور سمجھن و مستقبح دانستید۔ کہ از گفتن و نوشتن باز ماندید یا بوجہ ناراضی و بدعنوانی و بے چینی ما را نہ نوازید یا عدم توجہی و عدیم الفرصتی یا بدوضعی نا مستنکر شدید۔ خیر فقیر حاضر و غائب خیر سگال شما است و بہبودگی و عروج خواہ جناب عزوجل بہ استدعا و التجا برائے شما مترسد کہ از حال خیر اجتماع خود بل مع عزیزاں و اقربایان خود تکاہلی و تساہلی نہ ورزند۔ و بار دگر تغافلے نہ کنند اکثر شنیدم ایں شود کہ میاں ذکی حسن صاحب بہ سندیلہ تشریف می آرند لیکن از بے پرواہی و بے اعتنائی بدل خود چہ تصویدہ بلا اطلاع و نیز عدم دریافت حال بالا بالا میروند نہ از آمدن و نہ از رفتن خبرش میدہند۔ ایں خوبی قسمت ماست گو فقیر ایں لائق نماند است چرا کہ بحیلہ ربا یک کنارہ کشی گزیدہ و انزوا پذیرفتہ الا اعزا و اقربا رخود بخوبی و کشادہ پیشانی ہر قدرے بایست از تواضع و عاجزی پیش می آید و رضامندی اویاں بہر حال می جوید بلکہ از دل خشندگی اویاں ترساں و لرزاں از خدا ے

من آن وزیر دیرینہ کہ ہستم ہستم

بلکہ ایدون از آن سابق ہم پلید و گندہ تر و ابتر گشتہ محض از فضل و کرم خدائے بے ہمتائے خود آمرزش خود می جوئم را امتہ مذنبۃ و رب غفور بقیہ المقصود آں کہ مولوی فرید الدین صاحب آمدہ وعدہ فرمودہ رفتہ اند کہ کتاب دفع الباطل مصنفہ مولوی رفیع الدین صاحب دہلوی دربارۂ مسئلہ وحدت الوجود و کتاب عطیۃ الوہاب از کاکوری خواہم فرستد لہذا آں برادر را مکلفم کہ آں صاحب محض از عنایت بے غایت خود قدرے تکلیف بر خود

Marfat.com

گوارہ داشتہ از مولوی صاحب موصوف بطور یادداشت اطلاع این کار نمودہ آمادہ و مستعد ارسال
داشتن کتاب ضروری یاد کنانید کہ برائے یک ہفتہ کتبہا حسب وعدہ ارسال می فرمایند و مراسم
از ایں امر خبر کنید زیادہ زیادہ والسلام علیکم و علی من لدیکم۔ فقیر نقیر وزیر سراحوش ۱۲ رجب ۱۳۰۸ھ ۱۸۹۱ء
خط عنا ماہر علوم حقائق دین وواقف فنون رموز فرقان بمصداق یقین میاں سلطان ابوالقاسم
مولوی عبدالغنی صاحب محدث بہاری زید اللہ العز والغنی - بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ
الدعوات تصدیع دہ میگردد کہ بعد از مدت مدید و آوان بعید صحیفہ شریفہ کہ مشعر علالت خود و نیز
یک حادثہ جانگداز در عزاء و مصیبت انتقال اہلیہ خود بسبیل ڈاک ارسال داشتہ بودید
بمضمون آں مشرف و ممتاز نمودید (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) ہر کس را بحکم
کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ از مرگ چارہ نیست و بے جام موت چنیں گذر نہ (فطوبیٰ
لِمَنْ طَالَ عُمْرُہٗ وَکَثُرَ عَمَلُہٗ) ہمیں موت است کہ مشتاقاں را باں اطمینان می
دہند و ذریعہ نجات اُخروی می پندارند (مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ اللّٰہِ) ہر چند ایں مصیبت
بظاہر آں صاحب را جراحت بودہ است و فی الحقیقت ترقیات و مراحم عنایت اللہ
سبحانہٗ و تعالےٰ متاع و ثمرا ستے کہ دریں نشاء بیروں مترتب شدہ است عشر عشیر
آں ثمرات است کہ از عنایت او تعالیٰ در آخرت متوقع و مامول است باید کہ بصدقہ ہا
و جا ہا ساعۃً فساعۃً مدد نمایند و را استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
القیوم واتوب الیہ سبحانہ) دہ ہزار بار خواندہ یا خوانیدہ بروح او برسانند
زیرانَّ المیت کالغریق ینتظر ھو یلحقہ من اب او ام او صدیق اور حم)
و نیز می باید کہ از مرگ اوشاں عبرت بمرگ خود بگیرند و بتمام خود در امر اضی حق سبحانہٗ و تعالیٰ
سپرند و ہر کہ سبق یافتہ اید برآں اختصار و رزند و حیات دنیا را عنبر از متاع غرور چیزے
نہ شمارند اگر تمتعات دنیوی را اندک اعتبار بے بودے برابر سر موئے بکار نہ داشتی و تجویز
نفرمودے رزقہم اللہ سبحانہ و ایا کم الاعراض عن سوائہ
سبحانہٗ والا فعال فی جناب قدسہ بحرمۃ سید المرسلین و علی آلہ
من الصلوٰۃ افضلہا و من التحیات اکملہا والسلام والاکرام۔ فقیر وزیر سراحوش

Marfat.com

خط ۱۱ مخلِص تصدیق و یقین از کسرِ لام و مخلَص از کیدِ شیطان لعین بفتح لام ایّدکم اللہ المخلوص والاعتقاد الفیوض۔ بعد صلوٰۃ و سلام تعبیر واقعۂ موقوعہ ۲۸ جمادی الثانی ہر کہ برسیدہ اید و نیز تعبیہ طلب از جواب ہستید لہذا چند کلمہ تصدیع گشتہ۔ ہر کہ از دوست آرائے چہ کفر آں حرف چہ ایمان از راہ دور تر افتی چہ زشت آں نقش۔ چہ زیبا۔ مخدوما کناسیِ فقرا بہ از صدر نشینی اغنیا ست۔ و از ارتباط ایشاں حُب جاہ ریاست صحبت صنادید سندیلہ و مجلس امرا و عکوس و تخیلِ آنہا در خبط مشغول و مامور اید۔ و بایں و آں گرفتار و مبتلا چہ باکار و چہ بیکار در امورات دنیوی از ذق ذق و لق لق مخمصہ جات عکوس اوشان محفوظ ماندن محال و دشوار است۔ و از انعکاس اہل دنیا و اہل غرض یعنے تحصیلدار و پیشکار وغیرہ محترز بودن بدوں مفروط و مخلوط چارہ نہ۔ شنیدہ ؎

عاملانِ بوقتِ معزولی | شیخ شبلی و بایزید شوند
چوں نشینند بر سرِ مجلس | شمر ذی الجوشن و یزید شوند

ناگزیر ہر قدر کہ باشد ازاں گریز لازم ست بدون مطلب ضروری کار نباید۔ شنیدہ باشی ؎

ہر کہ ہستند سدِّ راہ تو اند | سدِّ اسکندری ہمی بینم

اگر دراں بزم و بایں طمطراق مجلس چندر وزۂ دنیا تحصیلدار یا تعلقہ دار یا از آمدنی ابلاغ کثیر بسیار زردار ساختند۔ بسیار بد و خراب و اگر خدا نخواستہ ایں معاملہ ہم نداند و مبتلا گردید بسیار بدتر از بدتر و تلافی عمر۔ دین و دنیا ہر دو برباد (خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ) پس خلوص فقرا و خاکروبے در آنہا منفعت کثیر دارد و فیروزی بخش حلاوت و لذات و نیز فتحمندی دنیا ہم از شائبۂ عکوس فقر است مُثمر و نتائج خواہ (دُ خرمات) اگر چیزے از دنیا بدہند بدہند نہ دہند نہ دہند باشد یا نہ باشد ایں کار مردانست ؎

ایں کار دولت است کنوں تا کرا رسد

مگر بوجہ کیفیت دوا دید وقت و زمان و حال جہان و جہانیاں شمارا چارہ نے و منفعتے کہ چندے از مزۂ سخناں بہ میوۂ ترش و شیریں و بحلاوت دنیا غذا چرب و نمکین و نیک طینتی و بدچلنی مردماں ایں گرفتاران بچشے تا بے اعتباری دنیا و مطرودے و ملعونی ایں جیفہ

Marfat.com

بالتشریح و باتصریح عیاں و معلوم گردد (الدُّنیا مَلعُونٌ و مَا فِیهَا مَلعُونٌ)
تا وقتیکه ازیں مزه آگاه نباشی، هیچ نکرده باشی و گرم و سرد زمانه چشیده و بے صحبت
فقراءِ دیگر قدرِ شیخ خود را هم نه پنداری۔ اگر عکوس مردمان بآزادی ترا حائل راه نه شدے معامله
از کجا تا بکجا رسیدے پس حتی الوسع در کار خود باشند و کار دنیا محض بے اعتبار
تصور دیده هر چه پیش آید کنید و باقی امور حواله بخدا بگذارید۔ و در حبِّ جاه عمر خود را تباه و برباد
نباید کرد۔ (رُوَیدُ و نِهِ خرط القتاد) واقعهٔ خواب که دو بزرگاں را دیده اید آنها
از صور و اشکال لطائف عالم امر که بطور نمونه عکوس برائے تیقّن آں صاحب از همینیت بحقیقت
بعالم امر مبین گشته بدیں صور و اشکال متخیله و متلونه و حال منکیفه موقوعه مُبیبه مغرور نشوند
و گول نگردید۔ اگرچه این شائبه صدق دارد و آں بزرگے که بالائے منبر دیده اید و او را تمثال نمونه
مسجد تصور بده بعالم ارواح قیام قیام مقام آں صاحب بینا نیده است و واقعی همون نیاز علی
شاه صاحب بوده اند از تلقی روحانی بمنزید اعتبار و یقین سامی از آنش مصافحه نمودند و حالتش
کر لبشما طاری گشته۔ بے خودی و بیهوشی بوقوع آمده این از عکوس آنها بود۔ که تو تحمل بار
امانت آنصاحب حال نه دانستی و از خود رفتنی و گم شدنی ها از دست رها نبدی۔ مهربانا همچنیں
خواب و خیال را بزرگان نقشبندیه رح بمیزان عمل نمی سنجند و اعتماد و اعتبار بر صدق این ها
ناپسندیده بطور کامل طالب را جرأت نمی دهند۔ سعی باید که معامله از گوش تا آغوش آید
و از قال بحال کشد و بطور واقعه بعائنه واقعهٔ و بداهتهٔ به نظر شهود منجلی گردد و هر که منعکس از
عالم امر ست علی التواتر بوقوع آید بر نظر شاهده بگذارد و وقت بران قیاس تصدیق ساعهٔ
فساعهٔ باید کرد۔ چونکه بعد از نقد رخصت بزرگاں آں هر دو ترا باشتیاق و ملاقات شیخ
خود تو مستولی گشت۔ ایں کار برائے اخلاص تو کردند که ترا مراتب شیخ تو از مرآة آنها
منعکس ساخته بانکشاف و انصراح لبشما وانمودند۔ تا در خیال خام دیگر نباشی۔ به تشریح
معلوم گردانیدند که مراتب شیخ تو بمرتبه ها بالتذاذ و مراتب آنها ست اگر قبول داری و خلجان
نپسندی ذیه الکه برائے همیں عمل شناخت بدید ظاهر سه زینه بالا رفتی او دم شیخ خود را آنجا
یافتی و ملاقی گشتی تاهم دیدهٔ بصارت تو منور نشد و فهم پذیر نگردید۔ ایں لهو کودکان نپنداری

Marfat.com

مگر ترا از عکوس شیخ خود نا باتیان کردن آں واقعہ نماندہ ونتوا نستی۔ گو جرأت نمودہ خواستہ بودی کہ تشریح وتصریح کردہ تعبیہ کنم۔ مگر فرصت ومہلت بوجہ گستاخی شیخ خود ترا نداوند از شیخ خود شنیدہ باشی ہر کہ راست است چیزے شعبۂ از صدق دارد بے کم وکاست است۔ درین کشف تجاوز وتفاوت نیست۔ ایں عبارت از شیخ خود شنیدہ باشی ؎

ایں خیالات کہ دام اولیاست عکس مہرویانِ بستان خداست

گام در عالم امر زدن است کہ کار روح سیلانیست۔ معلوم می شود کہ ترا قریب الطف از لطائف روح رسانند۔ از قلب واگذارند۔ وہمیں طور ہر کراسے خواہند میبرند وہر کسانیکہ را کہ اخلاص ندارند ورابطور ش میگذارند۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَةِ الْحَال واقعہ را ہر قدر کہ بیاد بیاید برپرچہ علیحدہ نوشتہ باشند۔ فقط۔ راقم کناس وخاکروب بارگاہ نقشبند از سراحوض فقیر وزیر۔

خط ع ۱۲ عزیزی محترمی سلمکم وعافاکم۔ بعد از الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ الدعوات گذارش بخدمت اقدس اینکہ عنیقہ سامی دست والد صاحب آنگرامی امروز قریب ہشت تواخت پہونچا۔ معزز ومبتہج کیا۔ حالت واقعہ خواب اول شنبہ نویسی مراد از علم باطن است۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ وَلَا تَنْقُصْ۔ باوجود شکم سیری بقیہ اشتہا طلب صادق است۔ اللہ محروم نہ رکھے گا۔ تیقن وتصدیق سے روز بروز تجلیات وتلونیات انوار ہوگی۔ قدم مستقل ومستحکم رکھو اعتقاد راسخ سے بہ نسبت تعلق رکھتی ہے۔ ودیگر نشست بمقام سندیلہ وملاقات فقیر تعلق عالم امر سے رکھتا ہے۔ کہ انعکاس عالم خلق سے خوب ظاہر ہوا ور بارہا فقیر سے سنا ہوگا کہ راہ طرف خدا جل وعلا دو ہیں۔ ایک بطرف مرتبۂ قرب ولایت ودیگر بجانب مرتبۂ قرب نبوت۔ ہر دو راستہ ہیں اور وہ فقیر واقعی درجۂ ولایت سے مشرف تھا۔ اور ولی کی موت نہیں ہوتی ؎

موتِ ولی ہست حیاتِ ابد قوت امداد نہ زو گشتہ رد

صورت ہیولا ی جس طرح سے دنیا میں رہا ہے۔ عالم امر میں موجود ہے۔ اور اسی کو صور علمیہ سے فقرا نامزد کرتے ہیں۔ اور وہ فقیر واقعی حاکم سندیلہ اپنے وقت

Marfat.com

میں تھا۔ یقین ہے کہ آپ کی نوکری کی صورت جلد نکل آوے گی۔ اور اس فقیر کو کام عالم خلق تفویض تھا۔ اسی وجہ سے اس نے نوکر ہونے کو کہا اور آپ کی طبیعت خواستگار مدارج قرب نبوت ہے۔ اپنی خواہش طرف عبادت و محبت اللہ جل و علا ظاہر کی اور تعلق منتہی سے انکار کیا اور ان سے پھر اس امر کی التجا نہ کی۔ کپڑے و گٹھڑے اس کے پاس نہ دیکھے تو وہ تعلق مراتب بحیات اس کے تھا اب عالم دیگر ہے اس وجہ سے وہ خالی تھے۔ اور کوئی چیز نظر نہ پڑی وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ

وسوچی حالت واقعہ تحریر ساڑھے چار بجے شب کے بانتظار نماز فجر وقت بیداری جو نظر آیا۔ یہ نسبت خاصۂ بزرگان نقشبندیہ عالیہ علیہ الرحمۃ ہے عروج روح میں ایسے واقعات نظر پڑتے ہیں اور پھر اوجھل ہو جاتے ہیں۔ یہ سب کارخانہ طلسمات عالم امر کے ہیں۔ غرہ نہ چاہیے بلکہ فروتنی و عجز و انکساری اپنے اوپر استیلا کریں اور اپنے آپ کو بدتر از خوک و سگ متصور کرو۔ اور دعا کرو کہ محض بفضل خویش خدا ان امورات میں ترقی کرے۔ (ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ) حتی الوسع عبارت مغلق یعنے گول نہ لکھا کرو کہ سمجھ میں نہ آوے وقت اظہار روشنی حالت سکر تھا یا صحو۔ یعنے ہوشیاری تھی یا غفلت اور روشنی چشم ظاہر میں سے نظر پڑی یا کسی جگہ سے اگر نور اندرون سینہ ہے تو بہت خوب ہے اور اگر ظاہر از چشم ہے تو انعکاس از سینہ ہے۔ رفتہ رفتہ وہ بھی بخلا نظر آوینگے۔ و باغ و درخت گنجان بھی تجلی سیر عالم امر سے تعلق رکھتا ہے۔ شکر خدا ہے کہ سیر عالم خلق کی طرف سے محض بفضل آپ کو بعض رکھا۔ مجملاً ہر شے نظر آتی ہے۔ مخدوما سیر عالم خلق مراتب ولایت میں سے ہے۔ اور استدراج و خوارق و کرامات اسی سیر سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور انسان کو غرہ بھی ایسی کمالات ولایت میں ہو جاتا ہے یہی مانع و سدّ راہ سالک ہیں۔ اور پیش روی محال ہوتی ہے۔ اب انشاء اللہ کوئی شے مانع طریق نہ ہوگی۔ جس قدر عقیدت واثق ہوگی برابر بے تکلف اصل راہ پر لے جلینگے۔ اور بتاریخ ۲۴ وقت نماز مغرب کا جو واقعہ تحریر کیا مطابق تعبیر واقع اول کے ہے۔ گرد نور چشم ہے اسکو کسی وقت نہیں چھوٹتے۔ اور آمد و رفت اس کی چہ بیداری و چہ خواب مساوی رہتی ہے۔ اس پر زیادہ تر لحاظ

Marfat.com

نہ کرنا چاہئیے - واقعۂ دیگر با ضابطہ ورابطہ حضرت امام جعفر صادق صاحبؒ ونیز حضرت شیخ آدم بنوریؒ دتجلی مشابہ سوراخ چراغ دنیوی یعنے سرخ مائل بسیاہی انوار تجلیات تصفیۂ قلبیہ ہے اور حقیقت نماز ہے - حقت کعبہ وحقت نماز وحقت رمضان وحقت قرآن بہ چار صفت کے تجلیات علیحدہ علیحدہ اور انوار جدا گانہ ہیں - اللہ تعالے وتبارک جسکو شناخت عطا کرے - اول یہ حقیقت نماز جو تم پر منکشف ہوئی - چاہئیے کہ خضوع وخشوع زیادہ کرو - تاکہ آگے راہ کشادہ ہو ومحض بے علمی وجہالت سے کام لو اور اپنے آپ کو نہایت بندۂ عاجز وناکام بے مقدرت سمجھو - اور واضح ہو کہ یہ تجلی حقت نماز کی اکثر اندرون سجدہ واقع ہوتی ہے - بعض اوقات طالب کو بیچین کر دیتی ہے - اور متحیر ہو جاتا ہے - وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ) مصرع

ہر گدا ئے مرد میداں کے بود

شاباش جزاک اللہ - مجھکو تمہاری ذات سے امید تو یہی پائی جاتی ہے - کہ سندیلہ کے لوگ شاید تمہاری ہی ذات سے مستفیض ہوں خبردار خبردار خضوع وخشوع وتفرع والحاح کو ہاتھ سے نہ دینا ورنہ راہ مسدود ہو جاوے گی - اور اپنے آپ کو ناچیز وبدتر از سگ وخوگ سمجھنا ہے

چوں گذشتی خویش را بشناختی ہیچو یخ بر جان خود بگدا ختی

روش کو بند نہ کرنا اور تار وشش بذا مفارقت فقیر خوب ہے کسی نہ کسی نہج سے قیام ہر دو سے یا طرف دیگر رکھو جب تک کیفیت اصل الاصل کے ظل سے مشرف نہ ہو - کیونکہ فقیر کے پاس معرفت ہے یہاں آتے ہوئے فوراً کام بند ہو جائے گا پھر محرومی وناکامی سوزجگر ہوگا - اس حالت میں اگر سندیلہ آنا ہو تو قصداً ملاقات نہ کرنا بذریعۂ تحریر حالات طلب کرنا وکیفیت فوراً لکھنا اور جملہ واقعات مطابق یادداشت یاد رکھنا - اور پوشیدہ نہ کرنا تاکہ از دیاد عقیدت ہو اور شیطان درمیان میں تسویل نہ کرے اور بھلاوے میں نہ ڈالے - اس مردود سے بچتے رہو - اور اسکا اغوا واضلال ہر قدم پر جانو - اور جو نظر آوے فوراً لکھو ہے

در طریقت پیش سالک ہر کہ آید خیر اوست در صراط المستقیم ای دل کسے گمراہ نیست

Marfat.com

(اَللّٰھُمَّ بَارِکْ وَلَا تَنْقُصْ) مبارک باد و خدا بفضل و کرم خود بطفیل محمد صلعم و آل محمد از نسبت خاصہ اصول حظ وافر رسانا د بحق النبی و آلہ الامجاد و بحرمتِ النون والصاد) دیگر کار آبادی ختم ہوگیا۔ مسبب الاسباب دیگر کرے گا۔ چوں درے بستہ شود باز دگر بکشاید۔ انشاء اللہ اسامی مستقل مل جاوے گی حسب خواہش سامے۔ جائے اندیشہ نہیں اور تمہاری تحریر سے پایا گیا کہ تمام جھگڑوں سے اپنے کو علیحدہ کرنا چاہتے ہو۔ (ہرگز نہ کرنا) اگرچہ تمہارے خلوص و تقین سے یہی پایا گیا ہے

قلندر مشرب و ملحد نما باش بہفتاد و دو ملت آشنا باش
نمیگویم کہ از عالم جدا باش بہر کارے کہ باشی با خدا باش

کیوں پریشان و بدحواس ہوتے ہو (لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا) صحبت مردمان سے تنفر بوجہ عکوس بیشک بلائے جان ہے۔ مگر کسی بزرگ اس طریق نے گریز نہیں کیا۔ یہ بلائے عظیم ہے۔ ہر بزرگ اس نسبت والے اس کے شاکی ہیں۔ مگر بے مواسات خلق گذر بھی نہیں جب تک حیات ہے ؎

باہمیں مردمان بباید ساخت

چہ تواں کردہ مردماں اینند ؎

ہر کہ عاشق شد اگرچہ نازنین عالم است نازکی کے راست آید بار می باید کشید

مولوی ہدایت رسول صاحب یک شب بجہل خانہ ماندبا زر ہا شد و چند بار نزدم آمد چنانچہ امروز ہم ہمراہ حوض نزدم ہست و بخیر و خوبی مقدمۂ او موافق مولوی صاحب بانجام رسید۔ ہرچند چاہتا ہوں کہ عبارت اردو میں لکھوں مگر عادت سے مجبور ہوں۔ برائے خدا معاف کرنا۔ مولوی نعیم الدین صاحب کو جو تمنے سلام لکھا وہ یہاں کہاں ہیں اپنے گھر گئے ہوئے ہیں۔ مولوی صاحب کا حال آپ دریافت فرماتے ہیں بارہا آپ کو لکھا خط اچھی طرح پڑھکر مضمون سمجھ لیا کرو۔ از طرف حسن جان سلام قبول ہو۔ گو ابھی بوجہ بارش کئی روز سے ملاقات نہیں ہوئی۔ وقت ملاقات عرض کردں گا۔ ناصین تحریر خیریت و برخورداران محمد صدیق و محمد عثمان سلام می خوانند و تحریص تمناء قدم بوسی دارند۔ اور ہمکو

Marfat.com

یاد نہیں کہ تعطیل دیوالی میں آپ آئے تھے۔ کب آئے اور کب چلے گئے صاحبزادوں سے نسبت شوق ملاقات تمہاری سے کہدیا گیا۔ وآمد انگریزو افزونی جائے چاکری ضلع تحریر فرمائے۔ یہ عمل درآمد ہمیشہ سے چلا جاتا ہے۔ مسبب الاسباب رازق مطلق ہے۔ کچھ اسباب بہتر کردے گا۔ اپنے کام باطن میں حتے الوسع خوب ساعی رہو اور اسباب دنیوی کو مفوض بخدا کرو جو آگے آجاوے اسکو بہ طیب خاطر پسند کرو۔ اور مقدم فلش کار باطن کے جستجو رکھیں کا ہیں متاع باقی دآں فانی ست) دل بفانی بستن ازنادانی ستاو دیہ ایام زمستان ہے۔ چائے وچینی جو کہ محفوظ علی نے بھیجے تھے۔ وہ نہایت اچھے تھے۔ اب نہیں رہے اپنا لوث ظاہر نہ کرنا کہ وہ خود بھیجنے پر تیار ہو جائیں۔ بلکہ بقیمت ان کے ذریعہ سے تھوڑی چائے خرید کر بھیجنا۔ ورنہ ان مسیوں اور پائتابہ کے ایسے نہ ہو۔ اور صرف بوجہ ناراضگی ہمارے واللہ باللہ ایک دن بھی اس کی پہننی کا اتفاق نہوا یہاں سراحوض پر بوجہ دیمک کے نہ رکھا تھا۔ مکان پر بھی تھا۔ وہاں معہ بکس کاغذی ورومال بالکل کاٹ ڈالا صرف چمچہ دستیاب ہوا گو یہ بے عنوانی گھر کی تھی۔ مگر وجہ تم خود سمجھ لو۔ چند ٹکڑے بہ جستجوئے بسیار کوئی لانبے کوئی گول قریب یک انگشت و دو انگشت بوسیدہ وخاک آمیز ہاتھ آئے اس سے معلوم ہو گیا۔ ورنہ خیال ہوتا کہ کوئی چرا لے گیا۔ بس ایسا نہ کرنا جواب خط سے بہت جلد ممتاز کیجئے گا۔ اور طبیعت کی کیفیت کو خبردار رکھنا نہیں۔ تاکید مزید جانو۔ وتا تحریر خیریت ہے والسلام خیر ختام راقم فقیر وزیر از سراحوض یوم چہارشنبہ وقت دہ نواخت

خط ۱۴ سعید ازلی سلمکم و ابقاکم۔ بعد الحمد والصلوۃ وتبلیغ الدعوات مکشوف ضمیر فیض تخمیر باد صحیفہ شریفہ ملاحظہ لطیفہ مملو از حال باطن وخلوص ہمہ تن از کدورت وتعلقات شستی بود ورود واعزاز آور دکمال درجہ مسرت بخشید۔ خط محمد رؤف صاحب ہم رسید جزاکُمُ اللہ خیراً مِنَ العطایا۔ ایمائے خط چودہری حسن جانصاحب بہ طلب مکتوب وکتاب ارشاد الطالبین نکا شنید۔ واقعی ضرورت است بفور کدام آیندگان اینطرف راحوالہ نمایند کہ برسد وہر کہ کنایہ اجرا شدن کار حقت نگارش کردی اصح است از دقیقہ تو نوشتہ ہر دم لحاظ توجہ تحیت بطرف سامی آنگرامی ست خدا براست آرد کار را تا یادج

Marfat.com

رسانیده خدا مبارک کند را الحمدللّٰہ دولا تشققُ - و ہر کہ در واقعہ و خواب بینانیده اند
والتذاذ در نماز عشا بود ہموں بیداریست و خواب بتوسط نمائنده اند ساین کار روح را دنیٰ
نہ تصوری بسیار ادب باید و حالت مردگی فنائے تام بہ حقیقت روح است برزخیت فرزندعلی
کہ با عالم امر بمراتب ادرده بوجہ پاکدامنی او صاف و تطہیر در رشد او نرا ہمود آوردند چہ عجب کہ از
عالم برزخ قبر ترا بنوازند و بعالم امر کار ارواح ترا تجلیت بروحانیت داده باشند و از توجہ
خود ہر کہ را کہ خواہی بخود بیا میسری ہر کس را این نمی دہند و سامان و آرائش قبر مثل زنیں و اجرا
امورات از حالت ما فیہ و عدم استخلال و خوف بوجہ پختگی کار و از نہا طار و ح کہ ہر کہ بخشند کار
او گیرد اکنون بجادۂ قابلیت میسر ساند و رفتہ رفتہ باستعداد تام خواہند آورد کار خدمت را
نہ گذاری و رنجش و خفگی و ناراضگی بہر خود بسیار خواہد گذشت او را بپذیر چرا کہ ہمین کار است
نمی دانی کہ بوقت آمدن حقیقت حضرت صدیق اکبر رضہ عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از نہایت کرب
و اندوه سنگہا در دہن خود نہاده اند و از غایت بے چینی سر بر در و دیوار زده اند - بے حس
و بے تابانہ مرده اند و نیز اکثر از بزرگان دین را بآمدن حقیقت یعنی حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
اثر لیست پیدا شده کہ مکان را گذاشتہ دشت و صحرا اختیار نموده خبردار ضبط کنی و یکسے نگوئی
رنجان رنجان کار را بانجام رسانی و ازین رنج را استتار دار و ازین رنج کسے را خبر نہ کنی و تپ
اندرونی را مثل شمع گداختہ گداختہ بگذری و براه روی فافہم خط عاشق رضا را ہم یاد نیست کہ چہ شده
خیر او را بہر طریقہ نوشتہ ام بفہمانند - عاشق علی را رفتہ رفتہ باشواق و اذواق خوب آورده رابطہ
را نشان دہند تا نماز درست شود و انتشار و گھبراہٹ کہ عاشق علی را می باشد این زوال نفسی است
و براه آوردن است چہ عجب کہ ازین پریشانی پاک و صاف کرده براه آرند - اطمینان او را
بدہند و تسکین نمایند کہ ہمیں راه است - قریب است کہ ترا بنوازند - شعر

ہیچ کس را تا نہ گردد این فنا — نیست ره اندر حریم کبریا

فافہم - دیگر درباره پیش کار چوالا پرشاد کہ نگاشتند تعویذ حسب خاطر تو باو نشان ارسال
است ورنہ او گاہے از ما ملاقی نشده اند - مگر از استنباط سامی مجبور - انشاء اللہ آن تعویذ
مفید خواہد گشت او را بسر خود نہادن تہدید نمایند بعد از خوشبوئے موم جامہ کرده باد کام گیرند

Marfat.com

محمد عثمان و محمد صدیق تحریص قدمبوسی تو اند فقط از سراعوض ۱۸۹۲ء

خط ۱۴ محب الفقراو برادر دین عن عباد اللہ الصالحین مولوی سراج الدین صاحب زید الخلوص والیقین ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد الحمد والصلوۃ وتبلیغ الدعوات میرساند صحیفہ شریفہ کہ از روئے کرم ارشاد داشتہ بودند ورود افتخار آورد خوش وقت ساختہ اندراج یافتہ بود کہ تا زمان حصول نسبت علیہ کہ مشتمل بر تعمیر رؤیا باشد و نصائح یاد کردہ باشند مخدوما مکرما ۔ النصیحۃ ھی الدنیا و مطابعۃ سید المرسلین علیہ من الصلوۃ اتمہا و افضلہا و التحیات اکملہا ۔ مصرعہ بکوش کوش کہ صاحب خبر شوی

مبادی و مقدمات استحصال ایں قدم اول ہمیں کسب است بعد ازاں حضوری در حضور است و ہمیں قدر اشکال است شعر فراق دوست اگر اندک است اندک نیست کہ درون دیدہ اگر نیم مواست بسیار است اول باخواست دیاز در میسر شود و ایں قدر محنت و مشقت کشیدہ باید کہ بخواست ایں دولت بدست آید ۔ تا مزہ بری و ثمرہ یابی

واقعہ خواب یوم چہار شنبہ جائے مخوف و خطرناک دیدید ہمیں منزل فناست کہ طالب را راہ رفتن دشوار و محال بہ نظر می آید و آں تالاب وسیع علم معرفت باطن کہ یک بحر ذخار ست ناپیدا کنار بہ نظر تو گذرانیدند ۔ و سنگ ذلت دہ ۔ ایں بار جسم کلانی و گرانی است دلیل ایں رابطہ شیخ را بدانی ۔ خبردار خبردار ۔ تعبیر دیگرے انواع انواع اختلاف صور و اشکال بباعث گرانی جسم ترا بہ نظر آمدند ۔ در نہ یک پل کافی بود بایں و آں متوجہ و مشغول مشو ۔ شعر

در طریقت پیش سالک ہرکہ آید خیر اوست ۔ در صراط المستقیم اے دل کسے گمراہ نیست

مصرعہ طالب ما گرچہ باشی گرد ہر شمعے مگرد

دیگر شیخ خود را کہ بیرون تالاب نگرانید ند او ازیں راہ آگاہ و آشناست ترا ہم بخود می کشد و ترغیب تعجیل رفتن مے کند کہ ایں منزل ناقص است ۔ تا کہ در جائے خوفناک نیافتی دیا در سیر دیگر کہ خوش ترا آید قیام نہ پذیری عجلت می کنانند ۔ و ذلت بوجہ عکوس مرداں دنیا یقینی ادراز سنگ تعبیر مے کنند کہ ایں عکس مرداں کوہ است کلاں کہ جنبانیدن تو بدون مدد شیخ نخواہی و محال می پنداری بدیں وجہ بملاحظے بہ نیرزدی اجازت می نمایند خدا نکند کہ در راہ

Marfat.com

باشی و این راہ بسیار خطرناک و جائے تشویش و مذلت رفتن بلکہ خوف انحطاط کفر است و چونکہ دیدی کہ ماخود را ہم بیرون تالاب می یابم - این مژدہ و نوید خوشخبری ست و بسے خوشنود بیست کہ عنقریب کارے را بانجام رسانی - واللہ اعلم بحقیقۃ الحال و تعبیر واقعۂ یوم جمعہ مشابہ ہم بدیں حال است او بشکل نشستن چنبرۂ وجود انسانی ست و گرانی تمام وجود جسمی ست و شکل خونخوار این نفس مردود دھر مندا است کہ نمی گذارد و مخوف می سازد - و صور و اشکال متلونہ و مخوفہ پیش می نماید - و پارچہ و خرقۂ دریدہ ہمیں عبارت از فنائے جسمی طالب است - کہ تمامی اخلاط ار بعہ را ازیں دور انداختہ بیک مقام بر تخت جلوس صدر کہ مراد نفس مطمئنہ است - از مرتبہ تخیل و توہم بمرکز اصلی می آرد - مصرعہ -

این کار دولت است کنوں تا کرا رسد

و لیو بہ حاضری صورت شیخ کامل جملہ اند فارغ و اتفارغ گردند - این وقت مناسب معلوم شود کہ کارت بعروج می برند - تصور را بچشم کشادہ خوب از غور دیدہ و چشم مسدود ساختہ را بطہ بخود کشیدہ در بر کن و ہر کہ گفتہ ام بر آں کار فرما و بصورت ظاہر فقیر مرو بہ بیں کہ خدا چہ می کند انشاء اللہ زود بمطلب میرسی و از تفرقہ و صورت جمعیت منتشر مشو - کہ از غیب خدا سامانے خواہد ساخت ع

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

و من از انش غافل نیستم - مگرچہ کنم بباعث بدمزگی گاہے گاہے غفلت می گردد معاف دارند - از کریمان کارہا دشوار نیست - و وقت است کہ کار خود بکنند - تا موثر باشد و مولوی معین الدین صاحب شاکی خطسامی بودند و ہفتہ عشرہ ارادۂ وطن خود دارند - باید کہ از جانبش علیحدہ یک خط او را بنگارند کہ رفع شکایت و دفع حکایت گردد - و تا حین تحریر جملہ خیریت ہا ست دیز رگان با تحریص سلام و متمنائے قدمبوس ہستند - بہ مولوی غلام حسین شاہ صاحب سلام گفتہ دہند و اطمینان نمایند - کہ موجب اضطراب نیست - والسلام علی من اتبع الھدی و التزم مطابعۃ المصطفیٰ صلعم - راقم حقیر فقیر وزیر از سرا حوض من مقام سندیلہ - ۲۲ رجب المرجب ۱۳۱۴ھ

خط ۱۵ توجہ والتفات فرمائے بے پایان ومہربان بجال نیازمندان محب الفقراء سلمکم اللہ۔ الحمد للہ الذی ہدانا الصراط المستقیم ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ الاطہار واصحابہ الاخیار بوافقت اسرار شریعت غرہ باصرہ رموز طریقت بیضا جبل المتین متمسکان الی اللہ جناب مولوی عبد الغنی صاحب ملقب محدث بخاری ادام اللہ فیوضہ الجاری۔ بعد از سلام حسب الطریق بہترین ایام برگزیدۂ الٰہ علیہ وعلی آلہ الف الف تحیۃ وسلام۔ پوشیدہ ومخفی مبادکہ الحمد للہ تادم تحریر بہمہ وجوہ خیریت حاصل است ونوید خوشنودی تو مطلوب۔ صحیفہ شریفہ عنیقہ لطیفہ مؤرخہ سیزدہم ماہ جمادی الثانی ۱۲۹۸ھ رسید کمال اعزاز وابتہاج فرمود وفراوان فراوان نشاط ومسرت افزود چگونہ تحریر آید ہمیں کافیست کہ رسیدن چیزے بعد انتظار چہ اثر دارد نہ شنیدہ شعر

چہ خوش باشد کہ بعد از انتظارے ۔۔۔ بامیدے رسد امیدوارے

حرف بحرف خواندم واز مطالب وے آگاہ گشتم۔ مخدوما ملکہ پیدا شدن از محنت چند روزہ آسان تر است حتی الوسع دریں امر کوتاہی نکنی وتا حدیکہ از تو ممکن است سعی دریغ مدار۔ ہر آنکس کہ مے کوشد او را محروم نمی گذارند۔ زیراکہ ایں بارگاہ حرماں نیست۔ ضرور بالضرور اثرے می دہند تنگ دل شدن نباید۔ زیراکہ ہیچ سائلے محروم نگردد۔ ایں درگاہ درگاہ نا امیدے نیست۔ طالب را باید کہ اول رابطہ را خوب پختہ کند وتا حدیکہ باشد ملکہ وقوت استعداد قوی تر پیدا کند باز قدر ایں کار خواہد شناخت۔ بفہمید کہ رابطۂ مرشد کامل کلید اسرار مخفی قلب اوست پس ہر کہ از کلید محروم است کشائش قلب چساں خواہد رسید وچگونہ بروے درہائے اسرار باز خواہند شد۔ لہذا لازم آید کہ بدل وجان متوجہ شوید واگر از افکار وتعلقات دنیویہ خلاصی کم مے شود بوقتے ضرور مشق ومحنت دریں کار فرما ہر آں وقتیکہ پختہ گردد ایں چنیں مشقت کشیدن نخواہد شد ورا سخ خواہد گشت بلکہ از ادنی چشم زدن صورت یار دلدار بہ بر خواہد گشت۔ (اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ) پس بکوش کوش کہ تا صاحب خبر شوی۔ ہنوز کلید گنجہائے اسرار بدست نیامدہ است پس بعجز والحاح پیش رب العالمین وارحم الراحمین تضرع کناں ترقی وپختگی ایں کار کن انشاء اللہ ضرور بہرہ ور بطور

Marfat.com

دانی خواہند فرمود وترا بے نصیب نخواہد فرمود - واین کار ترا اگرچہ اندک بہ نظر معلوم می شود
مگر اندک نیست - این کار را شان عظیم ست وانشاء اللہ رفتہ رفتہ ملکہ ہم پیدا خواہد شد - تردد برائے
چیست وانتشار چرا می کنی من ہم دعائے ترقی کار خواہم نمود این ہم بس است کہ این قدر میسر شد
ورنہ فی زماننا اکثران را خبر ہم ازین کار نیست زیادہ ازین اگر فضل الٰہی شامل حال است - بہ ظہور خواہد
آمد صابر باش وعجز بدرگاہ عزوجل علا بودہ اگر این قدر حاصل است بلکہ پیدا شدن ہم ممکن است
آفرین باد برین ہمت مردانہ تو - خبردار بکسے نگوئی وفہم کن ؎

گر مصور صورت آں دلستاں خواہد کشید — حیرتے دارم کہ نازش را چساں خواہد کشید

پس صورت وطریق پختگی اینکہ اوضاع واطوار مارا کہ دیدۂ آنہا را ہم بیاد آر ہمچنیں برخیال وتوہم از
خود صادر فرما گویا کہ اوضاع وافعال تست - پس صورت وحرکات ہم بکسے او وقت تصور تمام گردد
ورنہ بغیر صورت کشش ناز تصویر ناتمام است ووقتیکہ صورت ناز ہم بہ صفحۂ دل آمدہ پس ہماں دلدار
وہمیں یار وہمیں راہبر است وہر کہ نشستہ ام برآں کاربند شو ودربارۂ عدالت کہ نوشتنی
بے تکلف بعدالت منصفی مقدمہ دائر کن انشاء اللہ فتحیاب خواہد شد وتعویذے حسب الطلب
مے فرستم نزد خود دار بعدالت پیش حاکم رفتہ مقدمہ کن ودر یَا مُسَبِّبْ سَبِّبْ باانوار (کی)
را وظیفہ خواندہ باشی ترک مکن انشاء اللہ نفع خواہد شد ودیگر وظیفہ کہ مے نویسم ہر روز بعد
نماز صبح سہ بار بخوانی وظیفہ اینکہ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ قَلِّبْ قلب نام قرضخواہاں بگیر) انشاء اللہ
از قرضۂ قرضخواہاں نجات یابی وخوشنود گردی ومن ہم از تو غافل نیم - بلکہ دعاگوئے توام انشاء اللہ
ازدعاہائے گوناگون کہ نوشتہ رہائی یابی زیادہ تصدیع بیکار است وبلا مود وبس والسلام
علیک وعلی من لدیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - ازمقام سرا حوض ہشتند ہم جمادی الثانی ۱۲۹۸ھ

خط ۱۶ عطوفت فرمائے بے پایاں راہ جوئے صراط طریقت ومضطرب
وحیران از تکالیف زمان کلفت وعسرت طالب فراغ دستی بنابر دفع حاجت
ضروری میاں اصغر علی اعظمگڈھی سلمہ اللہ الولی - بعد از سلام مسنون ودرود وصلوٰۃ بر
پیغمبر رہنموں وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وسائر اخوانہ اجمعین
وضوح بخدمت عالی باد بانہ انتہاج بطلب ترکیب سورۂ مزمل شریف - ونیز دیگر

Marfat.com

برائے رفع تکالیف بمزید احتیاط و رفع احتیاج درود اعزاز آوردہ افتخار بے پایاں ومباہات فراواں بخشید۔ مخدوما آیۂ قرآن وسورہ ہائے را اسناد و ترکیبات بسیار است کہ مثل صبح فلق آشکار و نمودار و بہر مومن واہل اسلام تیقن برآں لازم واللہ اعلم در خواندن سورۂ مذکور چہ بد احتیاطی از شما بوقوع آمد کہ موثر نگشت وما قاصر ادراک کج فہم را چہ یارا کہ از یک نقطہ اش کلام ربانی و معلومات کلام ربانی راجخود جا دہم وچہ یار است وچہ زہرہ۔ و ہرچہ معلوم ومفہوم ماست بذریعہ عرض می پردازم کہ از آیت ہائے قرآنی و نیز صلوۃ کہ اگر از کسے عالم یا شخص بزرگ کسے روش اختیار کند واخذ کند اول باید کہ ایشاں شان نزول دریافت نماید بعدہ بداں طریقہ کہ بزرگان دین کہ از انبیا علیہم الصلوۃ والسلام وشیخان رحمہم اللہ واولیاے تابعین ادیان عمل کردہ باشند بداں طریق بموجب اجازت آں بزرگ عمل نمودہ شود نافع وسودمند خواہد گشت ورنہ نسیان وزیان بالقوہ دارد۔ چہ جائے کہ دعوائے اجابت دارد۔ شنیدہ باشی۔ وقتے موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام را شنیدہ باشی کہ شخصے آمد نزد وے بازدامت او از حق تعالےٰ خطاب گشتہ بود کہ ازاں دہن کہ ازاں گناہ نکردہ باشی از حق دعا طلب کن چونکہ منت وزاری نمود کہ ایں طور دہن از کجا آرم حکم شد کہ ایں دہن انبیا و اولیا واتقیا ست بذریعۂ آنہا بطلبند او وقت مقبول خواہد گشت۔ پس بدیں مفہوم اگر دیدن کتب ہا بجز فوائد ظاہری چیزی بہ نظر تا نمی آید و نتیجۂ ثواب دہد واجرت تودیع گشت۔ غایۃ ما فی الباب پس بندہ پراگندہ ہم وقتے از اولیائے گوشہ بہ یکے ملازم بود آں وقت از یک بزرگ ایں سورہ شریف اجازۃً بمارسیدہ بود عمل نمودہ بودم و متمتع شدم۔ ہموں طور تعلیم می آرم وسورہ شریف را ایں طور بخوانی کہ بکم تاریخ بعد از ماہ ہائے عربی دو رکعت نماز کنی ایں طور کہ اول روز یک بار درود شریف و دویمی روز دو بار ہمیں طور ہر روز یک ایزاد کنی تا چہل روز برسانی تا چہل بار گردد بعد ازاں بہ یوم چہل و بکم

۳۹ بار بعد ازاں ہر . . . .

Marfat.com

روز چہل و دوم سی و ہشت بار غرض کہ ہمیں طور ہر روز یک یک کاشتہ باشی تا کہ بہ یوم ہشتاد نوبت
بیک رسد پس ترکیب تمام شد - ایں زکوٰۃ است بعد ازاں ہر روز یکبار خوانده باشی - و ازیں ہم بالا ہیں
ترکیب نبشتہ در جمیع امور دنیا و طور مفید تر است دریں طور کہ سورۂ مزمل از چہل بخوانی نہ زبان حرکت کند
و نہ قلب چند خیالش را بدماغ داری موثر تر است اصل ایں را بیان کردن نمی توانم - از استعمال او
کدامی سورۂ چند باں دولت مستعد سازند او در گفت و شنید نمی آید - و دیگر نسبت صفائی قلب - و
نیز دیگر برائے رفع طحال نوشتہ اید - باید کہ طحال را بدست راست گرفتہ ایں آیت قرآنی را خوانده باشی
آہستہ آہستہ و نرم و ملائم کہ مریض را ہم تکلیف نگردد و طحال را مالیده باشی آں مالیدگی یک روز تا سہ روز
قدرے قدرے کم شده خواہد رفت ترا اجازت است - آیۂ مبارک (فاما الانسان اذا ما ابتلاہ
ربہ فاکرمہ ونعمہ فیقول ربی اکرمن) در سورۂ فجر ست - شما نموده باید کہ قدرے بہ صحبت مولوی
رحمت اللہ صاحب صحبت کن و بہر طور او فرماید بجا آر بچندیں روز خود شما را واضح خواہد گشت ازاں
گزشتم و آمدم برآں کہ بخط مولوی رحمت اللہ صاحب مفہوم گشت کہ شما را او بطریق حصول قدرے نگاشتہ
است پس مرا جواب او دادن ضرور است چونکہ شوره را پختہ باحتیاط آنرا نگاہدار و ضائع مده - اولاً
گفتہ بودم کہ بلا روبروے ما تو کردن نمی توانی - تو نہ پذیرفتی - خیر ایدوں ہیچ نرفتہ است - اگر یک
پاؤ کدامی دھات را قائم کردن میخواہی سہ پاؤ پختہ شوره را بگیری یک حصہ در کڑھائی زیر دھات نہی
و دو حصہ بالائش و آتش نرم نرم دہی و از سر جا کہ دود خیزد از کاشک یا بچہ سوراخ ازاں شوره بند کنی
دو دراہ مسدود کند تا چہار پاس یعنی یک شب یا تمامی روز آتش دہی کہ گشتہ شود و دود ہم مسدود
شود و ازو روغن خواہد برآمد -

ترکیب دیگر از ذریعۂ بھبکہ دو یا دو سبوچہ یا لوٹہ کہ اولاً نوشتہ ام بکار بیارند بعد ازاں شوره را علیحده
کنی و آں دھات را خالص روغن بیاری - ایں طور کہ گرانی بہ گلوئیش سبوچہ کرده در یک سبوچہ دھات را
نہی و بدیگر سبوچہ سوراخ کرده موے مردم یا تار یا سینک در سوراخ نہی - کہ بذریعۂ او روغن برآید و
زیر دیگداں آتش دہی - فقط والسلام علیکم و علی من لدیکم و مولوی عبدالجلیل صاحب را سلام
برسانی و تو خود آنجا تعلیم کرده باشی وقتیکہ رابطہ پیدا کند او وقت بہار سانی - والسلام اولاً و
آخراً - فقط فقیر وزیر از دہلی عیدگاه -

Marfat.com

خط نمبر ۱۷ - نقل خط عبدالحکیم کہ برائے مولوی نیک محمد صاحب پنجابی حال وارد بتیا ضلع چمپارن نوشتہ شد - یار حلیم برخوردار عبدالحکیم صاحب سلمہ اللہ العلی العظیم - بعد دعائے وافرہ واضح خاطر عاطر باد کارڈ تمہارا پہنچا ممنون کیا بنسبت نظیر ساکن موضع مشغول جو آپ نے تحریر فرمایا حالات شہر بتیا و ممانعت مولوی نیک محمد صاحب از نماز - جواب اینکہ "قاعدہ فقیر یہ ہے کہ بعد از سوگند مغلظہ طالب کو کار نسبت سے آگاہ کرتا ہے تاکہ وہ کسی سے بیان نہ کرے باوصف قسم کے ضرورت نیک محمد سے ننگ ہونے کے ہوئی ننگ سخن سے نیک محمد کا خندہ کرنا باعث تفکر ہوا - بیک - وتنگ - و ننگ تحریر میں مشکل ہیں ؎

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر — در نوشتن گو بماند شیر و شیر
آں یکے شیرے کہ مردم می خورد — واں دگر شیرے کہ مردم مے خورد

کتاب رابطہ نور نبوت و دیگر فنا فی الشیخ مصنفہ مولوی مقیم الدین صاحب آپ کو ارسال ہیں ہر دو پیش مولوی نیک محمد صاحب کیجئے اور اُن سے عرض کیجئے کہ اس کا جواب مولوی مقیم الدین صاحب سے یا حضور سے کہ جن کی جستجو و تلاش میں آپ سرگرداں رہے ہیں اُن سے طلب فرمائیے ہم جدید طالب نو آموختہ و ناتجربہ کار آپ کو جواب نہیں دے سکتے اور مولوی نیک محمد صاحب نے وقت بیعت و تعلیم باوصف ممانعت تحریک وقت بیعت کیونکہ نہ جواب فقیر سے طلب کیا باوجودیکہ اُس وقت فقیر کے ہمراہ مولوی مقیم الدین صاحب جو اُن کے ہم وطن و ہمعصر و ہم علم بھی موجود تھے طالبین کو ورغلانے میں بجز اندوہ و حرمان - علی الخصوص راہ طریقت میں طالب جدید سے سوائے ضرر و نقصان معترض کو کچھ حاصل نہیں - بعد نتیجہ ملاقات حافظ عبدالعزیز صاحب ساکن چوراؤں سے باوصف مباحثہ نکات بیان مولوی اسمٰعیل صاحب غیر مقلد کچھ قابل اعتبار نہیں اُن کے بیانات کتب تصوف کی بابت بالکل خلاف ہیں نیز مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کہ شہرہ آفاق ہیں اس سے ملوث و مباحثہ ان حضرات سے صوفیا غیر مرتبط خیالات دنیا اُن کو نماز میں متمرد منتج وہ عاقبت مطابق حکیم سنائی - ؎

تو ندانی دو حرف از قرآن — تا زباں بردی و نہ بردی جاں
عاقلاں را حلاوتِ در جاں — غافلاں را تلاوتِ بزباں
در دماغِ کہ دیو کبر دمید — فہم قرآں ازاں دماغ رمید

مصرع
کہ نکتہ داں شود کرمے اگر کتاب خورد

Marfat.com

اگر اس طالب نے مولوی مذکور سے کہا تو اُس کو چاہیئے کہ حضرت مولوی صاحب سے بیعت کرے ہمارے کام سے اُس کو کچھ غرض نہیں ہمارے کام کو چھوڑ دے۔ علیٰ ہذا اسی طرح جس طالب کی طبیعت برگشتہ اس کام سے ہو بلا تکلف دوسری جگہ حصول مطلب کرے اور حسب خواہ بلا تکلف رجوع دیگر کرے مخالفت نہیں ہے

کار مرداں گرمی وتیزی بود　　کار دوناں حیلہ بے شرمی بود

وقل جاء الحق وزہق الباطل فرمودۂ خداست ؎

عالم کہ کامرانی و تن پروری کند　　او خویشتن گم است کرا رہبری کند

از راہ نیک تنگ آمدہ بہ تنگ گرائیدہ وخود را ضائع ساختہ صاعغ بدیگراں گردید و سخن را سخن آموخت و بر مرید کردن زناں اعتراض کند احادیثہا بہ بینید و حدیث را حدث شمار نکنند۔ تعلیم ہر قدر برائے ناث اثر پذیر شود دریں زمان مرداں را کمتر اثر پذیر است۔ خیالات عاطلہ و باطلہ واز توجہ تفکرات دنیوی گزاشتن تا مرحی شوند العاقل تکفیہ۔ از جواب سوالات گرفتہ ضرور فرسیند تو کار خود کن واز اغیار بپرہیز۔ الباقی عند التلاقی۔ کار کن کار بگزر از گفتار۔ کہ دریں راہ کار دارد کار۔ والدعا

فقیر وزیر سراحوفی بقلم ناچیز ناپاک منشی نعیم الزمان ۴ ۲۔ ستمبر ۱۹۱۶ء

خط نمبر ۱۸ ۔ نقل خط خلیفہ سید محمد تقی صاحب ساکن سار بن ضلع اعظم گڈھ بنام حضور پرنور پیر دستگیر روشن ضمیر حافظ سید صوفی وزیر علی شاہ صاحب دام اقبالہٗ و فیضہٗ۔ عاصی پر معاصی

آپ کا غلام سید۔ ہمارے حضور پرنور بعد ادائے آداب گزارش یہ ہے۔ غلام آپ کا خیریت سے ہے مہربانی و توجہ آپ کی اور خیریت حضور پرنور کی شب و روز بدرگاہ خداوند کریم سے نیک چاہتا رہتا ہے حضور پرنور کا خط عرس شریف میں شرکت ہونے کا اور نفس مرد کی دوا اشتہار ملا اس غلام کو آپ کے بہت خوشی ہوئی جو کچھ آپ کی طرف سے فرمایا جاوے اُس سے زیادہ خطادار ہوں۔ اللہ پاک ایسا خالق مالک اور آپکا ایسا شیخ مقتدیٰ و مالک اگر معاف نہ فرماوے تو دوسرا کون ہے دین و دنیا میں بجز آپ کے اور آپ ہمیشہ ہماری خطا معاف فرماتے رہے۔ اور اب بھی معاف فرماتے رہیں اگر ایسا نہ کیجئے گا تو ہمارا کہاں ٹھکانا ہے اور اس مرتبہ عرس شریف میں بھی شرکت نہ کر سکے اور نہ خدمت عرس شریف میں حاضر ہو سکے اس سال دو برس سے مکان ہی پر رہے یہ اپنی قسمت کی بدبختی ہے

Marfat.com

جس وقت بھیا صاحب یہاں آئے تھے اُس کے دو روز قبل گورکھپور چلا گیا تھا واپس جب ادھر سے آیا تو سلیم یہاں موجود تھے سب راستے کی تکالیف بیان کیا دل کو سخت افسوس اور صدمہ ہوا کسی مخالف نے یہ بھی کہا ابھی تو موجود تھے ہم نے ملاقات کیا یہ سلیم کی زبانی معلوم ہوا یہ سُن کر دل پر سخت صدمہ ہوا اور بھیا صاحب بھی لکھتے ہیں اب یہ افسوس بھیا صاحب سے جب ملاقات ہو گی اُس وقت دفعہ ہو گا اس سال عرس شریف میں شرکت ضرور کرتا مگر ہمارے پاس کرایہ نہ تھا اس وجہ سے نہیں آیا اور عرس شریف میں شرکت نہ کرسکا انشاء اللہ بعد کو یہ غلام حاضر خدمت ہو گا ۔ یہ غلام جو آپ کا ہے اُس کی یہ سب حالت پہلے رنگا رنگ گزر چکی ہے بتوجہ آپ کے سبز و سُرخ اور قسم قسم کے رنگ سب میں رابطہ فنا کرتا ہوا آگے پرواز کرتا بڑھ گیا اور اُس کے بعد یہ حالت ہوئی کہ نماز میں ایک دریا سفید رنگ کی چمکتی ہوئی نظر آئی اور عروج کی حالت اُس میں ایک سپید رنگ کا نور چمکا اکثر نماز میں اور اُس میں یہ حالت ہوئی کہ روح نکل جائے گی اکثرہا ایسی حالتیں ہوئیں اور ہوتی رہیں مگر جب ایسی حالت ہوتی تو اُس وقت سہم جاتا بدن میں تھرتھراہٹ رہتی ۔ جب یہ حالت نہ رہتی تو نماز پڑھتا پھر یہ حالت ہوتے ہوتے پھر اُس دریا میں فنا ہو کر پھر اُس نور گول میں رابطہ لے کر فنا ہوا جس نور کے دیکھنے سے بیہوشی اور تھرتھراہٹ اور روح کے نکل جانے کی حالت معلوم ہوتی تھی پھر برسوں تک معہ رابطہ اُس میں فنا ہوتا رہا پھر اُس نور کے بعد ستر نور کی دریا چمکتی دمکتی نظر آئی سفید رنگ کے اُن سب دریاؤں کے رابطہ میں فنا ہو کر آگے بڑھا اُس کے بعد جماعت انبیا علیہم السلام دیکھنے میں آئے اُس میں دیکھا کہ سب لوگ جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں اُس میں امام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہیں ۔ یہ سب حالت اکثرہا ہوتی رہی اور اسی جماعت میں ساتھ رابطہ کے اکثرہا نماز پڑھی اور بہت سی حالتیں ہوئیں اب ہر سال کے عرس شریف سے رابطہ کا یہ حال ہے کہ اُڑنے سے رابطہ بند ہے اب رابطہ کا یہ حال ہے کہ رابطہ لئے لیٹے جب بہت دیر ہوتا ہے تو غشی کا عالم طاری ہوتا ہے ۔ اُس غشی میں کچھ سوتا ہے اُس حالت میں رابطہ کا قدم اوپر کی طرف بڑھتا ہے تو رابطہ کا پہلا قدم عرش تک ہوتا ہے ایسے ہی دس قدم رابطہ جاتا ہے اُس کے بعد رابطہ وہیں اُتر کر الگ ہو جاتا ہے اُس کے بعد ید بیضا کی طرح روشنی گول نمایاں ہوتی ہے اور اُس کے گردا گرد دائرہ سفید ہوتا ہے یہ غلام آپ کا اُدھر بڑھتا ہے اور وہ ید بیضا کی روشنی ادھر پڑتی ہے یہاں تک کہ ید بیضا کی روشنی میں فنا

Marfat.com

ہوجاتا ہوں بعد فنا کے وہ روشنی اس قدر بڑھتی ہے کہ زمین و آسمان کے گرداگرد گھیر لیتی ہے بلکہ نیچے اوپر تمام گرداگرد وہی روشنی ہوتی ہے اور کچھ نہیں ہوتا بجز اُس کے دیر تک بعد کو قلیل آسمان و زمین معلوم ہوتا ہے بلندی اور پستی کا کچھ انتہا نہیں جس جگہ ملا تھا اُسی جگہ سے وہ روشنی الگ کر کے غائب ہو جاتی ہے اُس وقت کچھ نہیں ہوتا حسرت اور افسوس سخت ہوتا ہے پھر رابطہ آکر سوار ہوتا ہے جیسے قدم کے طرز لے گیا ویسا ہی زمین پر لاتا ہے جیسی اوپر سے نیچے کی طرف رابطہ لے کر آتا ہے ویسا ہی روشنی و چمک دمک کم ہوتی ہے کچھ اور بھی بہت ہے منہ میں قلم میں آتی نہیں ۔ اس کی جو کچھ حالت ہوئی بوجہ دعا آپ کے اور سب خطائیں ہماری معاف فرمائی جاوے۔

مرسلہ غلام آپ کا عاصی پر معاصی محمد تقی اعظم گڈھی

بزم وصلت بہر پا کانست من زمین سان تیم چوں سگانم جائے دہ در سایۂ دیوار خویش

خط نمبر ۱۹ ۔ ۲۲- دسمبر ۱۹۱۶ء از سرا حوض شریف

۷۸۶ ۔ جواب خط سید محمد تقی بزبان حضور پُر نور

واقف اسرار خفی و جلی برادر طریقت حافظ سید محمد تقی صاحب زاد اللہ مرتبتہٗ ۔

ظاہرہٗ و باطنہٗ و رافعتہٗ ۔ بعد از تبلیغ مراسم سلام خلاصہ کلام اینکہ چشم انتظار بامید آمدن آں نگار از بے بصارتی منتظر و دل بیقرار ہر آں متفکر و منتشر کُلُّ اَمْرٍ مَّرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِهَا درنگر یب و تالیم متحیر خط آنصاحب رسید و محظوظ و مسرور گردانید علی الخصوص از احوال بواطن کہ نگاشتہ فرحت فراواں رسانید حالاں کہ پیش سالکان می آید اگرچہ از حیز تحریر خارج و ساقط است لیکن شما اش کہ تسطیر کردہ گنجائش تقریر نہ ع آں را کہ خبر شد خبرش باز نیامد۔

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں اُفتد راز ورنہ در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست

حالت گم شدن را قریب با تمام رسانیدہ یا ربع قلب راطے کردہ سہ حصہ دگر باقی است و ایں سیر گم شدنی کہ از عالم خلق ناامیدہ اند خدا را میسر ساخت و موثر گردانید در حقیقت کار ایں است و غیر ایں ہمہ ہیچ مبارک باد و نوید ایں بجمیع خلائق خدا و ند بدیں راہ محض بفضل رسانا د و فوق الفوق ما فوق الفوق اور امی باید جست ۔ بیت چہ گویم با نوائے مرغ نشانہ کہ با عنقا بود ہم آشیانہ

زعنقا ہست نامِ پیش مردم زمرغ من بود آں نام ہم گم

Marfat.com

اینہمہ سیر سیر بیرونی است ہنوز سیر اندرونی جسم اتفاق نیفتادہ است باشد کہ از گردشہائے چشم اندرونِ تاریکی از حلق تا ناف است نہ مقامِ تیرہ و تار است نظر را پرتاب کن تا کہ ترا بینا نمند و آگاہ گردانند ۔ از درون شو آشنا واز بروں بیگانہ باش ع کایں چنیں زیبا روش کمتر بود اندر جہاں تا کہ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ متجلّی و تزیّن گرداند سیر سیرِ بیرونی چہ آفاقی و چہ انفسی کہ از عالم امر و عالم خلق است باصل الوصول رسانیدن نمی تواند بالائے آفاق و انفس رفتن لازم است و جویدن اورا جملاً و نہ مفصلاً و طالب راہ صادق از راہ یقین مرفوع بدہ ؎

گر باہمی در ہمنی پیش منی ۔۔۔ گر بے منی پیش منی در ہمنی

مصرع رخسارِ من آنجا و تو در گل نگری

اختلاط صحبت بے ما تا ثیرے نخواہد داد فقیر را بر جستہ خود انداختہ ہر کارکہ خواہی کن تا مزہ بری واز غل وغش بازرہی کار این است و غیر ایں ہمہ ہیچ ۔ ؎

رستن ازیں پردہ کہ بر جان تست ۔۔۔ بے مددِ پیر نہ امکانِ تست

جو کوئی غوّاص جہان کھو کر بہا ۔۔۔ غوطہ مار الا یا دُرّ بے بہا

و دریائے کہ دیدۂ بحر معرفت ست مستغرق شدن در وے از رحمتِ انجذاب خداوندی است انسان خود کردن نمی تواند بریں غرّہ نشوی و معجب نہ گردی عجز و انکساری و فروتنی اینجا نافع تر است و خود را بدتر از سگ و خوک پنداشتن واجب قطرۂ منی را کہ ناپاک محض است چہ یارا و کدام زہرۂ چہ یارا کہ دم از لقائے او زند سکوت و خموشی و رنج برداشتنی ایں جا درکار است و ندامت و شکستگی از عفو تقصیرات گزشتہ خودش لازم ۔ ؎

ہر کہ آید از خدا بگزیں ز دل ۔۔۔ تا قبولِ حق شوی از نورِ دل

علمِ حق آنرا سزد آموختن ۔۔۔ گو بگفتن لب بباید دوختن

ایک بھی نیکی نہیں ہے میرے پاس ۔۔۔ کیسے پہونچوں گا خدایا تیرے پاس

عمر بھر کرتا رہا فسق و فجور ۔۔۔ خوف سے نادم ہوں دل ہی چور چور

فضل سے اپنے خدا تو بخش دے ۔۔۔ پرسشِ حالت نہ وہ مجھ سے کرے

فنائیت و رابطہ و کیفیت دگرگونی حالات نوم و بیداری یک طور از اضغاث احلام است

Marfat.com

اعتبارے نمی نہد و حالت غشی و مُردنی فنائیت کامل مُردہ بخش و طے کردن راہ سلوک بایں گم شدنی از یکے با دیگرے منقطع و منقمع و منعطف پس بہ نظر انکشاف اینہا و آنہا نظر انداختن داخل بو الفضولی است

اندکے پیشِ تو گفتم غم دل ترسیدم
که نیاز ردہ شوی ورنہ سخن لبیار است

از موئے سر تا ناخنِ پا چہ پوست وچہ استخوان وچہ خیال وچہ ناز وچہ حال وچہ قال مطابقِ روش شیخ برخود لازم پندارد ہر آں خائف و ترسان و از خوف جلیل و جبار ماندن مناسب زیادہ نوشتن سمع خراشی است ؎

ما بندہ ایم مصلحتِ ما رضائے تُست
خواہی بکُش و خواہ بزاں رائے رائے تُست

بندہ را با این دباآں کار نیست
پیشِ خواجہ قوتِ گفتار نیست

از حاضرین جلسہ مولوی مقیم الدین صاحب دسپراو مولوی قاسم صاحب و مولوی فضل حق صاحب ضلع ڈیرہ غازی خان و مولوی حاجی مہرداد صاحب حسن پکھی و مولوی امام الدین صاحب آگرہ و مولوی غلام حسن شاہ صاحب ضلع مظفر گڑھ مولوی محمد یوسف صاحب ہزارہ و مولوی احمد علی شاہ جام پور کہ عاشق تُست و از بسیارے طالباں و طالب علماں کہ ہمراہ مولویانند سلام بصد شوق و منتہائے زیارت۔ و از غریب عبد الحکیم حفیتا منپور والا کہ بقلم خودمی نویسد سلام شوق بے پایاں و نیز دیگر حاضرین جہلائے و علمائے موجودہ و برخورداران محمد صدیق و محمد عثمان و نبیرگان و رفیق و شفیق و عرفان و غفور سلام بجد و از ظہور الحسن بنیالی و گوہر علی کشمیری کہ شریک جلسہ ہست سلام شوق از خادمان فقیر جمراتی و قاسم و بدلو و کرم یالودہ ساکن موضع عمرتالی آداب و سلام۔

فقط فقیر وزیر بادیہ نشین سراحوض سندیلہ

خط نمبر ۲۔ حضرت قطب الارشاد امام الہدی ملاذ الفضلا مرکز معارف یزدانی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدوۃ المشائخ شیخ الشیوخ حضرت خواجہ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ عنہ افاض علینا وعلی من احبہٗ من فیوضانہٖ۔ اپنے مکتوبات شریف میں اس نسبتِ حضوریہ نوریہ رحمہ اللہ کے متعلق نہایت وضاحت و تشریح کے ساتھ طالبان حق کے اطمینان قلب اور راہ نمائی کے لیے فرقۂ ناجیہ اہل سنت والجماعت اور ملت بیضاءِ حنفیہ کے قوانینِ حقہ سے مطابقت فرماتے

Marfat.com

ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔ چونکہ حضور پُر نور رحمۃ اللہ علیہ اس نسبتِ عالیہ کی اشاعت کے لیئے بعد حضرت قبلۃ السالکین وکعبۃ الکاملین حضرت آدم بنوری رضی اللہ عنہٗ اس خطہ ہندوستان میں علم بردار ہیں اس لیئے سوانح حضور پُر نور کے مطالعہ کرنے والوں کے لئے بنا بر ملاحظہ بالفاظ حضرت امام ربانی امام عالی مقام کا مکتوب شریف تحریر کیا جاتا ہے۔ یقین کامل ہے کہ وابستگان آستانہ عالیہ حضوریہ مکتوب شریف کو پڑھ کر اس نسبتِ عالیہ کے حصول کے واسطے کمربستہ ہوں گے اور اہم مہام کام بنا بر نجاتِ اُخروی سمجھ کر مصروف بکار آخرت ہوں گے اور جو لوگ کہ غازی راہ حق ہیں اُن کے لیئے مکتوب شریف مشعل راہ ثابت ہو گا۔

نقل مکتوب امام ربانی صاحب رح

مکتوب دو صد و پنجاہ و یکم بمولانا محمد اشرف صدور یافت دربیان فضل خلفاء راشدین و فضل شیخین۔ و بعضے از خصائص حضرت امیر و دربیان تعظیم و توقیر اصحاب کرام علیہم الرضوان و دربیان محامل صحیحہ ازبرائے تنازعات و مشاجرات ایشان و ما یتعلق بذالک۔

بعد الحمد و الصلوٰۃ و تبلیغ الدعوات معلوم اخوی ارشدی خواجہ اشرف باد بعضے از علوم غریبہ و اسرار عجیبہ و مواہب لطیفہ و معارف شریفہ کہ اکثر آنہا تعلق بفضائل و کمالات حضرات شیخین رض و ذی النورین و حیدر کرار رض اجمعین داشتہ بحسب فہم قاصر خود می نویسد بگوش ہوش استماع فرمایند۔ کہ حضرت صدیق رض و حضرت فاروق رض باوجود حصول کمالات محمدی و وصول بدرجات ولایت مصطفویہ علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام درمیان انبیاء ما تقدم در طرف ولایت مناسبت بحضرت ابراہیم صلوٰۃ اللہ تعالےٰ سبحانہ والتسلیمات علی نبینا و علیہ دارند و حضرت ذی النورین در ہر دو طرف مناسبت بحضرت نوح دارند صلوٰۃ اللہ و تسلیماتہ و علی نبینا و علیہ السلام دارند و حضرت امیر ہر دو طرف مناسبت بحضرت عیسیٰؑ دارند صلوٰۃ اللہ تعالےٰ و تسلیماتہ علےٰ نبینا و علیہ و چوں حضرت عیسیٰ روح اللہ ست و کلمۃ اللہ لاجرم طرف ولایت در ایشان غالب آمدہ است از جانب نبوت ۔ و در حضرت امیرؑ نیز بواسطۂ آں مناسبت طرف ولایت غالب است و مبادی تعینات خلفاء اربعہ صفت العلم علی اختلاف الجہات اجمالاً و تفصیلاً و آں صفت باعتبار اجمال رب محمدؐ است صلعم و باعتبار تفصیل رب حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ و باعتبار برزخیت اجمال و تفصیل رب حضرت نوحؑ ست چنانکہ رب حضرت موسیٰ صفت الکلام ست و

رب حضرت عیسیٰؑ صفۃ القدرت و رب حضرت آدمؑ صفۃ التکوین بر سر اصل سخن رویم ۔ حضرت صدیقؓ وحضرت فاروقؓ حامل بار نبوت محمدی صلعم اند علیٰ اختلاف المراتب ۔ وحضرت امیرؓ بواسطہ مناسبت حضرت عیسیٰؑ و غلبہ جانب ولایت حامل بار ولایت محمدی صلعم اند ۔ وحضرت ذی النورینؓ باعتبار برزخیت حمل بار ہر دو طرف فرمودہ اند ۔ و تواند بود کہ بایں اعتبار نیز ایشانرا ذوالنورین گویند ۔ و چوں حضرت شیخین حمل بار نبوت فرمودہ اند مناسبت بحضرت موسیٰؑ بیشتر دارند ۔ چہ مقام دعوت کہ ناشی از مرتبۂ نبوت است درمیان سائر انبیا علیہم السلام بعد از پیغمبر ما علیہ الصلوٰۃ والسلام در ایشان اتم و اکمل است و کتاب ایشاں بعد از قرآن مجید بہترین کتب منزلہ ۔ امت ایشاں در امم ماتقدم بیشتر در بہشت خواہند رفت ہرچند شریعت حضرت ابراہیمؑ و ملت او از جمیع شرائع و ملل افضل و اکمل ست ۔ ازینجاست کہ پیغمبر افضل الرسل را امر متابعت او فرمودہ آیۂ کریمہ

ثُمَّ اَوحَیْنَا اِلَیْکَ اَنِ اتَّبِع مِلَّۃَ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفاً

پھر وحی بھیجی ہم نے تیری طرف کہ تم تابعداری کرو ملت ابراہیم حنیف کی

شاہد این معنی است و حضرت مہدی موعود کہ رب او نیز صفت العلم است ۔ در رنگ حضرت امیرؓ مناسبت بحضرت عیسیٰؑ دارند گویا یک قدم حضرت عیسیٰؑ بر سر حضرت امیرؓ است و قدم دیگر بر سر مہدی علیہ الرضوان دارند چرا کہ ولایت موسیٰؑ جانب یمین ولایت محمدی صلعم واقع شدہ است ۔ و ولایت عیسوی جانب یسار آں ولایت است ۔ و چوں حضرت امیرؓ حامل بار ولایت محمدی صلعم بودہ اند اکثر سلاسل اولیاء بایشاں منتسب گشت ۔ و کمالات حضرت امیرؓ بیش کمالات حضرات شیخین بر اکثر اولیاء عظام کہ کمالات ولایت مخصوص اند ظاہر شد ۔ وگرنہ اجماع اہل سنت والجماعت بر افضلیت شیخین بودے کشف اکثر اولیاء عظام با فضیلت حضرت امیرؓ حکم کردے زیرا کہ کمالات حضرات شیخین شبیہ کمالات انبیاست علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات ۔ دست ارباب ولایت در جنب آں کمالات ۔ کالمطروح فی الطریق اند ۔ کمالات ولایت زینہا انداز برائے عروج مر کمالات نبوت پس مقدمات را از مقاصد چہ خبر بود و مبادی را از مطالب چہ شعور ۔ امروز این سخن بواسطۂ بُعد عہد نبوت بر اکثرے گرانست و از قبول دور ۔ لیکن چہ تواں کرد

در پسِ آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند　　آنچہ اُستادِ ازل گفت ہماں می گویم

Marfat.com

اما الحمد للہ سبحانہ والمنت کہ دریں گفتگو بعلماء اہل سنت شکر اللہ تعالی سعیہم موافقم۔ و باجماع ایشاں متفق۔ استدلال ایشاں را برین کشفے ساختہ اند و اجماعے را بر تفضیلے۔ ایں فقیر را تا زمانے کہ بکمالات مقام نبوت بمتابعت پیغمبر خود نرسانیدند وازاں کمالات بہرۂ تام ندادند۔ بر فضائل شیخین بطریق کشف اطلاع نہ بخشیدند وغیر از تقلید راہے نہ نمودند الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق۔

روزے شیخے نقل کرد کہ نوشتہ اند کہ نام حضرت امیرؓ بردر بہشت ثبت کردہ اند۔ بخاطر رسید کہ حضرات شیخین را از خصائص آں موطن چہ باشد بعد از توجہ تام ظاہر شد کہ دخول ایں امت دربہشت باستصواب و تجویز ایں دو اکابر خواہد بود گویا حضرت صدیق اکبرؓ بردر بہشت ایستادہ اند و تجویز دخول مردم می فرمایند۔ و حضرت فاروقؓ دست گرفتہ بدروں می برند۔ و مشہود می گردد کہ گویا تمام بہشت بنور حضرت صدیقؓ مملو است۔

در نظر ایں حقیر حضرات شیخین را درمیان جمیع صحابہ شان علیحدہ است و درجۂ منفردہ گویا ہیچ احدی مشارکت ندارند۔ حضرت صدیقؓ با حضرت پیغمبر صلعم گویا ہم خانہ است اگر تفاوت است بعلو وسفل است۔ و حضرت فاروقؓ بطفیل حضرت صدیقؓ نیز بایں دولت مشرف اند۔ و سائر صحابہ کرام باں سرور علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام نسبت ہمسری او دارند۔ پس ہمسری باولیائے امت خود چہ رسد ع۔ ایں بس کہ رسد ز دور بانگ جرسم۔

پس اینہا از کمالات شیخین چہ دریابند ایں ہردو بزرگوار از بزرگی و کلانی در انبیا معدود اند و بفضائل انبیا محفوف (قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان بعدی نبی لکان عمر) امام غزالیؒ نوشتہ کہ در ایام غزای حضرت فاروقؓ عبد اللہ ابن عمرؓ در محضر صحابہ گفت (مات تسعۃ اعشار العلم) چوں بعضے در فہم ایں معنی توقف دید۔ گفت مراد من علم باللہ است نہ علم حیض و نفاس۔ از حضرت صدیقؓ چہ گوید کہ جمیع حسنات حضرت عمرؓ یک حسنہ اوست۔ چنانچہ مخبر صادق ازاں خبر دادہ محسوس می گردد انحطاطے کہ حضرت فاروقؓ را از حضرت صدیقؓ است زیادہ ازاں انحطاط دیگراں از حضرت صدیقؓ چہ قدر خواہد بود و شیخین بعداز موت نیز از حضرت پیغمبر صلعم جدا نشدند و بحشر نیز درمیاں ایشاں خواہد بود۔ چنانچہ فرمودہ + پس افضلیت بواسطۂ قربیت ایشاں را بود ایں حقیر قلیل البضاعت از کمالات ایشاں

Marfat.com

چه گوید - واز فضائل شاں چه بیان نماید - ذره را چه یارا که سخن از آفتاب گوید - وقطره را چه مجال که حدیث از بحر عما بر زبان آرد + اولیا که برائے دعوت خلق مرجوع اند واز هردو طرف ولایت ودعوت نبوت بهره دارند و علمار مجتهدین از تابعین وتبع تابعین رضی الله عنهم اجمعین بنور کشف صحیح وفراست صادقه واخبار متتابعه فی الجمله کمالات شیخین را دریافته اند و شمه از فضائل ایشاں شناخته ناچار حکم بافضلیت شان نموده اند وبرایں معنی اجماع فرموده اند و کشفے که برخلاف ایں اجماع ظاهر شده بعدم صحت حمل نموده اعتبار نکردند کیف وقد صح فی الصدر الاول افضلیتهما کما روی البخاری) عن ابن عمر قال کنا فی زمن النبی صلعم لا نعدل بابی بکر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم لا نفاضل بینهم وفی روایة لابی داؤد قال کنا نقول و رسول الله صلی الله علیه وسلم حی افضل امة النبی صلی الله تعالی علیه وسلم بعده ابوبکر ثم عمر ثم عثمان رضی الله تعالی عنهم وآنکه گفته الولایة افضل من النبوة از ارباب سکر است - اولیاء غیر مرجوع که نصیب وافر از کمالات مقام نبوت ندارند + به نظر شما درآمده باشد + که فقیر بعضے از رسائل خود تحقیق نموده که نبوت افضل از ولایت است اگرچه ولایت آں نبی باشد نبوت افضل از ولایت است + وآنچه برخلاف گفته از کمالات نبوت است + وحق همین است - وآنکه برخلاف آں گفته از جهالت کمالات مقام نبوت است چنانچه بالا گذشت + ومعلوم است که سلسله علیه نقشبندیه رح درمیان سائر سلاسل اولیا نسبت بحضرت صدیق رض برایشاں بیشتر ظاهر شود - ناچار نسبت ایشاں فوق جمیع نسبت هائے سائر سلاسل باشد پس دیگراں بکمالات ایشاں چه پے برند - واز حقیقت معامله ایشاں چه دریابند - نمی گویم که جمیع مشائخ نقشبندیه رح دریں معامله متساوی اند کیف ربل لو وجد واحد من الاولی علی هذه الصفة لاغتنم) انکارم که حضرت مهدی موعود که باکمالیت ولایت معهود است نیز به ایں نسبت خواهد بود وتتمیم وتکمیل ایں سلسله علیه خواهد فرمود چه نسبت جمیع ولایات دون ایں نسبت علیه است زیرا که سائر ولایت از کمالات مرتبه نبوت قلیل النصیب اند + ایں ولایت بواسطه انتساب بحضرت صدیق رض ازاں کمالات حظ وافر دارد کما مر آنفا - مصرعه به بیں تفاوت ره از کجاست تا بکجا -

اے برادر حضرت امیر ع چونکه حامل بار ولایت محمدی اند علی صاحبها الصلوة والسلام تربیت مقام اقطاب

Marfat.com

ابدال و اوتاد که از اولیا عزلت و جانب کمالات ولایت در ایشان غالب است مخصوص با مداد و اعانت آں حضرت است سیر قطب الاقطاب که قطب مدار است زیر قدم او ست قطب مدار بحمایت و رعایت او فهم خود را سر انجام می نماید۔ و از عهدهٔ ہدایت بر می آید۔ حضرت فاطمه علیها السلام دا ماین نیز دریں مقام با حضرت امیر رضی شریک اند + بدانند که اصحاب پیغمبر صلعم ہمہ بزرگ اند و ہمہ را با بزرگی یاد باید کرد + خطیب از انس رض روایت میکند رسول کریم صلعم فرموده اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَ لِیْ اَصْحَابًا وَاخْتَارَ لِیْ مِنْهُمْ اَصْهَارًا وَّاَنْصَارًا فَمَنْ حَفِظَنِیْ فِیْهِمْ حَفِظَ اللّٰهُ وَمَنْ اٰذَانِیْ فِیْهِمْ اٰذَاهُ اللّٰهُ وطبرانی از ابن عباس رض روایت کند که رسول فرموده علیه وآله الصلوٰة والسلام مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔ و ابن عدی از عائشه صدیقه روایت کند رضی اللہ تعالےٰ عنها که رسول فرموده علیه وآله الصلوٰة والسلام اِنَّ شِرَارَ اُمَّتِیْ اَجْرَاُهُمْ عَلٰی اَصْحَابِیْ + و منازعات و محاربات که در میان ایشاں واقع شده است به محل نیک صرف باید کرد۔ و از ہوا و تعصب دور باید داشت۔ زیرا که آں مخالفات مبنی بر اجتہاد و تاویل بوده نه بر ہوا و ہوس چنانکه جمہور اہل سُنّت برآنند۔ اما باید دانست که محاربان حضرت امیر معاویه کرم اللہ وجهٗ برخطا بوده اند و حق بجانب حضرت امیرؓ بود۔ و لیکن چوں ایں خطائے اجتہادی است از ملامت دور است و از مواخذه مرفوع چنانکه شارح مواقف از ترمذی نقل می کند که واقعه جمل و صفین از روئے اجتہاد بوده۔ شیخ ابو شکور اسلمی در تمہید تصریح کرده که اہل سنت والجماعت برآنند که معاویه با جمعے از اصحاب که ہمراه او بودند برخطا بودند و خطائے ایشان اجتہادے بود + و شیخ ابن حجر در صواعق گفته که منازعت معاویه با امیر از روئے اجتہاد بوده و ایں قول را از معتقدات اہل سنت فرموده و آنچه شارح موقف گفته بسیارے از اصحاب ما برآنند که منازعت از روئے اجتہاد نبوده مراد از اصحاب کدام گروه را داشته باشد اہل سنت برخلاف آں حاکم اند چنانکه گزشت۔

وکتب القوم مشحونة بالخطاء الاجتهادی کما صرح الامام الغزالی والقاضی ابوبکر وغیرهما پس تفسیق و تضلیل در حق محاربان حضرت امیر جائز نباشد۔ و قال القاضی فی الشفا قال مالک رضی اللہ عنه من شتم احدًا من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم ابابکرٍ وعمرَ وعثمانَ ومعاویه وعمرو ابن العاص رضی اللہ عنهم۔ فَاِنْ قَالَ کانوا علٰی ضلالٍ وکفرٍ وان شتمهم بغیر هذا من مشاتمة الناس نکل نکالًا شدیدًا فلا یکون محاربوا علیٍّ کفرةً

Marfat.com

کما زعمه الغلاة من الرافضة ولا فسقة کما الکراعة منهم - وقد قتل الطلحة والزبیر فی قتال الجمل قبل خروج معاویه مع ثلثة عشر ایضاً من القتلیٰ فتضلیلهم مما لا یجترء علیه المسلم الا ان یکون فی قلبه مرض وفی باطنه خبث) + وآنچه در عبارات حقیقت خلافت او از زمان خلافت ارباب استقامت از ایتان الفاظ موهمه خلاف مقصود اجتناب می نمایند و زیاده بر خطا نمی کنند - کیف یکون جائزاً وقد صح انه کان اماما ولا فی حقوق الله سبحانه بل حقوق المسلمین کما فی الصواعق - و حضرت مولانا عبدالرحمن الجامی که خطا منکر گفته است نیز زیاده کرده است بر خطا هرچه زیادت کند خطاست و آنچه بعد از ان گفته است مستحق لعنت است الخ - نیز نا مناسب گفته است چه جائے تردید است و چه محل اشتباه اگر این سخن در باب یزید می گفت گنجائش داشت + اما در باره حضرت معاویهؓ گفتن شناعت دارد و در احادیث نبوی باسناد ثقات آمده که حضرت پیغمبر صلعم در حق معاویه دعا کرده اند اللهم علمه الکتاب والحساب وقه العذاب وجائے دیگر در دعا فرموده اند (اللهم اجعله هادیاً مهدیاً) و دعائے آنحضرت مقبول ظاهرا این سخن از مولانا بر سبیل سهو و نسیان سر بر زده باشد + و ایضاً مولانا در همان ابیات تصریح نام نا کرده گفته است (آن صحابی دیگر) این عبارت نیز از ناخوشی خبر می دهد ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا و آنچه از امام شعبی در ذم معاویه رضی الله عنه نقل کرده اند و نکوهش او را از فسق بالا گزرانیده اند به ثبوت نه پیوسته است - امام اعظم که از تلامیذ اوست بر تقدیر صدق او احق بود باین نقل - و امام مالک که از تابعین است و معاصر او و اعلم علمائے مدینه شاتم معاویه رضی الله عنه و عمرو بن العاص را بقتل حکم کرده است چنانکه بالا گذشت - اگر او مستحق شتم بودے چرا حکم بقتل شاتم او می کردے - پس معلوم شد که شتم او را از کبائر دانسته حکم بقتل شاتم او کرد - و ایضاً شتم او را در رنگ شتم ابی بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ ساخته است چنانکه بالا گذشت - پس معاویه که مستحق ذم و نکوهش نباشد - اے برادر معاویه تنها درین معامله نیست نصفے از اصحاب کرام کم و بیش درین معامله با وے شریک اند - پس محاربان امیرؓ اگر کفره و فسقه باشند اعتماد از شطر دین می خیزد که از راه تبلیغ ایشان بما رسیده است + و تجویز نکند این معنی را مگر زندیقے که مقصودش ابطال دین ست + اے برادر منشاء اثاره این فتنه قتل حضرت عثمانؓ ست و طلب قصاص نمودن از قتله او و طلحه و زبیر که اول از مدینه بر آمدند بواسطه تاخیر قصاص بر آمدند و حضرت صدیقهؓ نیز با ایشان

Marfat.com

دریں امر موافقت نمود + جنگ جمل که درانجا سیزده ہزار آدم بقتل رسیدند و طلحہ رض و زبیر که از عشرہ مبشرہ اند نیز بقتل رسیدند بواسطہ تاخیر قصاص حضرت عثمان رض بوده بعد ازاں امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ از شام بیروں آمدند باایشاں شریک شده جنگ صفین نمودند۔

امام غزالی صاحب تشریح کرده که آں منازعت بر امر خلافت نبوده بلکه در استیفار قصاص درمدت خلافت حضرت امیر رض بوده و نیز شیخ ابن حجر ایں معنی را از معتقدات اہل سنت گفته است۔ و شیخ ابوشکور سلمی که از اکابر حنفیہ است گفته است که منازعت معاویہ رض با امیر رض در امر خلافت بوده که پیغمبر علیه و علی آله الصلوٰۃ والتسلیمات معاویہ رض را فرموده بودند۔ اذا ملکت الناس فارفق بهم از انجا معاویہ رض را طمع در خلافت پیدا شده بود اما او مخطی بود۔ و دریں اجتهاد و امیر محق۔ زیرا که وقت تاخیر خلافت حضرت امیر بوده و توفیق درمیان ایں دو قول آنست که منشار منازعت تو اند بود که تاخیر قصاص باشد۔ بعد ازاں طمع خلافت نیز پیدا کرده باشد۔ بہر تقدیر اجتهاد در محل خود واقع شده است اگر مخطی ست یک درجه است و محق را دو درجه۔ بلکه ده درجه۔ اے برادر طریق اسلم دریں موطن سکوت از ذکر مشاجرات اصحاب پیغمبر است علیه و علی آله الصلوٰۃ والتسلیمات و اعراض از تذکرہ منازعات ایشاں۔ پیغمبر فرموده علیه من الصلوٰۃ والتسلیمات ایاکم وما شجر بین اصحابی و نیز فرموده علیه الصلوٰۃ والسلام (اذا ذکر اصحابی فامسکوا) و نیز فرموده علیه الصلوٰۃ والسلام الله الله فی اصحابی لاتتخذوهم من بعدی غرضا یعنی بترسید از خدائے عزوجل در حق اصحاب من۔ پس بترسید از خدائے جل و علا در حق ایشاں + ایشاں را نشانہ تیر خود نسازید۔ قال الشافعی وهو منقول عن عمر ابن عبد العزیز تلك دماء طهر الله عنها ایدینا فلیطهر عنها السنتنا ازیں عبارت مفہوم می شود که خطائے ایشاں را ہم بر زبان نباید آورد و غیر از ذکر خیر ایشاں نباید کرد۔ وہذا یزید بیدولت از زمرہ فسقه است۔ توقف در لعنت او بنا بر اصل مقرر اہل سنت است که شخص معین را اگرچه کافر باشد تجویز لعنت نکرده اند مگر آنکه بیقین معلوم کنند که ختم او بر کفر بوده (کابی لهب الجهنمی وامراته) نه آنکه او خود شایان لعنت است بلکه ان الذین یؤذون الله ورسوله لعنهم الله فی الدنیا والاخرة) بدانند که دریں زمان چوں اکثر مردم بحث امامت را پیش داشته ہموارہ سخن از خلافت اصحاب کرام

Marfat.com

علیہم الرضوان نصب عین ساختہ اند و بہ تقلید جہلا و ارباب و مردہ اہل بدعت اکثر اصحاب کرام علیہم الرضوان را نیک یاد نمی کنند و امور نا مناسبہ بجناب ایشاں منتسب میسازند بضرورت شمہ از انچہ معلوم داشت در قید کتابت آوردہ بدوستان مرسل داشت قال علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام اذا ظہرت الفتن وقال البدع وسبت اصحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلیظہر العالم علمہ فمن لم یفعل ذالک فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لایقبل اللہ لہ فرضاً ولا عدلاً۔ نقل ۱۲

امابعد الحمد للہ سبحانہ والمنۃ کہ سلطان وقت خود حنفی المذہب می گردد وازاہل سنت می دانند۔ والا کار بر مسلماناں تنگ شد۔ شکر ایں نعمت عظمیٰ بجا باید آورد پس باید کہ مدار اعتقاد را بر انچہ معتقد اہل سنت است دارند وسخنان زید وعمرو را در گوش نیارند۔ مدار کار بر افسانہاء دروغ ساختن خود را ضائع کردن است۔ تقلید فرقہ ناجیہ ضروری ست تا امید نجات پیدا شود۔ و بدو نہ خرط القتاد۔ والسلام علیکم وعلیٰ سائر من اتبع الہدیٰ والتزم مطابعۃ المصطفیٰ

علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام فقط

مولوی حبیب اللہ صاحب چترالی اور آپ کے چند ہم وطن کہ جو بغرض تکمیل تعلیم درس نظامیہ ہندوستان تشریف لائے اور پا پیادہ اپنے وطن سے دہلی آئے اور وہاں سے آگرہ اور دیگر بلاد ہندوستان کی درس گاہوں میں تکمیل علم فرماکر متعدد جگہ بعد فراغ علم خدمت فقرا میں قیام کرتے رہے آپ نہایت متوکل اور فقیر صفت ومنکسر آدمی اور کامل النسان ہیں۔ اس وقت شاید دہلی میں قیام ہے ہمارے سرکار کی خدمت میں زیادہ وقت آپ صرف کرتے تھے اور نسبت کا ذوق بھی کافی رکھتے تھے اور اب بھی اکثر تشریف لاتے ہیں لکھنو میں بہادر علی جوہین کا کام کرتے ہیں ان سے بہت مانوس ہیں اور گئو گھاٹ پر لکھنو میں جولب دریا بہت فضا کا مقام ہے مولانا موصوف شب میں وہیں تاقیام لکھنو فرماتے ہیں۔ اچھی ہستی ہے۔ آپ کے ہم وطن لوگ مولوی محمد جان صاحب و دیگر لوگ ابھی دہلی و آگرہ میں

Marfat.com

پڑھ رہے ہیں۔ چاند کے زیادہ شائق ہیں۔ ایک خاص بات قابل ذکر یہ بھی آپ کی ہے کہ باوجود حصول علم و ملکۂ فقر آپ کسی کو مرید وغیرہ نہیں کرتے۔ بلکہ میرے علم میں اس وقت تک اُن کا کوئی مرید نہیں۔ حضور سے کمال اخلاص تھا کار نسبت بھی خوب ہے۔

ہمارے سرکار نے ضلع بھرائچ میں بھی چندے قیام کیا وہاں جرول کے قریب ایک موضع ہے یہ بھی لب دریائے گھاگھرا واقع ہے چھوٹا مقام ہے مگر بڑے لوگوں کی بستی ہے اکثر صاحبان علم اس موضع میں آباد ہیں اور زیادہ لوگ ملازمت مدرسۂ تعلیم و اسکول وغیرہ میں مدرس ہیں کہ جو داخل سلسلۂ علیہ میں ہیں عجب عجب لوگ ہیں ایک صاحب اسی موضع کے رہنے والے مولوی عبدالعزیز صاحب ہیں کہ جن کی وجہ سے حضور کو حسب خواہش آنہا موضع اُبدھے میں جانا پڑا ہمارے سرکار معہ بچۂ محمد عرفان نبیرۂ خود کہ جو حفظ کلام ربانی میں معروف تھا اور صاحب زادہ محمد صدیق صاحب اور چند طالبین ہمراہ لے کر اُبدھے تشریف لے گئے۔ اور وہاں اکثر اعزائے صاحب مذکور مع زن و فرزند و ذکور و اناث داخل سلسلۂ عالیہ ہوئے اللہ تعالےٰ اُن کی نسبتوں میں ترقی فرمائے اور رابطہ حبی و اعتقادی ھل من مزید ہوتا رہے منشی عبدالعزیز صاحب کے بہت خطوط بابت تعلیم نسبت و واقعات آشنائے راہ طریق جو ہمارے سرکار کو اُنھوں نے لکھے اُن کا پتہ نہیں چلتا بہت تلاش کرایا۔ آپ کی نسبت ابراہیمی ہے۔ نہایت جفاکش آدمی ہیں۔ اور مولوی محمد رضا صاحب مدرس کہ جو آپ کے عزیز ہیں وہ بھی جرول میں مدرس ہیں بہت اخلاص رکھتے ہیں اور کار حضوری کے عاشق ہیں۔ غرض یہ کہ جو اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ یہاں عقیدت کیشان و مریدان کی کوئی فہرست نہیں کار تعلیمی ہے۔ جس پر اثر ہے وہی رابطۂ اتحاد کو جان کر کوائف رنگا رنگ سے متلذذ اور بہرہ مند ہوتا ہے وگر

Marfat.com

بقول ہمارے سرکار روحی فداہ کے۔ من اگر نیکم وگر بد تو برو خود را باش۔ ہر کہ او آمد درو دعاقبت کار کشت۔ کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ۔ ہمارے سرکار کی ہر تقریر تعلیمی ہوتی تھی۔ اور طلبا آپ کی تقریر سے فوراً ہوش میں آجاتے تھے۔ کہ جس راہ پر ہم چل رہے ہیں اور جس غرض سے حضور کے دست بیع ہوئے ہیں اس کا اصلی مقصود ابتدا میں خیالات سے رہائی اور انتہا میں بعد تعلیم حقیقت محمدیہ مقام صدیقیہ ہے جو مافوق الفوق وما وراء الوراء مقامات منتہائے ولایت اولیاء اللہ وبکمال مطابعت شریعت غرہ مصطفویہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام وبکمال موہبت حق سبحانہ وتعالے مقام صدیقیہ پر فائز فرماتے ہیں۔ وَاللّٰہُ یَجْتَبِیْ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ) وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ دھلے بدیں عظیمی بگلیم درنگنجد۔ خر نور ہا چہ گوید کہ من ہم دریں غبارم۔ دام سخت است مگر یار شود فضل خدا۔ ورنہ آدم نبرد صرفہ زشیطان رجیم۔ مقدم کار ما۔ ۰۰ از خود رہائی است نہ طے منزل وقطع مقامات۔ بہر تقدیر کتب صوفیہ سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے کہ ہستی سے باہر نہیں کچھ نہیں وہیں کا وہیں ہے۔ کہیں کچھ نہیں۔ تقریراً الفاظ گم شدنی واستغراق واستہلاک کا زبان سے ادا کر جانا اور نباہ لے جانا اور ثابت بھی عقلاً کر دینا آسان مگر کار سے دارد ہزاراں جان مشتاقاں دریں دریا نگونسار است۔ شریعت ایں جہاں کشتی طریقت بادبانی او حقیقت لنگر او ست راہ فقر دشوار است در گفتن نمی آید۔ فقر صوری وفقر حقیقی میں بہت فرق ہے اسی طرح تصوف زبانی اور تصوف حقیقی میں بھی فرق ہے۔ کار پاکاں را قیاس از خود مگیر۔ در نوشتن گو ہماند شیر وشیر۔ عجز وانکسار اس کام کا سرمایہ ناز ہے اور ذل افتقار بدرگاہ پروردگار لب نسبت علیہ اور اتباع شریعت مخصہ اولاً وآخراً یعنی بعد اتمام حصول مقام صدیقیہ ہمارے سرکار کے قنوج ضلع فرخ آباد میں ہیرگان اصغر علی خانصاحب تاجران عطر لکھنؤ معہ اہل وعیال خود داخل سلسلہ ہیں اور سب صاحب خدمت اور بااخلاص جاں نثار حضور اور صلوۃ حضوری کے مفتون ہیں اور سالکی اخلاص کی حالت خارج از تحریر ہے۔

انکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم ۔ کہ نیازردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

Marfat.com

بہت افسوس کے ساتھ یہ فقیر کفش بردار خواجگان نقشبند اس واقعہ کو لکھ رہا ہے کہ آج مؤلف کتاب ہذا نے بعارضۂ نمونیہ یعنے حالت آخر میں بھی سُنّت شیخ کو مرض موت میں بھی تقلید فرماتے ہوئے ۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء کہ جب کتاب زیر طبع تھی۔ اس جہان کو چھوڑا اور شجرہ مبارک بوجہ سہولت با دایک اپنے دوست سے لکھایا تھا کہ جس کو زبانی یاد بھی کیا تھا۔ کہ جو مشتمل بر مناجات ہے شجرۂ طیبہ

نقشبند کاف و نون سارے جہاں کیواسطے
احمد مختار ختم المرسلاں کے واسطے

حضرت صدیق اکبر یار غار مصطفےٰ
خواجہ سلمانؓ شاہِ دو جہاں کے واسطے

حرمت راز و نیازِ خواجہ قاسمؒ ولی
جعفر صادقؓ امامِ صادقاں کے واسطے

بایزیدؒ و بوالحسنؒ اور بو علیؒ رہنما
یوسف ہمدانیؒ نورِ لامکاں کے واسطے

خواجہ عبد الخالقؒ و عارفؒ شہ محمودؒ عزیزؒ
خواجۂ بابا سماسی راز داں کے واسطے

حرمتِ راز و نیازِ حضرت سید کلالؒ
اور بہاؤ الدینؒ شیخ عارفاں کے واسطے

شہ علاؤ الدینؒ اور یعقوبؒ چرخی نامدار
اور عبید اللہ احرارؒ زماں کے واسطے

خواجہ زاہدؒ طفیل خواجہ درویشؒ حق کو
خواجہ امکنگیؒ نشاطِ جسم و جاں کے واسطے

باقی باللہؒ شیخ احمدؒ شیخ آدمؒ شیخ سعدیؒ لاہوری
مقتدائے شیخ یحییٰؒ نور جاں کے واسطے

خواجہ عبد الشکورؒ و شیخ سعد اللہؒ ولی
شہ محمدؒ جی عزیزِ دو جہاں کے واسطے

حرمت راز و نیازِ حضرتِ صوفی گلؒ
حافظ و سید وزیرِؒ حق نشاں کے واسطے

واقفِ رازِ نہاں عثمان مدظلہ العالی بحرِ لامکاں
مقتدائے سالکاں کانِ سخا کیواسطے

یا الٰہی جملہ پیران طریقت کے لئے
بخشدے ہاں بخشدے کانِ سخا کے واسطے

کتبہ احقر الانام عبید اللہ دفتر خوشنویساں اکبری دروازہ لاہور

Marfat.com

تواریخ وصال قبلہ حضور پر نور حضرت حافظ سید وزیر علی شاہ صاحب قدس سرہٗ
از نتیجہ طبع احقر مرزا احمد شاہ بیگ جوہر مرادآبادی یادگار حضرت تسلیم سہسوانی و امیر مینائی
لکھنوی بفرمائش محمد ابراہیم مرادابادی نوشتہ شد

آں وزیر نائبِ سلطان دین | در کنار تربت پر نور خُفت
از ریاض فقر و دیں رفتہ بہار | در ارم نخلِ گل تازہ شگفت
از وصالش شد جہاں تاریک و تار | جوہر خستہ سن تاریخ جُست

مُلہم غیبی ندائے غیب کرد

آفتاب انورِ یزداں نہفت
۱۳ ۱ ۵ ۸۴۸

دیگر

شہنشاہِ عرفاں وزیر علی | کہ شاہِ سرا حوض نامی بدند
چو رحلت نمودند جوہر نوشت | وزیر علی شاہِ عرفاں شدند
۱۳ ۵ ۸ ۴

کتاب ھذا ملنے کا پتہ
لاہور موچی دروازہ متصل لال کنواں بابو غلام رسول سے طلب فرماویں
الملکف :- غلام رسول

Marfat.com

اور ایک بارہ ماہہ جو ہمارے سرکار حضور پر نور بہ پاس خاطر و خوشنودی طبع منشی مبارک علی صاحب جو خود تصنیف ان کا ہے سنانے کو ارشاد فرماتے تھے بوجہ کمال پرزاری مصنف بوقت قرأت جو ہدیۂ ناظرین پر تمکین ہے۔

بارہ ماہہ

اری او سکھی بن شیام سندر ڈر لاگے بہون میں

پہلا مہینہ اساڑھ کا لاگ سر پر گھٹا ہی بادس کی چھائی ہیں کیسے کروں ری
میں کیسے کروں ری کول سمجھائے سم سے یہ دکھڑا سہو نہیں جائے سہاس بالی پن میں

اری او سکھی

۲ ساون میں سب سندر نار کینہی سنگار کھڑی سکھی دوار میں تڑپوں اکیلی
میں تڑپوں اکیلی رہوں من مار جو ہیں سکھی سب انبہ کی ڈار جائے باغن میں

اری او سکھی

۳ بھادوں کی اندھیاری ہے رین کیسے پڑےگی سکھی میکو چین گھٹا دیکھ کالی
گھٹا دیکھ کالی لگیں ناہیں نین ہوتن کو یلیا بولت بین ہوئے دکھ تن میں

اری او سکھی

۴ لاگت کنوار ڈ سکھی جیا مور برکھا آئے بھی جیو اور پیا نہیں آئے پیا نہیں آئے وے ایسے کٹھور
برہا کی آگ اُٹھت اَت جور بھری بین مدن میں

اری او سکھی

۵ کاتک گنگ نہاتی ہیں نار دیتی ہیں دان ہو تن بھر تھال اور پوجین دیوالی
پوجین دیوالی کریں تیوہار سب سکھین نے دیا۔ دینی بار دھری محلن میں

اری او سکھی

Marfat.com

۷ اگھن اندیسہ جیا کو ہوئے سردی کا سامان کریں سب کوئی کہ ہم کیسے کر بی
ہم کیسے کربی رہی من روئے پیتم کے گھر ماں سکھی رہین سوئے لپٹ چھتین میں

اری او سکھی

۸ پوس پیا سکھی ہیں پردیس نہ لکھن پاتی نہ بھیجن سندیس سنو میری عالی
سنو موری عالی جیا کو اندیس پیا مورے چھائے رہی کونے بن میں

اری او سکھی

۹ ماہ مہینہ بسنت جو آئے سکھیوں نے چیر بسنتی رنگائے پیا کی پیاری
پیا کی پیاری سنو چیت لائے بن کنتھ بسنت ہمیں نا سہائے سمجھ دیکھ من میں

اری او سکھی

۱۰ پھاگن پھاگ رچے پیا سنگ کھیلت سکھیاں اڑاوت رنگ اور گاوت ہولی
گاوت ہولی بجاوت چنگ ہمرے پیا نے کیا ہمکو تنگ خود نہ آئے وطن میں

اری او سکھی

۱۱ چیت مان پیا سے پیا نہیں تیر کیسے دھرے بولو جیا مورا دھیر کہ مجھ برہن کو
مجھ برہن کیہو بلکے سر پیر تیر بن دھرے کون برہ کے پیر پڑی بپن دھڑن میں

اری او سکھی

۱۲ بیساکھ مہینہ لگو سکھی آن گرمی کے مارے نکلتی ہے جان تپی ساری دھرتی
تپی ساری دھرتی سنو دھرھیان ہمرے پیا کا کہاں گیو گیان رہے سو تن میں

اری او سکھی

۱۳ جیٹھ ماس برسائت ہوئے ۔ بر بر وا پوجے سب کوئی ۔ کہ ہم کیسے پوجے ۔ ہم کیسے پوجے بنا گھنشیام
ہمرا ہے کوئی ہرسے پیغام ۔ کریں غور من میں اری او سکھی

۱۴ تیرھواں مہینہ لوند کا جو لاگ ۔ شیامی ہی آنکے بڑے بھاگ کہے یون مبارک
کہی یون مبارک ہوی پوری آس تڑپت بیتے تھی بارہ ہی ماس اب رہی منگن مین
اری او سکھی بن شیاما سندر ڈھڑلا گے بھون میں

Marfat.com

اور یہ ایک مناجات ہے کہ صاحب سجادہ جس کو وقتاً فوقتاً پڑھتے رہتے ہیں۔

مناجات

بد گفتہ ام بد کردہ ام بد ماندہ ام بد بودہ ام
ہستم سراسر پُر خطا استغفر اللہ العظیم

کس بدترین عاصیاں مثلم نہ شد اندر جہاں
جانم حزیں پُر درد ہا استغفر اللہ العظیم

آمد گدایت بر درت نو امید از خلقِ جہاں
رحم بکن بر حالِ ما استغفر اللہ العظیم

توبہ ز بد کردار ہا کردم شکستم بار ہا
شرمندہ ام زیں کار ہا استغفر اللہ العظیم

یارب با حمد مجتبےٰ یارب بصحب مصطفےٰ صلعم
مشکل کشا حاجت روا استغفر اللہ العظیم

ای خالقِ ارض و سما بیکس غریبم ناتواں
تو رحم کن بر حالِ ما استغفر اللہ العظیم

اے چارۂ بیچارگاں وے کارساز بیکساں
نظر کرم بر حالِ ما استغفر اللہ العظیم

کناس و خاکروب دربار حضور محمد عثمان حضوری سراحوضی عفی لہٗ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مصنفہ احقر محمد شفیع دیروی)

نقشبندوں کا عجب دربار ہے ۔ سب سے اعلےٰ ان کا کاروبار ہے
بیٹھے ہوں گر انجمن ہیں بیجواں ۔ دید ہر دم ان کی سوئے یار ہے
صدق سے طالب جو ہے ان کا ہوا ۔ بن گیا محبوب رب غفار ہے
کیوں نہ ہو ہر دوسرا کا بادشاہ ۔ جو کہ اس جلسہ کا تابعدار ہے
بھول جائے خلوت و چلہ کشی ۔ ہمنشیں ان کا ہوا اکبار ہے
کرتے ہیں سالک کو پل میں منتہی ۔ سامنے ان کے درِ دلدار ہے
جو کرے ان کا گلہ طعن و قصور ۔ پیروِ سنت نہیں لاچار ہے
کیا صفت اس سلسلہ کی ہو عیاں ۔ گویا سب یہ موتیوں کا ہار ہے
طالبا گر ہے طلب اللہ کی ۔ نقشبندوں کا تو خدمتگار ہے
کیوں نہ بالا ہو سب سے یہ نسبت ۔ کیونکہ یہ صدیقؓ کا گلزار ہے
انتہا اوروں کی ان کی ابتدا ۔ کیا عجب خالق کا ان سے پیار ہے
جس طرح نسبت یہ اعلےٰ ہے عزیز ۔ ویسے اس کا ملنا بھی دشوار ہے
ہائے صد افسوس پر ملتا نہیں ۔ باغ میں کوئی بھی لالہ زار ہے
آجکل اکثر فقیری بھیس میں ۔ جو بھی ہے دنیا کا طالب زار ہے
کیا شفا دیگا وہ اوروں کو طبیب ۔ جو کہ خود اس مرض سے بیمار ہے
اے جواں دامن کسی کامل کا لے ۔ کیونکہ یہ راہ پُر مغاک و غار ہے
گر کسی ناقص کے پلے پڑ گیا ۔ وہ تو دو جگ میں ذلیل و خوار ہے
آ تجھے اک در بتاؤں اے عزیز ۔ گر تو محض اللہ کا عاشق زار ہے
شہر سندیلہ سرائے حوض پر ۔ جلوہ گر اک مردِ پُر انوار ہے
ہے وہ وارث نسبتِ صدیق کا ۔ جانشین وہ احمد مختار ہے
نام عالی آپ کا حافظ وزیرؒ ۔ سید اعلیٰ نسب دلدار ہے

Marfat.com

در پہ اُن کے آیا گر طالب کوئی — پا گیا مطلوب وہ یکبار ہے
ہائے اب وہ ہو گئے پردہ نشیں — ذرہ ذرہ ہجر سے خونبار ہے
آ گیا گر ابر میں وہ آفتاب — اب بھی کرنیں پڑ رہیں چودھار ہے
جانشیں اب آپ کا فرزند ہے — وہ بھی صاحب فضل با وقار ہے
محمد عثمان نام پیارا آپ کا — صاحب حلم و حیا دلدار ہے
جاؤں قربان کیا پیارا نام ہے — نام کو لیتے ہی دل گلزار ہے
آپ اب وارث ہیں نسبت پاک کے — اب یہ سہرا ان پہ نور افشار ہے
طالب آ جلدی یہی ہیں حق رساں — دربدر تو ہو نہ رسوا خوار ہے
دے عناں اپنی اسی کے ہاتھ میں — دیکھ پھر کیسا یہ شاہ اسوار ہے
کر یقین و حب کو اپنا پیشوا — کیونکہ اس راہ میں یقیں درکار ہے
ہے مریدوں کا نہ اس جا اژدحام — اور نہ کوئی رونق بازار ہے
ٹھاٹھ بھی یاں پر امیرانہ نہیں — سیدھی سادی فقر کی رفتار ہے
گر رہا محکم تو اس شاہراہ پر — فضل حق سے پھر تو بیڑا پار ہے
آوے پھر تجھ پر ردائے احمدی — ہر طرف دیکھے گا تو انوار ہے
پھر نمازوں میں حلاوت پائیگا — ہو ویگا ہر دم وصال یار ہے
بس محمد روک لے اب تو قلم — حق جو تھا وہ ہو گیا اظہار ہے
در سراجوضی کا چومے گا ضرور — جو ازل سے قسمت بیدار ہے
اے شہا میں بھی ہوں طالب آپکا — آرزو میری فقط دیدار ہے
در سے اپنے مجھ کو بھی خالی نہ چھوڑ — فیض کا جاری ترا دربار ہے
اک پیالہ بادۂ جاں سوز عشق — بس یہی ساقی مجھے درکار ہے
نظر کن برایں گدائے پادشاہ — اب مری حالت بہت بیکار ہے
چھوڑ کر در کو ترے جاؤں کہاں — جز ترے کوئی نہ اپنا یار ہے
شوز پھر کیا غم تجھے دارین میں — جب سراجوضی ترا غمخوار ہے

Marfat.com

Marfat.com

اعلان واجب الاظہار

از فقیر پرتقصیر خادم العلماء و الفقراء کناس بارگاہ نقشبند ولبند

خاک لیس آستان حضوری عبد العاصی **محمد عثمان** السندیلی حضوری۔۔

اعلی اللہ مرقدہم و اعلیٰ مراتبہم فی اعلی علیین بحرمت نبیہ الکریم علیہ

و علی آلہ و اصحابہ التسلیم و التعظیم و التکریم۔

مابعد فقیر حقیر بکرام خدمات ناظرین باصفا عموماً و طالبان و مرشدان

باوفا خصوصاً عرض رساست کہ اگر در تسطیر اوراق اغلاط املاء و انشاء و مزلت

خیالی نسیانی و سہوے یا عمدی بنظر آید اوراز کمال کرمت خود بذیل عفو آورده

اصلاحی فرمایند و ہمہ بزرگانے کہ از کتاب افادہ و استفادہ حاصل فرمایند

صاحب مؤلف اوراق ہذا و نیز فقیر حقیر را کہ از سعی بلیغ و کوشش مزید

بعد سہ سال انتظار بذیل طبع آوردہ اند را از

دعاہای غیب الغیب باستقامت

اشاعت نسبت عالیہ قدم راسخ و خاتمہ با ایمان کامل مکس نفرمایند

باہم دعا بنا بر یاران طریق کامل نسبت مذکور و سلامتی ایمان

و خاتمہ با ایمان از خدا میخواہیم چہ عجب کہ قبول افتد

مطبوعہ پائینر اٹ لیتھو پرنٹنگ پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور باہتمام چوہدری محمد اسلم پرنٹر

Marfat.com

Pridvorica
Kačapor
Brezani
Međuhana
Suvaja
Krivaja
Šiljomana
Alabana
Gornja Draguša
Plac
Mala Draguša
Lazarevac
Gornja Jošanica
Donja Jošanica
Gornje Svarče
Donje Svarče
Donja Draguša
Preteжana
Gornja Bresnica
Donja Bresnica
Zdravinje
Donje Zdravinje
Madere
Prekopuce
Končić
Krnjigrad
Merovac
Miseli
Velika Plana
Belogoš
Resinac
Mala Plana
Gornja Rečica
Donja Rečica
Babotinac
Pasinac
Bujatovac
Reljinac
Mikulovac
Šumarovac
Jugovac
Gornja Trnava
Donja Trnava
Bajčince
Novo Selo
Džigolj
Gornje Kordince
Donje Kordince
Petrovac
Gornja Stražava
Bumbarek
Kaludra
88
90
92
94
96
98
352
418
491
423
546
509
426
358
407
506
362
404
456
495
552
Water mills
VABM

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

شرائط

پیری و مریدی

خاندانِ عالیہ نقشبندیہ

بنوریہ بانوریہ رحمۃ اللہ علیہم

کتاب ہذا کو دوبارہ بنابر اصلاح و درستی طالبان راہ ہدیٰ طبع کرائی گئی ہے ؞

فقیر محمد عثمان حضوری

مطبوعہ ایکسپرٹ لیتھو پرنٹنگ پریس بیرون اکبری دروازہ سرکلر روڈ لاہور

باہتمام چودھری محمد اسلم منیجر

Marfat.com